

# غیرمتداول کلام غالب



جمال عبدالواحد

غالب اکیڈمی

بہشتی حضرت نظام الدین نجی دہلی ۲۰

مجموعہ

غیر متداول کلامِ غالب  
(غزلیات، مخمس، رباعیات)

مدون:

ج. ج. واجد



## غالب اکیڈمی

غیر متداول کلام غالب	:	نام کتاب
جمال عبدالواحد	:	مدون
2016	:	اشاعت اول
218	:	صفحات
200/-	:	قیمت
غالب اکیڈمی، بھتی حضرت نظام الدین، نئی دہلی 13	:	ناشر
نیو پرنٹ سینٹر، دریا گنج، نئی دہلی 110002	:	مطبع

ISBN: 978-93-83353-08-8

Ghair Mutadavil Kalam-e-Ghalib by J.A.Wajid

Price:200/-

بدون فلسفہ کے طالب علم ہیں۔ انہیں اردو اور انگریزی ادب میں دل چسپی ہے۔ ان کی  
چند کتب اردو انگریزی میں شائع ہو چکی ہیں۔

بکہ تھی فصل خزان چشتانِ سخن  
رنگِ شہرت نہ دیا تازہ خیالی نے مجھے

## انتساب

میں اپنی یہ حقیر کوشش جناب شمس الرحمن فاروقی صاحب کی خدمت میں نذر کرنا چاہتا ہوں۔ فاروقی صاحب ایک بڑے عالم تھے، لیکن اس سے کہیں بڑھ کر وہ ایک نہایت ہی اچھے انسان ہیں، جب کہ آدمی کو بھی بھروسہ نہیں انسان ہونا۔

”غولہ فردوس بہ میراث تمنا دارو

دائے اگر در روش نسل بہ آدم نرسد“

## اعظہا بر تشکر

اس مجموعہ کی تکمیل میں سب سے بڑا ہاتھ جناب ڈاکٹر عبدالرشید صاحب کا ہے۔ موصول  
نے قدم، قدم پر میری ہمت افزائی فرمائی اور رہنمائی کی۔ بلکہ ان کے بغیر یہ کام نہ بھی شروع ہوتا اور  
نہ پورا۔ گویا کتاب کی تعریف کے وہ مستحق ہیں اور تنقید کا میں!

ڈاکٹر ذاکر حسین لاہوری، جامعہ طبع اسلامیہ کا میں کچھ عرصے 'مشیر' رہا۔ وہاں کے تمام  
کارکن آج بھی اس "نسبت دور کا" احترام کرتے ہیں۔ اور مجھے کتابوں کی تکلیف نہیں ہونے دیتے۔  
عزیزی محمد حاتم کا میں خصوصاً شکر ہوں۔ انہوں نے اپنی حدیث الفرمستی کے ہا وجود میری مطلوبہ کتب  
اور حوالے تلاش کیے اور انہیں مجھ تک پہنچانے کا بندوبست کیا۔ "رہنمائے" کے جناب سید طیبو راشرف  
عزیز شخص ہیں۔ میں نے جب ان سے کسی کتاب کا ذکر کیا، انہوں نے اس کی "بلی ڈی ایبل" فائل  
بنا کر خود میرے گھر پہنچائی۔ خدا کا شکر ہے، آج بھی ایسے نیک بندے ہیں۔ جناب ابوسعہ اصلاقی،  
رضا لاہوری، رامپور نے غالب کے منسوخ دیوان، کی نقل عنایت فرمائی۔ اس کا شکر ہے۔ مجھے امید  
ہے کہ ان کی عنایات سے میں آئندہ بھی مستفید ہوتا رہوں گا۔

'الہدال' کے حوالہ جات کے لیے میں اپنے پرانے محبت و ساتھی جناب عبداللہ کادور کا  
مرہون ہوں۔ عبداللہ صاحب نے ۱۹۷۸ء میں میری تحریک پر 'الہدال' اور 'البلاغ' کا تفصیلی وضاحتی  
اشاریہ مع تحلیل متن نہایت عرق ریزی اور مثالی لکھن سے تیار کیا، جو شاید اردو کیا ہندوستان کی کسی

زبان میں اپنے نوعیت کی پہلی کوشش ہے۔ بد قسمتی دیکھئے: حالانکہ مولانا آزاد کے نام پر کتنے ادارے اور انجمنیں قابل رشک خوش حالی و طمع سے چل رہی ہیں، لیکن کسی ایک نے بھی عبداللہ صاحب کی اتنی بھی اعانت نہیں کی کہ وہ اپنے اس پیش بہا کام کو چھوڑ کر مظر عام پر لائیں۔ کئی سال پہلے آزاد بھون میں بطور مشیر ایک منصوبے پر کام کر رہا تھا۔ میں نے بہت کوشش کر کے عبداللہ صاحب کے کام کو چھپوانے کی منظوری تقریباً حاصل کر لی، لیکن عین وقت پر وہ انتقال کر دی گئی۔ اب میں جب راندہ دربارہ بے کار محض ہوں، تو سوائے حسرت و تپنا کیا کر سکتا ہوں؟ یعنی بقول غالب "آئندہ و گزشتہ تپنا و حسرت است! یک" کا ٹکے "بود کہ صد جا نوشتہ ایم۔"

ڈاکٹر احمد حسن صاحب نے مسودہ کی کتابت جس محنت اور قابلیت سے کی اس کا شکریہ واجب ہے۔ آخر میں غالب اکیڈمی کا بھی شکریہ جس نے مسودے کو چھاپنا پسند کیا۔

☆☆☆

## مقدمہ

ہوں تو یحییٰ بن سہب کے اشعار کا ان میں جڑے رہے، لیکن یہ ان کے متداول دیوان تک ہی محدود تھے۔ یہ بھی سنا تھا کہ ان اشعار کے علاوہ غالب نے اور بھی بہت سا کلام کہا تھا، لیکن یہ کہ ان کا ابتدائی کلام تھا جو نہایت مطلق ”روکھ گل بھینس کے اڑے سے نکال“ قسم کا۔ نیز اپنا دیوان مرتب کرتے وقت، غالب نے ان سب اشعار کو یکسر خارج کر دیا تھا۔ یہ تینوں مفروضے اسے بین بیچ مانے جاتے تھے کہ ان کے بارے میں کسی سوال اٹھانے کی ضرورت نہیں لگی جاتی تھی۔

۲۰۰۲ء میں مجھے غالب کے غیر متداول کلام ”پر تجویاتی کام“ (جس میں تحلیل اداری شامل

تھی) کرنے کا موقع ملا۔ جلد ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ تینوں مفروضے قطعی بے بنیاد اور سراسر غلط ہیں۔

غیر متداول کلام کو محض زمانی لحاظ سے ”ابتدائی کلام“ کہنا جائز نہیں۔ یعنی، خالص سنہین کی

بنیاد پر متداول اور غیر متداول کلام کو متفرق نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اول، تو خود متداول کلام کا تقریباً

ساتھ فیصد کلام انہیں سنہین کا ہے۔ جس کا غیر متداول کلام۔ دوسرے، کلام غالب کی تاریخی ترتیب پر

کوئی باقاعدہ کام نہیں ہوا ہے۔ اور جو ہوا ہے اس کی بنیاد، طریقہ کار، اور صحت بحث طلب ہے۔

تیسرے، کسی شاعر کی شاعری کے ادوار محض (تھا) زمانی (سنہین) کی بنیاد پر نہیں قائم کیے جاتے ہیں،

بلکہ ان امتیازی خصوصیات کے مطابق جو اس شاعر کے دور کی شاعری کو مشخص کرتے ہیں۔ جہاں تک



راقم کو علم ہے، کلام غالب کے ادوار کے سلسلے میں تاثراتی بیانات تو ہیں، لیکن کوئی تحقیقی یا تجویزاتی کام نہیں ہوا ہے۔<sup>۷</sup>

جہاں تک غیر متداول کلام کے مشکل و دقیق ہونے کا سوال ہے، اول تو اعلیٰ قسم کا علم لازمی طور پر مشکل ہوتا ہے، بلکہ ہونا ہی چاہیے<sup>۸</sup>۔ دوسرے، "ایسے مطالب بھی ہوتے ہیں جو شاید آسان اور عام فہم زبان میں ادا نہیں ہو سکتے ہیں" پھر زمانے کا مزاج بدلتا ہے "وہی چیزیں جو کل تک مشکل اور شرح طلب تھیں، آج آسان اور واضح نظر آتی ہیں"۔<sup>۹</sup> تیسرے، غیر متداول کلام میں ایسے بہت سے اشعار ہیں جو کسی طرح متداول دیوان سے مشکل تر نہیں کہے جاسکتے۔

اب رہا یہ مفروضہ کہ یہ کلام..... غیر متداول کلام..... غالب کا رد کردہ کلام ہے، تو اولاً یہاں ایک معیاری و منطقی التماس ہے۔ انتخاب لازماً محدود ہوتا ہے۔ یعنی اس میں کچھ لینا ہوتا ہے۔ کچھ چھوڑنا ہوتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ جو کلام انتخاب میں نہیں آ سکا وہ "کوئی کلی سڑی شے تھا جسے خارج از دیوان قرار دیا گیا"۔<sup>۱۰</sup> بے شک غالب نے اپنے ایک دیوان..... جو اب متداول دیوان کے نام سے معروف ہے..... کے مقدمہ میں لکھا تھا "..... امید کہ سخن سراپاں سنور ستانے پر انگنہ ادبانی را خارج از دیوانی پایند، از آچار تراوشِ رگ کلکب این نامہ سیاہ نکاسند و چاہہ گرد آور رادر ستاکش و کوشش آن اشعار منون و مانع نہ کالند....."۔<sup>۱۱</sup> لیکن یہ محض ایک شاعرانہ مبالغہ تھا۔ اسے لفظ ج نہیں سمجھنا چاہیے۔<sup>۱۲</sup>

پھر نہ جانے کیوں تصور کر لیا گیا کہ یہ غالب کا پہلا اور آخری انتخاب تھا، جب کہ یہ ایک جاری و ساری عمل تھا<sup>۱۳</sup>۔ اس بارے میں مولانا آزاد کا بیان قابلِ نقل ہے "..... [غالب] دیوان اردو، غالب پہلے مطبع اودھ اشعار میں اور پھر کمرہ سرور دہلی و لکھنؤ میں چھپوا کر شائع کیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں جس قدر اردو کلام کہا، وہ نئے ایڈیشنوں میں داخل نہیں ہوا۔ جو پہلا ایڈیشن صدر

سے پہلے دہلی میں چھپا تھا، اسی کی نقلیں گجپتی رہیں۔۔۔۔۔ معلوم ہوتا ہے کہ فارسی کی کلیات نظم کے ہر ایڈیشن میں نیا کلام شامل کر دیا جاتا تھا۔ مگر انفس اردو دیوان کی قسمت اس بارے میں نارسا رہی اور نیا کلام اس میں شامل ہوتا نہ رہا۔ اس کا ثبوت وہ متعدد غزلیں، قطعات، رباعیات اور بعض اردو قصائد جو بعض حضرات کے پاس قلمی موجود ہیں اور مطبوعہ دیوان میں ان کا پتہ نہیں۔<sup>۱۷</sup>

آخری اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ شاعر کا انتخاب کسی شعر کے اچھے یا برے ہونے پر حرف آخر نہیں ہوتا۔ شعر کے اچھے یا برے ہونے کا معیار محض تنقیدی اصولوں اور پیمانوں پر مبنی ہوتا ہے۔ کسی فرد۔۔۔۔۔ خواہ وہ خود شاعر ہو۔۔۔۔۔ کی داخلی پسند پر نہیں۔<sup>۱۸</sup>

خلاصے میں چند غلط مفروضات اور کچھ اتفاقات و حادثات کی وجہ سے اس عظیم شاعر کے کلام کا ایک مضبوط حصہ عام قارئین کی نظروں سے پوشیدہ اور ناقدین کی مستحق توجہ کا محتاج رہا۔

گو غالب کے کلام کے کچھ مجموعوں میں ان کا غیر متداول کلام دستیاب ہے، لیکن ان کی ترتیب یا دیگر وجہ سے ان سے عام قاری استفادہ نہیں کر سکتا۔ مثلاً، دیوان غالب اردو، نسو، ثانی (عرشی) غالب کے تقریباً تمام کلام (متداول اور غیر متداول) پر محیط ہے۔ لیکن اس میں (غیر متداول کلام) یکجا نہیں منتشر ہے۔ بہر حال، یہ اب دستیاب نہیں۔ اس کا ذخرا خا خستہ ہو گیا ہے کہ جگہ جگہ سے نوٹے لگا ہے۔<sup>۱۹</sup> دیوان غالب کامل<sup>۲۰</sup> اپنے نام پر صادق ہے، لیکن چونکہ اس میں پورا کلام۔۔۔۔۔

متداول و غیر متداول۔۔۔۔۔ شہین کے اعتبار سے مرتب ہے، لہذا غیر متداول کلام الگ سے نہیں دیکھا جاسکتا۔ غالب کا منسوخ دیوان<sup>۲۱</sup> میں کچھ ایسا کلام شامل ہے جو دوسرے دیوان میں نہیں، اور لہذا مشکوک۔ پھر نسو، عرشی کی طرح یہ بہت کمیاب اور عام قاری کی دسترس سے باہر۔

غرض آج غالب کے غیر متداول کلام کا کوئی ایسا مجموعہ نہیں جو عام قاری کو آسانی سے مل سکے اور وہ اسے سہولت سے استعمال کر سکے۔

اس خلا کا مجھے شدت سے احساس تھا، تاہم کام کی نوعیت اور اپنی استعداد و حالت دیکھ کر

اس کام کو اٹھانے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ ایک جج کے راستے کے طور پر، راقم نے غیر متداول کلام کے انتخاب کا منصوبہ بنایا۔ لیکن میرے عزیز کرم فرما، جناب عبدالرشید صاحب ہند تھے کہ نہیں پورے غیر متداول کلام کا مجموعہ تیار ہونا چاہیے۔ اسی دوران محترم فاروقی صاحب نے اپنے توسیعی خطبہ<sup>۳۳</sup> میں اس ضرورت کا ذکر کیا۔ راقم کے لیے یہ اشارہ<sup>۳۴</sup> کافی تھا۔ چنانچہ اب یہ مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

راقم کو مجموعہ کے نامکمل و ناقص ہونے کا ایمانداری سے اعتراف ہے۔ ایک تو اس میں قصائد، قطعات و مثنویات نہیں شامل ہیں۔<sup>۳۵</sup> نیز کچھ کلام، جو مستند دواوین کے باہر ملتا تھا، اسے بھی مجموعہ میں نہیں لیا گیا، کیونکہ یہ تحقیق طلب تھا اور اس لیے راقم کے دائرہ سے باہر۔ اس سب پر مستزاد راقم کی علمی کم مائیگی<sup>۳۶</sup>، وسائل کا فقدان اور غریبی صحت۔

اصل میں ضرورت اس بات کی ہے کہ غالب کی اردو نظم کی کلیات کا ایک جامع و مستند ایلیٹن ترمیم متن کے جدید اصولوں کے مطابق ہو۔ بلکہ اچھا تو یہ ہوگا کہ یہ ٹیکسچر کے (Variorum) ایلیٹن کے طرز پر مرتب کیا جائے۔ ظاہر ہے یہ ایک جماعتی کام ہے جو صرف ایک ادارہ ہی انجام دے سکتا ہے۔

## حواشی

۱۔ یادگار غالب (الطاف حسین حالی ص ۱۱۱) نیز تذکرہ کاکلان راہپور (عبدالقادر غلٹین)  
 ۲۔ خمس الرحمن فاروقی (کلام غالب: کچھ مسائل۔ توسیعی خطبہ بیارکمال احمد صدیقی۔ غالب نامہ، شمارہ ۱۸۔ ۲۰ رجوع الی ۲۰۱۳ء) اس کلام کے مختلف ناموں..... ”مستزاد کلام“، ”قلم زد کلام“، ”غیر مطبوعہ کلام“..... پر مدلل بحث کی ہے۔ وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مروج نام..... غیر متداول کلام بھی سب سے مناسب ہے۔

۳۔ دیکھیے: گوشارہ تعداد اشعار، مفید، بہ اعتبار سنین (ضمیمہ)۔ نیز: ”متداول دیوان کا بڑا حصہ غیر متداول دیوان میں موجود ہے“ (فاروقی: محولہ بالا، ص ۱۵)۔ عربی نے ۱۸۴۲ء کو غالب کی ریختہ کوئی کا خاتمہ قرار دیا ہے۔ (دیوان غالب: نسخہ ثانی، مقدمہ، ص ۱۵)

۴۔ کلام غالب کی تاریخی ترتیب کی اولین کوشش مطلق انوار الحق نے نسخہ حمید یہ کی اشاعت کے وقت کی۔ انہوں نے غالب کے وہ اشعار جو یکجہاں برس پہلے کہے گئے تھے، ان کو بعد کے اشعار سے جدا ترتیب دیا (دیوان غالب جدید، المعروف بہ نسخہ حمید یہ، تدوین مطلق انوار الحق، آگرہ، مفید عام پریس، ۱۹۴۱ء) تاہم سید عبداللہ پہلے شخص تھے جنہوں نے غالب کے کلام کی تاریخی ترتیب کی اہمیت پر باقاعدہ نگاہ اور اس کا خاکہ اپنی کتاب ’غالب: حیات اور کلام کا تنقیدی مطالعہ (Ghalib: A Critical appreciation of his life & works) میں دیا۔ انہوں نے کلام غالب کے چار ادوار مقرر کیے تھے۔ بعد کو انہوں نے چار سے دیوان کو تاریخ وار

مرتب کیا۔ لیکن ان کا مرتبہ دیا ان ضائع ہو گیا۔ اس کے چند اوراق عرقتی صاحب کو ملے اور اب شاید رضا لاہوری میں ہیں۔ (مقدمہ محولہ بالا ص ۲۷) اس کے بعد شیخ محمد اکرام نے پہلے غالب نامہ اور پھر آٹھ سال بعد، نظر ثانی کر کے 'ارمغان غالب' میں منتخب کلام غالب تاریخی ادوار کے اعتبار سے ترتیب دیا۔ انہوں نے پہلے دو ادوار میں اردو کلام، اور تیسرے اور چوتھے ادوار میں اردو اور فارسی کلام، اور پانچویں دور میں اردو۔ اور آخری میں کچھ فارسی کلام کا انتخاب دیا۔ ('ارمغان غالب: مرزا غالب کے اردو اور فارسی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام کا انتخاب تاریخی ترتیب سے'، بمبئی، جامع آئٹس، ب ت)۔ سب سے آخری کوشش 'دیوان غالب کامل: تاریخی ترتیب سے' (کالی داس گپتا رضا) کی ہے۔ اس میں کلام غالب کے گیارہ ادوار ملے کئے گئے ہیں۔ (دیکھیے: حاشیہ ذیل)۔

۵۔ مثال کے طور پر دیوان غالب کامل: تاریخی ترتیب سے (کالی داس گپتا رضا) میں یوں تو کلام غالب کے گیارہ ادوار ملے کئے گئے ہیں لیکن، یہاں دور پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ مزید ہر دور کے تحت غزلیات، الگ، الگ سنین میں تقسیم کی گئی ہیں۔ اس طرح غالب کا پورا کلام ۳۲ سنین میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس میں ایسے سن بھی ہیں جیسے: ۱۸۵۳، ۱۸۵۵ (جو ۱۸۵۵ء سے مختص ہے)، نومبر ۱۸۵۳ تا مئی ۱۸۵۷، مارچ ۱۸۶۱ اور قبل از مارچ ۱۸۶۱۔ بعض سن کے تحت صرف ایک شعر ہے۔ (دیکھیے: گوشوارہ محولہ بالا)۔ اتنی باریک تقسیم کا کوئی طریق کار بھی نہیں بتایا گیا ہے۔ اس ضمن میں بس منہ بھ جان ہے۔ "کلام کے زمانہ فکر کے تھین کے یہ قاعدہ اختیار کیا گیا ہے کہ اگر کسی غزل کا ایک شعر بھی کسی قدیم تر ماخذ میں پایا گیا، تو اس پوری غزل کو قدیم تر ماخذ میں شامل سمجھا گیا ہے، کیونکہ پوری غزل نہ کہی گئی ہو تو بھی اس کی اساس اسی عہد میں رکھی گئی تھی۔ یمن ممکن ہے کہ اس غزل کے کچھ اشعار واقعی بعد میں کہے گئے ہوں مگر ایسے اشعار کی تعداد زیادہ نہیں۔" (۲۳)۔ اس دعوئی کا کوئی جواز نہیں دیا گیا ہے۔ تعین سنین کے استناد بھی نہیں۔ محض چند مثالوں پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی کسی مشہور یا مستند کتاب سے نہیں۔ مثلاً،

یوسف ہندی قہر فرنگ میں، از حسن بن شیر، یا مصیہ غالب، از رفیع حسین (المطب ایک مضمون مطبوعہ ادارہ فروغ اردو فردوسی، ۱۹۷۱ء) (۱۱)۔ ان حالات میں تعین قیاسی ہی کہلائے گا، تحقیقی و مستند نہیں۔ ضمنی طور پر، کتاب میں اشاریہ میں کتاب کا نام ہے، لیکن مصنف کا نہیں۔ اور کتابیات میں کتاب کا نام ہے مصنف کا نہیں۔

۶۔ مثلاً اقبال کی شاعری کا دور اول، وطنی قومیت سے، اور دوسرا وطنی قومیت کی مخالفت اور اتحاد اسلامی کی حمایت سے مشخص ہے۔

۷۔ 'غالب: تقلید و اجتہاد (خورشید الاسلام) کا موضوع' غالب کا ابتدائی دور ہے۔ [وہ کلام] جو انہوں نے کم و بیش پچیس سال کی عمر تک جمع کیا تھا اور جس پر ابھی تک کوئی کام نہیں ہوا ہے۔۔۔ دراصل اس کا موضوع غالب کی شاعری میں قاری شعر (اور ناخج) کے اجراع اور انحراف ہے۔ غالب کی شاعری کے ادوار کا قیام نہیں۔ اسی لیے جو اشعار نقل کیے گئے ہیں وہ متداول اور 'غیر متداول' دونوں دو این سے ہیں۔ ضمنی طور 'دیوان غالب کامل' (محولہ بالا) کے مطابق، فاضل مقالہ نگار نے ایک شعر ('پلاوے اوک سے ساقی، جو مجھ سے فرت ہے: پیالہ گرنیں دیا، ندوے شراب تو وے') ۱۸۱۲ء کا بتایا ہے جبکہ وہ ۱۸۳۱ء کی ایک غزل کا ہے (۱۸-۱۹)۔ اگر یہ صحیح ہے، تو یہ مصنف کا تحقیق میں احتیاط پر حرف اٹھاتا ہے۔ دیوان غالب، نسخہ اول (عرشی) میں غالب کی ریختہ گوئی کے دو دور قائم کئے گئے ہیں: پہلا دور۔ آغاز شاعری (۱۸۱۲ء) سے ۱۸۳۱ء تک۔ دوسرا دور۔ ۱۸۵۰ء سے ۱۸۶۷ء تک۔ یعنی قلمہ مطلی سے تعلق سے انتقال تک (غالب کا آخری شعر: 'مقام واپس بر سر راہ ہے: عزیزو، اب اللہ ہی اللہ ہے')۔ بیش اشعار ہیں (غزلیات، غنم، رباعیات)۔ ان میں سے ۱۸۵۰ء سے ۱۸۶۷ء تک ۳۵۰ سے کچھ کم اشعار ہیں، جو کل اشعار کا دس فیصد ہے۔ یہ بات کچھ عجیب سی لگتی ہے کہ ایک شاعر کے دو ادواروں میں اتنا تفاوت ہو۔ یعنی ایک دور میں ۹۰ فیصد اور دوسرے میں صرف دس فیصد۔ نیز ان ادوار کی امتیازی خصوصیات جو ان کو مشخص کرتی ہوں بھی نہیں بتائی گئی۔ اور شاید یہ ممکن بھی نہیں، کیونکہ

”غالب کے پہلے اور دوسرے دور میں بعض خصوصیات مشترک ہیں“ (مجیب، محولہ بالا ۱۷)۔ دراصل غالب کی ریختہ گوئی کی مدت اتنی مختصر... صرف ۲۵ سال... ہے۔ کہ اس میں ستین کے اعتبار سے ان کی شاعری میں مختلف ادوار... متداول و غیر متداول... طے کرنا ممکن نہیں۔ ویسے بھی شاید ایک غزل گو شاعر کے یہاں ادوار کے تلاش کے بجائے کلام میں مختلف اسالیب کی پہچان زیادہ مفید ہو۔ راقم کے ناقص خیال میں متداول و غیر متداول کلام کے تعلق سے اگر ان دونوں کلاموں میں فارسی تراکیب کی نوعیت اور استعمال کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تو خاصہ دلچسپ و کارآمد ہو سکتا ہے۔ مثلاً ”بیضہ طاووس خلوتجاں، آہلہ نادمیدہ، مگر سہ جزوہ و طریکا و رقیب یا آفت زوہ عرضیہ دو عالم نیرنگ، جیسی تراکیب کا تجزیاتی مطالعہ متداول کلام میں تراکیب سے کیا جاسکتا ہے۔

۸۔ کہا جاتا ہے کہ ارسطو کی اکادمی کے دروازے پر چلی حروف میں منقش تھا ”جن کی طبیعت میں سہولت پسندی ہو، وہ یہاں داخل ہونے کی زحمت نہ کریں۔“

۹۔ مجیب (محولہ بالا ۲۷)

۱۰۔ دیوان غالب (مالک رام) (مقدمہ ۳۶)

۱۱۔ اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ متداول دیوان مرتبہ رشید حسن خاں اور مرتبہ مالک رام میں ضمیر میں غیر متداول کلام شامل کیا گیا ہے۔ راقم غیر متداول کلام سے ایسے اشعار کا ایک انتخاب، مع ضروری حواشی و اشارات، مرتب کر رہا ہے۔ یہ بھی پتہ لگا ہے کہ کولمبیا یونیورسٹی میں کچھ اسی قسم کا کام ہو رہا ہے۔ (قاروقی، محولہ بالا ۲۲)

۱۲۔ قاروقی (محولہ بالا ۱۹۰)

۱۳۔ مقدمہ دیوان۔ اسی بات کو انہوں نے اپنے ایک خط بنام عبدالرزاق شاکر و ہرایا تھا۔۔۔ ”چندہ برس کی عمر تک مضامین خیالی لکھا کیا۔ دس برس میں بڑا دیوان جمع ہو گیا۔ آخر جب تیز آئی تو اس دیوان کو دور کیا۔ اوداق یک قلم چاک کیے۔ دس چندہ شعر واسطے نمونے کے دیوانہاں حال میں

رہنے دیے۔“ (غالب کے خطوط، مرتبہ خلیق انجم، جلد ۲، ص ۸۳۶)

۱۳۔ اس کی تصدیق گوشوارہ میں دیے اعداد سے بھی ہوتی ہے۔ فاروقی نے اس کی ایک اور تاویل کی ہے۔ ”..... اقلب یہ ہے اعلان سے ان کی مراد یہ تھی کہ بہت سے اشعار اور غزلیں عوام میں غالب کے کلام کے نام سے مشہور ہونے لگی تھیں اور غالب یہاں ان اشعار سے برأت کا اعلان کر رہے ہیں۔“ (محولہ بالا ص ۲۰)

۱۵۔ موجودہ معلومات کے مطابق انتخابِ رامپور (۱۸۶۶) آخری انتخاب تھا۔ چونکہ غالب سے متعلق دستاویزات اب بھی دریافت ہو رہی ہیں۔ (مثلاً دیوانِ غالب، خطبہ غالب)، لہذا اسے ابھی نکلا جا رہا ہے۔

۱۶۔ الہلال (ادبیات: آثارِ علیہ خطبے) (جلد ۳، مارچ ۲۳، ص ۳۵۹؛ مطابق ۱۷ جون ۱۹۱۳)۔ نیز ”..... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میرزا صاحب دیوانِ حیدرآباد میں منسوخ اشعار بھی شامل کرتے رہے۔“ (مقدمہ، دیوانِ غالب، نسخہ ثانی، ص ۲۲، حاشیہ) (عرشی)

۱۷۔ اس سے الگ، ادب میں شاعر (اور دیگر ادبا) کے کچے، اصلاح شدہ مسودوں پر تحقیق ہوتی ہے تاکہ شاعر (یا ادیب) کی پسند کے بارے میں معلومات حاصل ہوں۔ انگریزی میں اس کی وافر مثالیں موجود ہیں۔

۱۸۔ دلچسپ بات ہے کہ نسخہ اول جو ۱۹۵۸ء میں چھپا اس کا کاغذ دیز اور عمدہ ہے۔ اس لیے وہ آج بھی نسخہ ثانی سے جو ۱۹۷۰ء میں چھپا ہزار درجہ بہتر حالت میں ہے۔

۱۹۔ مرتبہ کالی داس گپتا رضا (محولہ بالا)۔

۲۰۔ غالب کا منسوخ دیوان (مرتبہ مسلم ضیائی کراچی، ایجوکیشنل پریس، ۱۹۶۹)۔ راقم جناب ابوسعہ اصلاحی، رامپور و رضا لاہوری کی کامرہ یون ہے۔ انہوں نے اس کی نقل ارسال فرمائی۔

۲۱۔ مثلاً مکتبہ برغز، سیدی وغیرہم۔

۲۲۔ محولہ بالا۔



۳۲۔ ”چاک مت کر جیب بے ایام گل!! کچھ ادھر کا بھی اشارہ چاہیے۔“

۳۳۔ اس میں راقم کو غالب کی تقلید حاصل ہے۔ انہوں نے اپنے انتخاب راہپور میں یہ امتیاز نہیں لی تھیں۔ ”... اس درویش نے صرف غزلوں اور رہائیوں کا انتخاب ہی کیا ہے۔ قصائد و قطعات و مثنویات کا انتخاب ابھی نہیں کیا ہے۔“ (”مثنوی، مقدمہ، دیوان غالب، نسخہ سرشی، ص ۳۰)۔  
یہ بعد کو بھی نہیں کیا گیا، چنانچہ انتخاب میں یہ شامل نہیں۔

☆☆☆

## فہرست مسمولات

غزلیات، مخمس، رباعیات  
ضمیمہ جات:

- (۱) گوشوارہ تعداد اشعار، مع فیصد، پانچواں سنین، متداول و غیر متداول و بحال
- (۲) اشاریہ غزلیات پانچواں سنین، ردیف وار پانچواں ترتیب
- (۳) حواشی و توضیحات
- (۴) انگریزی تراجم

## ترتیب غزلیات کے بارے میں چند الفاظ

اردو میں دو ادیبین کی ردیف کے علاوہ مزید ترتیب کا کوئی مقررہ قاعدہ نہیں۔ دیوان غالب کے جو نسخے شروع میں شائع ہوئے، ان میں غزلوں پر نمبر شمار نہیں تھا۔ بعد کے نسخوں میں... خصوصاً جو معہ شرح ہیں... غزلوں پر نمبر شمار ہوا ہے (دیوان غالب مرتبہ مالک رام ایک استثنا ہے)۔ حالانکہ تمام مرتبین سرینا (نور، عرشی، مقدمہ، ص ۷۶) یا انفراداً "تاریخی حیثیت سے ترتیب" کی بات کرتے ہیں تاہم حقیقت میں اس کی پابندی کسی نسخے میں نہیں کی گئی۔ شاید تاریخی حیثیت سے باضابطہ ترتیب ممکن بھی نہیں۔ اس کی سب سے بین مثال 'دیوان کامل' تاریخی ترتیب سے 'مرتبہ کالی داس گپتا رتھا' ہے۔ اس میں جب ایک سن میں ایک سے زیادہ غزلیات ہیں تو ان کی باہم ترتیب کا نہ تو کوئی اصول بتایا گیا ہے اور نہ ہی ترتیب میں کوئی نظر آتا۔

اس بے راہ روی کے نتیجے میں غالب کے متداول دیوان میں پہلی غزل کو چھوڑ کر..... جس کا پہلا شعر (۔) 'مفتش، فریادی ہے کس کی شوقی تحریر کا: کاغذی ہے چرم، ہر جگہ تصویر کا'۔ محمد یہ ہے۔ تمام مرتبہ دیوانوں میں غزلوں کے نمبر شمار میں اختلاف ہے۔ مثلاً نور، عرشی میں غزل (۔) 'بزم شاہنشاہ میں اشعار کا دفتر کھلا' کا نمبر شمار ۴۵ ہے۔ جبکہ یہی غزل دیوان غالب، مرتبہ رشید حسن خاں میں نمبر ۱۳ پر درج ہے۔ اسی طرح غزل (۔) 'دل مرا سونہاں سے بے محالہا جل گیا' کا نور، عرشی میں نمبر شمار ۲۶ ہے۔ دیوان غالب، مرتبہ رشید حسن خاں میں نمبر ۵۔ غزل (۔) 'دھمکی میں مر گیا، جو نہ باب میر دتھا' نور

عرشی میں ۳۴ نمبر پر اور نوحہ رشید حسن خاں میں ۷ نمبر پر ہے۔ یہ ہی [بے ترتیبی] کم و بیش دیگر نسخوں میں نظر آتی ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر، کم از کم ایک غزل (نہ شب کہ برق سوز دل سے زہرہ ابر آب تھا) کے بارہا میں اتنا اختلاف ہے کہ نوحہ عرشی میں اسے ایک غزل مانا گیا ہے، جبکہ کئی اور نسخوں (رشید حسن خاں، مالک رام، غلام رسول مہر: نوائے سرودش) میں یہ دو غزلوں میں منقسم ہے۔ اور غزل کے جن اشعار کو نوحہ عرشی میں 'قلعہ بند' بتایا گیا ہے، ان اشعار کو کچھ نسخوں میں ایک الگ غزل کی حیثیت دی گئی ہے۔ یہ یوگموئی بعض اوقات قاری اور مصنف دونوں کے لیے خاصی ہامی پریشانی بن جاتی ہے۔ انگریزی اور کئی دوسری زبانوں میں کم از کم کھاسکس کے مصنفوں کی حد تک (مثلاً افلاطون، فیکسیر، کانت، وغیرہم) متن کی ترتیب مقرر ہوتی ہے۔ بند، چر اکراف، سطور کا نمبر لگا ہوتا ہے۔ اس سے حوالے میں قاری اور مصنف دونوں کو سہولت رہتی، کیونکہ حوالے کے لیے کسی خاص ایڈیشن۔۔۔ جو بہر حال تغیر پذیر ہوتا ہے۔۔۔ کی پابندی نہیں رہتی۔

اسی بے ترتیبی اور انتشار سے بچنے کے لیے موجودہ دہان میں انتہائی ترتیب کو اپنایا گیا ہے۔ ہر ردیف کی غزلیات کو ردیف کے لفظ کے اعتبار سے انتہائی ترتیب دی گئی ہے۔ مثلاً 'الف' کی ردیف میں ترتیب یوں ہے:

آئینا = اشن ا

آیا = ای ا

اپنا = اپن ا

باجا = ب ارج ا

باندھا = ب ان دہ ا

با = پ ا

پایا = پای ا (وہی ہذا القیاس)

اشتراک کی صورت میں، غزل کے پہلے شعر کے مصرع ثانی میں ردیف کے لفظ سے جو شعر کے

پہنچ آیا

تاخیر آیا

پہنچ آیا

یاد آیا (دہلی ہذا القیاس)

مرید اشتراک کی صورت میں غزل کے پہلے شعر کے مصرع جانی میں ردیف کے لفظ سے مشترک کے دوسرے لفظ سے فرق کیا گیا ہے۔ مثلاً:

باد آتا ہے

بازار آتا ہے

جواب آتا ہے (دہلی ہذا القیاس)

یہاں ایک ضروری اعتراض: راقم کے علم میں، عرشی صاحب پہلے مرتب ہیں جنہوں نے ایک ردیف میں کسی ایک خاص غزل کو اس غزل کی ردیف اور اشتراک کی صورت میں قافیہ کیا، بد سے تلاش کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ انہوں نے نسخہ عرشی (اول، ۱۹۵۸ء) کے آخر میں (ص ۴۳) میں ایک ”فہرست اشعار“ دی۔ یہ اردو میں شعری اشاریہ سازی کی اولین کوشش تھی۔ عرشی صاحب کی دور بینی نہایت قابل ستائش ہے۔ خاص کر اس لیے کہ یہ ۱۹۵۸ء میں کی گئی۔ جب اردو میں اشاریہ کا نام تک معروف نہ تھا۔ (آج بھی اردو میں اشاریہ سازی نہایت ہی ابتدائی حالت میں ہے۔ اور شعری اشاریہ سازی تو مفقود ہے)۔ عرشی صاحب نے اس ”فہرست اشعار“... جس کا صحیح نام اشاریہ کلام غالب ہونا چاہیے تھا،... کی ”بنائے ترتیب ردیف کا آخری حرف“ رکھی اور ”اشتراک دور کرنے کی خاطر انہی چال چلی“۔ ”مشترک ردیفوں کی صورت میں تقسیم و تمیز کی بنا قافیوں پر [رکھی]۔“ اور ”ان کے اشتراک کی حالت میں بھی انہی چال چلی گئی“ (مقدمہ، ص ۱۱۶، ۱۱۷)۔

چونکہ عرشی صاحب اشاریہ سازی کے اصولوں سے واقف نہ تھے (اور یہ ان سے متوقع بھی نہیں تھا)، اس لیے اس ”فہرست“ میں کچھ خامیاں رہ گئیں۔ اول تو بنائے ترتیب ردیف کے لفظ کے

بجائے ردیف کا حرف رکھا گیا، جو دیوان کی ردیف وار ترتیب دہرانے کے مترادف تھا، کیونکہ ظاہر ہے جو غزل، مثلاً 'الف' کی ردیف میں ہوگی، اس کی ردیف کے آخر میں حرف 'الف' تو آئے گا ہی۔ دوسرے اشتراک دور کرنے کے لیے "الٹی چال" چلی گئی، جس سے 'فہرست' اچھا خاصا معرینہ گئی اور اس کا استعمال پیچیدہ و دشوار ہو گیا۔ اگر اس کے بجائے ترتیب ردیف کے لفظ سے سیدھے سادھے لغت کے طریقے پر رکھی جاتی (جیسا موجودہ دیوان کی ترتیب میں کیا گیا ہے) تو یہ دشواری پیدا نہیں ہوتی۔ مندرجہ ذیل خاکے سے یہ بات صاف ہو جائے گی:

### 'ردیف الف'

ترتیب	فہرست عرضی	ترتیب باعتبار موجودہ دیوان
۱۔	صبحا	پاجا
۲۔	حوصلہ، پا	پا، حوصلہ
۳۔	خدا، ہوتا	پہنچا، پارسل
۴۔	پا، ہوتا	چینا
۵۔	دیراں، ہوتا	لگھتا، کیا
۶۔	برتر نہیں، ہوتا	صبحا
۷۔	کیا لگھتا	ہوتا، ہار
۸۔	پاجا	ہوتا، خدا
۹۔	پارسل، پہنچا	ہوتا، نہیں، برتر
۱۰۔	چینا	ہوتا، دیراں

اب جب عام آدمی بھی لغت کے استعمال سے واقف ہے، "الٹی چال" کی بجلا کیا منطق ہو سکتی ہے؟ یوں بھی الٹا پڑھتا، سیدھے پڑھنے سے دشوار ہوتا ہے۔

نیز اس فہرست میں ایک ہی اندراج میں کئی غزلیں درج ہیں، جب کہ ہر غزل کی انفرادی

حیثیت ہوتی ہے اور اس لیے ہر غزل کا اندراج علاحدہ ہونا چاہیے تھا۔ اگر عرشی صاحب خود اپنے بنائے قاعدے پر ہی چلتے تو اشتراک کی صورت میں کافی، اور مزید اشتراک کی صورت میں کافیہ سے جو شعر کے لفظ سے (دہلی ہذا القیاس) ہر غزل کی تقسیم و تیزبوی آسانی سے ہو سکتی تھی۔

علاوہ بریں، فہرست میں کہیں غزل کے پہلے شعر کا پہلا مصرع اور کہیں دوسرا مصرع اندراج کی بنیاد بنایا گیا۔ اس عدم یکسانیت سے بھی الجھاؤ پیدا ہوتا ہے۔ فہرست کی ایک آدھ اور کی طرف بھی اشارہ کیا جاسکتا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں۔

ہاں، ہم، یہ تسلیم کرنا فرض ہے کہ اشعار کا اشارہ یہ مرتب کرنے کا خیال ایک جدت تھی اور اس کا شرف عرشی صاحب کو حاصل ہے۔ البتہ ان کے اس مقدم پر غور نہیں کیا گیا اور اس اشارہ یہ سازی کی روایت کو آگے نہیں بڑھایا گیا۔

## دیوان



(1)

[1821]

- خود پرستی سے، رہے، یا ہو کر نا آشنا 1 نیکی مہری شریک، آئینہ تیرا آشنا  
 آتش سوئے دماغ شوق ہے، تیرا تپاک 2 ورنہ ہم کس کے ہیں، اے دماغ تمنا، آشنا؟  
 جہر آئینہ، جز روز سر مڑگاں نہیں 3 آشنا کی، ہو کر تجھے ہے، ایما آشنا  
 روطہ یک شیرازہ وحشت ہیں، اجزائے بہار 4 سبزہ بیگانہ، صبا آوارہ، گل نا آشنا

(2)

[1816]

- سواہ چشم بسمل، احباب نقطہ آرائی 1 غرام باز بے پردائی قاتل پسند آیا  
 روانیائے موج خون بسمل سے چلتا ہے 2 کہ لعل بے تماشا رقیب قاتل پسند آیا  
 ہوئی جس کو بہار فرسج ہستی سے آگاہی 3 برنگب لالہ، جام بادہ پر مہمل پسند آیا  
 آسہ ہر چرخن نے طرح پارخ تازہ والی ہے 4 مجھے رنگب بہار ایما دی بیدل پسند آیا

(3)

[1816]

- شب کہ دل زخمی عرض دو جہاں حیر آیا 1 نالہ، بر خود غلط شوقی تاثر آیا  
 وحید جیب ہنوں تھل دل مت پوچھ 2 محفل دشت بدوش رم فحیر آیا  
 ہے گرفتاری نیرنگ تماشا، ہستی 3 یو طلاس سے دل، پائے بزنجر آیا  
 دید حیرت کش، دلخیزد چراغان خیال 4 عرض شبنم سے، چمن، آئینہ تعمیر آیا  
 عشق ترسا بچہ و باز شہادت مت پوچھ 5 کہ کد گوش، بے پردا یو حیر آیا  
 اے خوشنادر حق تماشا شہادت کہ آسہ 6 بے تکلف بسود غم شمشیر آیا

(4)

[1816]

- جنوں گرم انتظار دالہ چٹائی کندہ آیا 1 سوہا، تالپ، زنجیری دور سپند آیا  
 سہ اختر فواں، کی ہر استقبال، آنکھوں سے 2 تماشا، کشور آئینہ میں آئینہ بند آیا  
 تغافل، بدگمانی، بلکہ میری سخت جانی سے 3 نگاہے حجاب باز کو ہم گزردہ آیا  
 فضائے خندہ گل تنگ دزدوقی بیش بے پردا 4 فراغت گاہ آغوش وداع دل، سپند آیا  
 عدم، ہے خیر خواہ جلوہ کو زندان چٹائی 5 خرام باز، برق خرمن سخی سپند آیا

(5)

[1861]

- دمل میں ہجر کا ڈر یاد آیا 1 عین جنت میں ستر یاد آیا

(6)

[1816]

- نہ بھولا اضطراب دم شاری، انتظار اپنا 1 کہ آخر ہیبتِ ساعت کے کام آیا فہار اپنا  
 زبیں آتش نے فضل رنگ میں رنگ دگر پایا 2 چراغ گل سے صوفی ہے جن میں شمع خدا اپنا  
 اسیر ہنریاں ہوں، کاشکے اسیاد بے پردا 3 بدام جوہر آئینہ، ہو جاوے شکار اپنا  
 مگر ہو مانع دامن کشی، ذوق خود آرائی 4 ہوا ہے نقشِ آئینہ سب حرار اپنا  
 درخ اے ناتواں، ورنہ ہم ضبط آشتیاں نے 5 طلسم رنگ میں ہامد حاتمہ استوار اپنا  
 اگر آسودگی ہے عدائے رنج چٹائی 6 نیاز گردشِ بیاد سے روزگار اپنا

(7)

[1863]

معلوم ہوا خیر کہ طبعیچا باہا

(8)

[1821]

باتوئی ہے تماشا کی مہر رفت 1 رنگ نے آئینہ آنکھوں کے مقابل ہاندھا  
 اصطلاحات اسیران تغافل مت پرچہ 2 جو گرہ آپ کھولی، اُسے مشکل ہاندھا  
 لوگ ہر خار سے تھا بکسر دزدکی دلم 3 چوں نمود، ہم نے کب پاپ پسند، دل ہاندھا

(9)

[1816]

وہ آخر، قدح پیش نے محفل ہاندھا 1 بار یک قافلہ آبلہ منزل ہاندھا  
 نوحہ داناہکی شوق، و تماشا منظور 2 جاوہ پر، زیور صد آئینہ منزل ہاندھا  
 ضبط کریں، کمر آبلہ لایا آخر 3 پائے صد موج، بلوفاں کدہ دل ہاندھا  
 حیف اے جب تمنا، کہ بے مرض حیا 4 یک عرق آئینہ، بر جہتہ ساکن ہاندھا  
 حسن آشنگی جلوہ، ہے مرض اعجاز 5 دسج موتی ہر دھمی ہائل ہاندھا  
 تپش، آئینہ پرداز تمنا لائی 6 نغمہ شوق، بیال پر سبیل ہاندھا  
 دیدہ تامل ہے یک آئینہ چراغاں، کس نے 7 خلوت تاز پہ چرایہ محفل ہاندھا  
 نا امید لے، بتقریب مضامین غبار 8 کوچہ موج کو خیابانہ ساحل ہاندھا  
 مطرب دل نے مرے تار لیس سے، غالب 9 ساز پر رویت بے نغمہ، بیدل، ہاندھا

(10)

[1816]

- ہے نگ ز دامادہ شدن، حوصلہ پا 1 جو انگ گرا خاک میں، ہے آبلہ پا  
 سر منزل ہستی سے ہے حوائے طلب اللہ 2 جو خط ہے کتب پا پہ، سو ہے سلسلہ پا  
 دیدار طلب ہے دل و دامادہ، کہ آخر 3 نوک سر مڑگاں سے رقم ہو گلہ پا  
 آیا نہ بیابان طلب گام زباں تک 4 جھلے لب ہو نہ سکا آبلہ پا  
 فریاد سے پیدا ہے، اسد گری وحشت 5 جھلے لب ہے جری آبلہ پا

(11)

[1821]

- ہے کہاں تنہا کا دوسرا قدم، یارب؟ 1 ہم نے دشب اسکاں کو ایک نقش پا پایا  
 بے دماغ غفلت ہوں دشب احساں تاکے؟ 2 ایک، نیکی، تجھ کو عالم آشنا پایا  
 خاکہ بازی امید، کارخانہ خطی 3 یاس کو دو عالم سے لب غصہ دا پایا  
 کیوں نہ دشب غالب ہانچ غلام تسکین ہو؟ 4 کھنڈہ تھافل کو نصیم خوں بہا پایا

(12)

[1816]

- دویدن کے کہیں، چن رہو زیر زمیں پایا 1 گبرو سرمہ انداز نگاہ شرمیں پایا  
 آگے اکچہ روزن سے تھی، چشم سفید آخر 2 حیا کو، انتظار جلوہ ریزی کے کہیں پایا  
 بہ صرست گاہ تازہ کھنڈہ جاں بخش خواباں 3 نصیر کو چشمہ آہا بٹا سے تر نہیں پایا  
 پریشانی سے، مغرور ہوا ہے چہہ بالش 4 خیال شوقی خواباں کو راحت آفریں پایا  
 نفس، حیرت پر سب طرز ناگیری مڑگاں 5 مگر یک دست و دامان نگاہ واپس پایا  
 اسد کو، بچ تاب طبع برق آہنگ مسکن سے 6 حصار حقلہ الہ میں غولت گزریں پایا

(13)

[1821]

- فکرِ نالہ میں، گویا حلقہ ہوں زسرتا پا 1 عضو عضو، چوں زنجیر، یک دل صدا پایا  
 وہ بھکارہ پر در تھا خواب میں خرام اس کا 2 صبح، سوچہ گل کو نقش یوریا پایا  
 جس قدر جگر خوں ہو، کو چہ دادی گل ہے 3 زخم تنگی قاتل کو طرفہ دلکش پایا  
 ہے تکیں کی پاداری، نام صاحب خانہ 4 ہم سے، تیرے کو بے نے نقش دعا پایا  
 نے اسد جہا سائل، نے ستم جنوں مائل 5 تجھ کو جس قدر ڈھونڈھا، الفت آزما پایا

(14)

[1858]

- سات جلدوں کا پارسل پہنچا 1 داوا کیا خوب بر محل پہنچا

(15)

[1816]

- ہسان ہنرہ رگ خواب ہے زباں ایجاد 1 کرے ہے خامشی احوال بینواں پیدا  
 صفا و شوقی و انداز حسن پا بہ رکاب 2 خط سیاہ سے ہے گرد کارواں پیدا  
 نہیں ہے آہ کو ایمائے تیر ہاریدن 3 و گردنہ ہے خم تسلیم سے کہاں پیدا  
 نصب تیرہ، ہلا گردش آفریں ہے، اسد 4 زمیں سے ہوتے ہیں صد دامن آساں پیدا

(16)

[1816]

- جگر سے نولے ہوئے ٹوکی، ہے سناں پیدا 1 وہاں زخم میں، آخر، ہوئی زباں پیدا

(17)

[1816]

- محرکہ باغ میں وہ حیرت گزار ہو پیدا 1 اڑے رنگ گل، اور آئینہ دیوار ہو پیدا  
 ہنس مہربان اس شدت سے لپیکان ناز کو 2 کہ خط سبز تا پیش لب نو قار ہو پیدا  
 گلے کر سنگ سر پر پید کے صفت نگاریں سے 3 بجائے زخم، گل پر گوشہ دستار ہو پیدا  
 کروں کر عرض سنگینی کہسار اپنی چٹائی 4 رنگ ہر سنگ سے نبض دل تیار ہو پیدا  
 بہ سنگ شیشہ توڑوں، ساقیا، پیاتہ پیان 5 اگر ابرو سے مست از سوائے کہسار ہو پیدا  
 اسد ماہیں مت ہو کر چہ رونے میں اثر کم ہے 6 کہ غالب ہے کہ بعد از زادی بسیار ہو پیدا

(18)

[1816]

- مرفقاری میں فرمان خط تقدیر ہے پیدا 1 کہ طوق قمری از ہر صلا زنجیر ہے پیدا  
 زمیں کو صغیر گلشن بنانا خوشگامی نے 2 جہن بالید نیبا، از رم فنجیر ہے پیدا  
 مگر وہ شوق ہے طوفاں طراز شوق خوریزی 3 کہ در عمر کہاں بالیدہ موج تیر پیدا  
 نہیں ہے کف لب ہزک پہ فراغ سے سے 4 لاف لہجائے جوش حسن کا سر شیر ہے پیدا  
 عروج ناامیدی، چشم زخم چراغ کیا جانے؟ 5 بہار بے خزاں، از آو بے تاثیر ہے پیدا  
 اسد جس شوق سے تڑپش فرساہیں مقل میں 6 جراحائے دل سے، جوہر شمشیر ہے پیدا

(19)

[1865]

- آہ غیب سن کے یہ چیخا 1 ان کی تاریخ، میرا تاریخ

(20)

[1816]

- خود آرا و شبِ چشمِ پری سے شب وہ بدخود تھا 1 کہ موسم، آئینہ تمثال کو تعویذ بازو تھا  
 بشری خواب آلودہ مڑکاں، نضر زنبور 2 خود آرائی سے، آئینہ، ظلم موسم جاوہ تھا  
 نہیں ہے باز کھیت سلی غیر از جانب دریا 3 ہمیشہ دیدہ گریاں کو، آب رنہ در بحر تھا  
 رہا تھارہ وقت بے نقابی آپ پر لرزاں 4 سرخک آگیں مڑستہ ست جہل شستہ بدخود تھا  
 غم بھٹوں، عزادارانِ لہجی کا پرستگار 5 کلم رنگ سیاہ، پیانہ ہر چشم آہو تھا  
 رکھا غفلت نے دور افتادہ ذوقِ فنا، ورنہ 6 اشارتِ فہم کو، ہر ناخن بریدہ، اہود تھا  
 اسد، خاک در میکانہ اب سر پر آرا تا ہوں 7 گئے وہ دن کہ پانی جام سے سے زانو زانو تھا

(21)

[1821]

- کس کا خیال، آئینہ انتظار تھا؟ 1 ہر رنگ گل کے پودے میں دل بے قرار تھا  
 کس کا جنون دیدہ، تمنا تھکا تھا؟ 2 آئینہ خانہ، دادی جو ہر غبار تھا  
 جوں فچہ دگل، آئینہ فالِ نظر بچہ 3 پیکاں سے حیرے، جلوہ زخم، آشکار تھا  
 دیکھی دفائے فرصتِ رنج و نشاط دہر 4 خیاں، یک درازی عمر شمار تھا  
 صبح قیامت ایک اوم کرگ تھی، اسد 5 جس دشت میں وہ شوشہ دو عالم تھکا

(22)

[1816]

- رات دل گرم خیالِ جلوہ جانا نہ تھا 1 رنگِ روئے شمع، برقی غریب پر دانہ تھا  
 شب کہ تھی کیفیتِ محفلِ بیاہ روئے یار 2 ہر نظر میں داغ سے خال لب پیانہ تھا

- شب کہ ہندو خلب میں آئے کا مقابل نے جنگ 3 وہ لہو لہو وعرہ میرے واسطے افسانہ تھا  
 درد کو آج اُس کے ماتم پہ سیہ پرشی ہوئی 4 وہ دل سولاس کہ کل تک شمع ماتم غاندہ تھا  
 ساتھ جنبش کے بیک بر خاستن طے ہو گیا 5 تو کہے، صبرا غبار دامن دیوانہ تھا  
 دیکھ اُس کے سابعہ یحییٰ و دسبہ بزرگوار 6 شاخ گل جلتی تھی مثل شمع، گل پھرانہ تھا  
 شکوہ یاروں غبار دل میں پنہاں کر دیا 7 غالب ایسے گنج کو شایاں بھی دیرانہ تھا

(23)

[1821]

- عالم جہاں بے مرض بساط وجود تھا 1 چوں صبح، چاک جب، مجھے تارو پود تھا  
 بازی خود فریب ہے، اہل نظر کا ذوق 2 ہنگام، گرم حیرت بود و نبود تھا  
 عالم، غلیم شہر خموشاں ہے سرسبز 3 یا میں غریب کشور گفت و شنود تھا

(24)

[1821]

- ہوں چراغاں ہوں، چوں کلید آفتوزہ 1 داغ، گرم کوشش ایماں داغ تازہ تھا  
 بیوائی تر صدائے نغمہ شہرت، اسد 2 بودیا، یک نیماں عالم بلند آوازہ تھا

(25)

[1821]

- تنگی رفیق رہ تھی، عدم یا وجود تھا 1 میرا سفر، بطالع چشم سود تھا  
 تو یک جہاں قشای ہوں جمع کہ کہ میں 2 حیرت حیرت عالم نقصان و سود تھا  
 گردش عجب عظم رہا جس قدر، فلک 3 میں پایمال غمزہ چشم کبود تھا  
 پوچھا تھا گرچہ یار نے احوال دل، مگر 4 کس کو داغ منقب گفت و شنود تھا  
 غور، شبیم آشنا نہ ہوا، ورنہ میں، اسد 5 سر تا قدم گزارش ذوق نبود تھا



(26)

[1816]

شب کہ ادنیٰ گفتگو سے تیری دل چاہ تھا 1 شوٹی وحشت سے افسانہ فسون خواب تھا  
لے دیش سے آسہں تک فرش تھیں، چٹاپیاں 2 شوٹی ہارش ہے، مہ فوارہ سیماب تھا  
واں جھوم نغمہ ہائے ساز عشرت تھا، آسہ 3 ناخن غم، یاں سر تار نفس، مضرب تھا

(27)

[1816]

بسکہ جوشِ گریہ سے زیر و زبر دیرانہ تھا 1 چاک موجِ سبیل، تا پیراہن دیوانہ تھا  
دراغِ نیر ضبطِ بیجا، مستی بھی سپند 2 دودِ بخر، لالہ ساں، دودِ سو بیگانہ تھا  
وصل میں غلبہ سید نے سنبھلاں گل کیا 3 رنگِ شب، تہبندی دودِ چراغِ خانہ تھا  
شب، تری تاثیرِ حرِ شعاعِ آواز سے 4 تارِ شمع آہنگِ مضرب پر پردانہ تھا  
موسمِ گل میں نئے گلگوں حلالِ میکھاں 5 عقدِ وصلِ وحبِ رز، انگور کا ہر دانہ تھا  
انتظارِ جلوہ کا کل میں ہر شمشادِ بارغ 6 صودہ مژگانِ عاشق، صرفِ عرضِ شانہ تھا  
حیرت، اپنے عالمِ بیدار سے، غفلتِ بنی 7 راہِ خوابیدہ کو غوغائے جرس افسانہ تھا  
کو بوجِ قتل حقِ آشنائی، اے نگاہ؟ 8 خنجرِ زہرابِ داد، سبزہ بیگناہ تھا  
جوشِ بے کفایتی ہے اضطرابِ آرا، آسہ 9 ورنہ بسکل کا تڑپنا، لغزشِ مستانہ تھا

(28)

[1816]

دیکھتے تھے ہم بچشمِ خود وہ طوقانِ بلا 1 آسمانِ مظلمہ جس میں یک کب سلاب تھا  
موج سے پیدا ہوئے، یوں ہی دیا میں، خدا 2 گریہ وحشتِ بقرارِ جلوہ، مہتاب تھا

- جوش تکلیف تماش، محترمان نگاہ 3  
 فتنہ خواہیدہ کو آئینہ مطہر آب تھا  
 بختِ مرمت کہہ میں ہے، خود بخود بنی سے پڑچھ 4  
 ظُلمِ ذوقِ نظر میں آئینہ پایاب تھا  
 بید لیہائے اسد، اسرور کی آہنگ تر 5  
 یاد ایامی کہ ذوقِ صحبت احباب تھا

(29)

[1816]

- یاد روزے کہ نفس سلسلے یارب تھا 1  
 نالہ دل، بکر دامنِ قطعِ شب تھا  
 یہ تیر کدۂ فرسِ آرائش وصل 2  
 دلِ شب، آئینہ دارِ تماش کوکب تھا  
 یہ تمنا کدۂ حسرتِ ذوقِ دیدار 3  
 دیدہ گوخوں ہو، تماشائے چمنِ مطلب تھا  
 جوہر فکر، بے افشائیِ نیرنگ خیال 4  
 حسنِ آئینہ و آئینہ چمنِ مشرب تھا  
 پردۂ دردِ دل، آئینہ صد رنگ نشاط 5  
 بخینۂ زخمِ جگر، شدۂ زہر لب تھا  
 نالہ حاصلِ اندیشہ کہ چوں کشتِ سپند 6  
 دلِ ناسوخت، آفتکدۂ صد لب تھا  
 عشق میں ہم نے ہی اہرام سے پرہیز کیا 7  
 ورنہ جو چاہیے، اسبابِ تناسب تھا  
 آخر کار گرفتارِ سرِ زلف ہوا 8  
 دلِ دیوانہ کہ دارسۂ ہر مذہب تھا  
 شوقِ سامانِ فضولی ہے، وگرنہ غالب 9  
 ہم میں سرمایۂ ایجادِ تناسب تھا

(30)

[1821]

- صعب جنوں کو، وقتِ تماش، ہر بھی دور تھا 1  
 اک گھر میں، مختصر سا بیاباں ضرور تھا  
 اے وائے غفلتِ نگہِ شوق! دردِ بیاں 2  
 ہر پارہ سنگ، لختِ دل کوہِ طور تھا  
 تنگ تماش ہے برقِ کلبِ حس کے نام سے 3  
 وہ دل ہے یہ کہ جس کا قفسِ صبور تھا  
 شاید کہ مر گیا ترے رخسارِ دیکھ کر 4  
 بیاضِ رات، ماہ کا لہرچہ نور تھا  
 جنت ہے تیری تجلّی کے کشتوں کی منظر 5  
 جوہرِ سوانہ، جلوۂ مژگانِ حور تھا  
 ہر رنگ میں جلا امیہ فتنہ انتظار 6  
 پروانہ تجلیِ صبحِ ظہور تھا

(31)

[1816]

بت پرتی ہے، بہارِ فتنہ بند یہاں دہر 1 ہر سرورِ خامہ میں، یک عالمِ ناقوس تھا  
 طبع کی دلفریب نے رنگ یک گستاخ گل کیا 2 یہ دلِ وابستہ، گویا، بیچہ طافس تھا  
 گلِ اسد کو ہم نے دیکھا گوشہ غم خانہ میں 3 دستِ بر سر، سرِ بزانوئے دلِ مایوس تھا

(32)

[1816]

اسدِ اسرار کی آوارہ کفر و دیں ہے 1 یادِ روزے کے نفسِ درگم "یارب" تھا

(33)

[1816]

وہ فلکِ رجب کہ بر قوسن چالاک چڑھا 1 باہر، ہالہ صفت، حلقہ فتراک چڑھا  
 نکلے نئے کے اتر جانے کے غم سے انکور 2 صورتِ اشک بہ مژگانِ رگ تاک چڑھا

(34)

[1857]

دورنگیاں یزمانے کی، جیتے جی ہیں سب 1 کہ نر و دل کو نہ بدلتے ہوئے کفن، دیکھا

(35)

[1816]

دلِ چاب کہ چنے میں دم چند رہا 1 بدم چند گرفتارِ غم چند رہا  
 زعمی کے ہوئے نامک نفسِ چند تمام 2 کوچہ یار، جو مجھ سے قدم چند رہا  
 کلمہ سکا میں نہ اُسے کھوئے بیاں فکری 3 لاجرم، توڑ کے، عاجز، قلم چند رہا

- الجب زور ہر نقصاں ہے، کہ آخر کار دس 4 زیر بار طم دام و درم چند رہا  
 عمر بھر ہوش نہ یک جا ہوئے میرے کہ نہ 5 میں پرستہء روئے صنم چند رہا

(36)

[1816]

- یہ سحر نامہ جو بوسہ گل پیام رہا 1 ہمارا کام ہوا، اور تمہارا نام رہا  
 ہوا نہ مجھ سے بجز درد، حاصل صیاد 2 بسانا اشک، گرفتار چشم داس رہا  
 دل و جگر تب فرقت سے جل کے خاک ہوئے 3 ڈلے بنور خیال وصال خام رہا  
 شکستہ رنگ کی لائی سحر، شب سنبل 4 یہ زلف یار کا افسانہ ناقص رہا  
 وہاں تک مجھے کس کا یاد آیا تھا؟ 5 کہ شب خیال میں یسوں کا ازدحام رہا  
 پوچھ حال شب و روز ہجر کا، غالب 6 خیال زلف و رخ دست صبح و شام رہا

(37)

[1816]

- جاں دادگاں کا حوصلہ فرصت گداز ہے 1 یاں عزم جمیدنا بکل نہیں رہا  
 ہوں قطرہ زن بحر حلہ یاس روز و شب 2 جز تار اشک، چادہ منزل نہیں رہا  
 اے آہ، میری خاطر داہستہ کے سوا 3 دنیا میں کوئی عقدہ مشکل نہیں رہا  
 ہر چند میں ہوں طوطی شیریں سخن، دلے 4 آئینہ آہ، میرے مقابل نہیں رہا

(38)

[1821]

- ہم نے دشت کدہ بزم جہاں میں چوں شمع 1 حلقہ عشق کو اپنا سر د سماں سمجھا

(39)

[1816]

- 1 یک کام بنودی سے لومیں بہار صحرا آغوش نقش پا میں کیجئے فشار صحرا  
 2 وحشت اگر رسا ہے، بھاسلی لدا ہے پیانہ ہوا ہے، مشعل غبار صحرا  
 3 اے آبلے، کرم کر، یاں رنج یک قدم کر اے نور چشم وحشت، اے یادگار صحرا  
 4 دل در رکاب صحرا، خانہ خراب صحرا موج سراپ صحرا، عرض غبار صحرا  
 5 ہرزہ یک دل پاک، آئینہ خانہ ہے خاک تعالیٰ شوق بیباک، صد جا دو چار صحرا  
 6 دیوانگی اسد کی حسرت کش طرب ہے سر میں ہوائے نکشت، دل میں غبار صحرا

(40)

[1816]

- 1 گلشن، کہیں گاؤں قریب جوئی تصور ہوں، بیوجب آزر دگاں کا  
 2 غریب ستم دیدہ باز گشتن خن ہوں، خن بر لب آزر دگاں کا  
 3 سراپا یک آئینہ دار گلشن ارادہ ہوں، یک عالم افسردگاں کا  
 4 بصورت تکلف بمعنی تاسف اسد، میں تبسم ہوں چہ مردگاں کا

(41)

[1816]

- 1 سیر آں سوئے تماشا ہے طلبکاروں کا ٹھغر مشتاق ہے اس دشت کے آبادوں کا  
 2 سر خط بند ہوا، نامہ گنہگاروں کا خون ہمد سے لکھا نقش گرفتاروں کا  
 3 فرد آئینہ میں بخشیں حسن خندہ گل دل آزرده پند، آئینہ رخساروں کا  
 4 داد خواہ تپش، دہر فوشی بر لب کاغذ سرما، ہے جامہ ترے بیماروں کا

- دھت نال، بہ دامانگی دھشت ہے 5 جرس قافل، پاں دل ہے رگ انباروں کا  
 پھر وہ سوئے جمن آتا ہے، خدا خیر کرے! 6 رنگ اڑتا ہے گلستاں کے ہواواروں کا  
 جلوہ مایوس نہیں دل نگرانی، غافل 7 چشم اسید ہے، روزن تری دیواروں کا  
 اسد اے ہرزہ دراء نال بغوغا تا چند 8 حوصلہ تنگ کمر، بے سبب آزاروں کا

(42)

[1816]

- برہمن شرم ہے، باوصف غوثی احترام اس کا 1 تنگیں میں، جو شرار سنگ، تابید ہے نام اس کا  
 سرکار تواضع، تا ٹم گیسو رسانیدان 2 بساں شان، زینت ریز ہے سب سلام اس کا  
 مسی آلودہ ہے مہر نواز شام، ظاہر ہے 3 کد باغ آرزوئے بوسدیتا ہے پیام اس کا  
 لڑاوے گردہ بزم میکشی میں قہر و شفقت کو 4 بھرے پیانہ صد زنگانی ایک جام اس کا  
 بامید لگاؤ خاص ہوں محمل کش حسرت 5 مہابا! ہو عنایت تفاعل، لطف عام اس کا  
 اسد سوارے سرسبزی سے ہے تسلیم رنگیں تر 6 کہ کھٹ کھٹ اسکا اہر بے پردا فرام اس کا

(43)

[1816]

- نہاں کھینچنے ہے سامان حجاب اس کا 1 بنا ہے چپہ مینا سے ساقی نے نقاب اس کا  
 اگر اس شعلہ زد کو دروں پیام مجلس الفردوسی 2 زبان شمع جلو تھانہ دیتی ہے جواب اس کا  
 میاں کلیجہ میخانہ ہے جوئے گلستاں میں 3 کسے عکس شفق ہے پھر سفر ہے حلیب اس کا  
 اٹھائے ہیں جو میں اندکی میں متصل صدے 4 کھل گانگ ہائے ہاکیدہ سے حلیب اس کا  
 اسد کے واسطے رنگے بروئے کار ہو پیدا 5 غبار، آوارہ سرکش ہے، یا پو تراب اس کا

(44)

[1816]

- جوش بہاں، کھفت نکارہ ہے، اسد 1 ہے اہر پنجہ روزن دیوار ہاش کا

(45)

[1816]

- عہادت سے زبیں نوا ہے دل پاراں تمکین کا 1 نظر آتا ہے موئے شیشہ، رشتہ ضعیف پالیں کا  
 صدا ہے کوہ میں حشر آفریں، اے غفلت اندیش 2 بے سنجیدان پاراں، ہو حامل خواب تمکین کا  
 بجائے غنچہ دگل ہے بھوم خار و خش، پاں تک 3 کہ صرف غلیہ دامن ہوا ہے خندہ گلچیں کا  
 نصیب آستیں ہے حاصل روئے عرق آگیں 4 چٹنے ہے کھکھلایں سخن سے مد کے خوشہ ہویں کا  
 بوقت کعبہ جوئی ہا، جس کرتا ہے ناقوس 5 کہ صحرانصل گل میں رنگ ہے، تنہا ہے جھیں کا  
 تہجدان، دل کو سودہ عشق میں خواب فرمائش ہے 6 رکھا اسپند نے فجر میں پہلو گرم تمکین کا  
 اسد، ار باپ فطرت قدر دان لفظ و معنی ہیں 7 سخن کا بندہ ہوں، لیکن نہیں مشتاق تمکین کا

(46)

[1816]

- بہار دیکھ خون گل ہے، ساہاں اٹھ باری کا 1 جنون برق، قشر ہے رگب لہ بہاری کا  
 برائے حل مشکل ہوں، زبا افتادہ حسرت 2 بندھا ہے عقدہ خاطر سے پیاں خاکسادی کا  
 بوقت سرگونی ہے، قصورہ انتظار ستاں 3 نگہ کو آہلوں سے خفل ہے اختر شاری کا  
 اسد، ساغر کش تسلیم ہو، گردش سے گردوں کی 4 کہ جب فہم ستاں ہے، نگہ بد روز گاری کا

(47)

[1816]

- شوئی نیرنگ، صمد و شہد ملاؤں ہے 1 دام، ہزے میں ہے، پرواز چمن تغیر کا  
 لذت ایجاد ناز، انسون عرض ذوق نقل 2 فعل، آتش میں ہے تنجی یار سے، تغیر کا  
 خشت، شہد و صمد نگر و قالب آفتاب ہلا 3 نہ ہوا ہے میل سے، بچانہ کس قہیر کا؟

دشید خواب بدم، شور تماشا ہے، آسہ 4 جو مڑہ جو ہر نہیں آئینہ تعمیر کا

(48)

[1816]

- طاؤس در رکاب ہے، ہر ذرہ آہ کا 1 یارب، نفس، غبار ہے کس جلوہ گاہ کا؟  
 عزت گزین بزم ہیں، دامانگان دید 2 مینائے نئے ہے، آبلہ پائے نگاہ کا  
 ہر گام، آبلے سے ہے، دل در جو قدم 3 کیا حکم اہل درد کو خفی راہ کا!  
 جیب نیاز عشق، نشان دار تاز ہے 4 آئینہ ہوں، شکستہ طرف کلاہ کا

(49)

[1816]

- ہوں گستاخی آئینہ، تکلیف نظر بازی 1 عجیب آرزو پنہاں ہے، حاصل لہر ہائی کا  
 نظر بازی، ظلم و دشت آباد پرستاں ہے 2 رہا بیکانہ تافیر، افسوں آشنائی کا  
 نہایا درو مند دوری یاران یک دل نے 3 سواد خط پیشانی سے، نسخہ موسمیائی کا  
 آسہ، یہ غمزد و بیسامانی فرعون تو اُم ہے 4 جسے تو بندگی کہتا ہے، دعو ہے خدائی کا

(50)

[1816]

- جہاں مٹ جائے سہی دید، غصہ آباد آسائش 1 عجیب ہر نگہ پنہاں ہے، حاصل رہنمائی کا  
 بجز آباد دہم دعا تسلیم خوشی ہے 2 تعاقب کوکر مغرور حاکمیں آزمائی کا  
 آسہ کا قصہ طولانی ہے، یقین مختصر یہ ہے 3 کہ حسرت کش رہا عرض ستمہائے جدائی کا

(51)

[1816]

- فرد و جیدی ہے فرش بزم بیش مستر کا 1 دریغ! گردش آمو نہ فلک ہے دور ساغر کا



- نہ لوفیر کی مائیکے میں دی کس نے آرائش؟ 2 کہ ہے نہ بندی پر ہائے طوطی رنگ جو ہر کا  
 گیا جو نامہ بردہاں سے برنگ باخند آیا 3 خطوط روئے قالیں، نقش ہے پیش کبوتر کا  
 خلسہ کوشہ گیروں ہے فلک کو حاصل کدش 4 صدف سے آسائے آپ میں ہے دانہ گوہر کا  
 فروں ہوتا ہے ہر دم جوشِ خود بازی، تماشا ہے 5 نفس کرتا ہے رگہائے مژدہ پر کام شتر کا  
 خیال شربت میں گداز تر جمی ہے 6 آمد، ہوں مست دریا غشی ساقی کوثر کا

(52)

[1816]

- کیا کس شوق نے نازا سر چمکیں نشستن کا؟ 1 کہ شادخ گل کا خم، انداز ہے پالیں نکستن کا  
 نہاں ہے مردک میں شوقِ بدخشاں فروداں سے 2 سپند شعلہ ناریہ صفت، اندازِ بستن کا  
 گداز دل کو کرتی ہے، کشو و چشم، شب بیا 3 شک ہے شمع میں جملہ موم جلا، خوابِ بستن کا  
 نفس در سینہ ہائے ہمدگر رہتا ہے عیوست 4 نہیں ہے رشتہ الفت کو اندیشہ کستن کا  
 ہوانے ابر سے کی موسم گل میں ند بانی 5 کہ تھا آئینہ خور پر تصور رنگِ بستن کا  
 تکلفِ عافیت میں ہے، دلا، بند تھا واکر 6 نفس، بعد از وصال، دوست، تلاں ہے کستن کا  
 ہر ایک چشم سے یک حلقہ زنجیر بڑھتا ہے 7 پہنچو گریہ ہے نقشِ بر آب، اندیشہ کستن کا  
 عبادت سے، آمد، میں پیشتر تیار ہوتا ہوں 8 سبب ہے ناخنِ دمل عزیزاں، سپندِ نکستن کا

(53)

[1821]

- ملی نہ وسعِ جولانِ یک جنوں ہم کو 1 عدم کو لے گئے دل میں غبارِ صحرا کا  
 مرادوں ہر ایک دل کے بیچ تپ میں ہے 2 میں مذہب ہوں تپش نامہ قنار کا

(54)

[1816]

کرے، گر خیرت نگارہ، طوفاں نکو گوئی کا 1 حبابِ چشم آئینہ ہودے، پیڑ طوطی کا

بدلے قیس، سب شرم ہے مڑکانا آہو سے 2 مگر روزِ عروسی کم ہوا تھا شانہ لیلیٰ کا  
 فسانہ سنجی بازگ تھاں، سب جراحت ہے 3 دل گرم تیش، قاصد ہے پیغامِ قسلی کا  
 نہیں گرداب جز سرکشگی ہائے طلبِ ہرگز 4 حبابِ بحر کے ہے آبلوں میں خارِ مائی کا  
 نیازِ جلوہ ریزی، طالعِ بایں شکستہا 5 تکلف کو خیال آیا ہو مگر بیمارِ پری کا  
 نہ بخشی فرصتِ یک ہمنماں جلوہ خور نے 6 تصور نے کیا سماں ہزار آئینہ بندی کا  
 اسدِ تاجِ صافیا نے حیرتِ جلوہ پرور ہو 7 مگر آپ چشمِ آئینہ دھوے عکسِ زگی کا

(55)

[1816]

زبیں خوں کھنڈے دھک دھکا، وہمِ بھل کا 1 پڑایا دھمائے دل نے پانی قحطِ قاتل کا  
 نکاوِ چشمِ حاسدِ دام لے اے ذوقِ خود بینی 2 تماشا کی ہوں، وعدہ تھا آئینہ دل کا  
 شرِ فرصتِ نگِ سامانِ یک عالمِ چمکان ہے 3 بقدرِ رنگ، ایں گردش میں ہے پیمانہ مغل کا  
 سراپاِ محسن کو شش جہت یک عرصہ جلاں تھا 4 ہوا، دامنِ گری سے رہرواں کی، فرقِ منزل کا  
 مجھے راوِ سخن میں خوفِ گمراہی نہیں، غالب 5 عصائے خضرِ صحرائے سخن ہے خامہ پیدل کا

(56)

[1816]

وحشی بنِ مباد نے ہم رختِ دہوں کو کیا رام کیا 1 رختِ چاک، جیبِ دریہ، صرفِ نگارِ شام کیا  
 عکسِ رخِ المردختہ تھا تصورِ یہ پیشِ آئینہ 2 شرح نے قبحِ حسنِ طراریِ تحسین سے قدام کیا  
 ساتی نے درِ بہرِ گریباں چاک سوچِ امانت 3 تارِ نکاوِ سوزنِ مینا، رختِ خطِ جام کیا  
 مہرِ بجائے نامِ لگائی بر لبِ یکِ نامِ رساں 4 قاتلِ تحسینِ سنج نے ہیں خاموشی کا پیغام کیا  
 شہِ فرقِ پدشِ جلی خیمہ سہری سے ہم لے اسد 5 ماد کو، درِ قحطِ کو اکب، جائے نصینِ امام کیا

(57)

[1816]

خوشی جینے کی کیا مرنے کا غم کیا 1 ہماری زندگی کیا، اور ہم کیا

(58)

[1816]

- دو میرا، پہلے اٹھاں سے کرے ہے ہمسری 1 بسکہ ذوقِ آتشِ گل سے سراپا جل گیا  
 شمع رویوں کی سرانکھ شمعِ حنائی دیکھ کر 2 غپے، گل، پریشاں پروانہ آسا، جل گیا  
 خانانِ عاشقان، دوکانِ آکھانہ ہے 3 شعلہ زو جب ہو گئے گرم تماشا، جل گیا  
 تاکہاں سو گریہاں صحبت؟ اے خیال 4 ول، بسوزِ آتشِ داغِ حنا، جل گیا

(59)

[1857+]

- جیڑی میں بھی کی نہ ہوئی تاک ہما تک کی 1 روزن کی طرح، دید کا آزار رہ گیا  
 وہ مرغ ہے فراں کی معیبت سے بے خبر 2 آئندہ سال تک جو گرفتار رہ گیا

(60)

[1864]

- فنِ لطیفوں سے نہ کہیں اس پہ پیل آئے؟ 1 روٹھا جو بے گناہ، تو بے عذر من گیا

(61)

[1857+]

- تھا تو خطا، پر، نہ تھا جواب طلب 1 کوئی اس کا جواب کیا لکھتا

(62)

[1816]

- خلوتِ آبلہ پا میں ہے، جولاں میرا 1 خوں ہے، دل تنگی و محبت سے بیاہاں میرا



اسد، طبع متین سے گر نکالوں شعر بر جستہ 5 شرر، ہو قطرۂ خونِ فرسودہ در رگِ خار

(65)

[1821]

شورِ رسولی دل دیکھ کر یک جہل شوق 1 لاکھ پردے میں چھپا، پردہ می مریاں نکلا  
شوقی رنگِ حنا، خونِ دقا سے کب تک؟ 2 آخر، اسے عہدِ شکن، تو بھی نکلا  
جو ہر اکبادِ خطِ سبز ہے، خود فنیِ حسن 3 جو نہ کیا تھا، سو آجینے میں پہاں نکلا  
میں بھی مظلومِ جنوں ہوں، اسدائے خلدِ خراب 4 پیشوا لینے مجھے گھر سے بجا ہاں نکلا

(66)

[1821]

کارخانے سے جنوں کے بھی میں مریاں نکلا 1 میری قسمت کا نہ ایک آدھ گریباں نکلا  
سافرِ جلوۂ سرشار ہے، ہر ڈرتا خاک 2 شوقی دیدار بلا آئینہ سااں نکلا  
کچھ کھٹکتا تھا مرے سینے میں، لیکن آخر 3 جس کو دل کہتے تھے سو حیر کا پچاں نکلا  
کس قدر خاک ہوا ہے دلِ بھٹوں، یارِ بے 4 نقشِ ہر ڈرتا، نویدائے بجا ہاں نکلا

(67)

[1816]

نزاکت، ہے نسوں و محوِ طاقتِ نقشِ تن 1 شرارِ سنگ، اندازِ چراغ از جسمِ نصن ہا  
یہ مستیِ ہشتمِ شوق سے ہیں، جہرِ مڑگاں 2 شرارِ آسا، ز سنگِ سرمہ بکسر ہارِ جستن ہا  
دلِ لڑا خطرِ آبِ آسودہ، طامعِ کاغذِ داغِ آیا 3 برنگِ شعلہ ہے، مہرِ ناز، از پاِ نقشِ تن ہا  
اسد ہر انگ ہے یک حلقہ بر زنجیرِ افزون 4 یہ ہو گریہ ہے نقشِ بر آب، امیو رستن ہا

(68)

[1816]

بسانِ جہرِ آئینہ از دیرانی دلہا 1 غبارِ کوچہ ہائے موج ہے، خاشاکِ ساحلہا

- نکد کی ہم نے پیدا، رشتہ رچو علاقے سے 2 ہوئے ہیں پردہ ہائے چشم جبرست، جلوہ خانکھا  
 نہیں ہے، ہار جو ضعف، سیر بخودی آساں 3 رو غواہیدہ میں انگھدنی ہے، طرح منزلہا  
 غریبی بہر تسکین ہوں درکار ہے، درد 4 بوسم زر، گرہ میں ہاندختے ہیں برق حاصلہا  
 تاشا کردنی ہے، انتظار آباد حیرانی 5 نہیں غیر از نکد، چوں زرگستاں، فرش بھلہا  
 اسد تار نفس ہے ناگزیر عقدہ حیرانی 6 ہوک ناخن شمشیر کیجئے علی مشکہا

(69)

[1816]

- بھلل انتظار مہوشاں در غلوت شبہا 1 سر تار نظر، ہے رعبہ تسبیح کوکھا  
 کرے گر فکر تعمیر خرابہائے دل، گردوں 2 نہ نکلے غشت، مثل استخوان، بیدہاں تلمہا  
 عبادت ہائے طعن آلود یاں زیر قائل ہے 3 رونے زخم کرتی ہے، ہوک بیش مقربہا  
 کہ ہے حسن خیال پردے میں مشاگل اپنی 4 کہ ہے تہندی خط سبزہ خط در تہ لہما  
 فنا کو شوق ہے، قصداں، حیرت پرستداں 5 نہیں رفتار عمر چیز دو پاندہ مطلبہا  
 اسد کو بت پرستی سے غرض درد آشیلانی ہے 6 نہاں ہیں تارے ناقوس میں در پردہ یارب ہا

(70)

[1816]

- کرمی دولت ہوئی آتھزون نام بکو 1 خانہ خاتم میں، یا قوت نکلیں، انگر ہوا  
 نظے میں کم کردہ رہ آیا، وہ سب غنیمت ہو 2 آج رنگب رفتہ، دور گردش ساغر ہوا  
 حد سے پردہ دلی، مڑگاں سپاہی نے، نکست 3 ریزہ ریزہ، استخوان کا، پوست میں اختر ہوا  
 زہد، گردیدان ہے گرد خانہ ہائے ٹھنڈاں 4 دانہ تسبیح سے، میں نمرہ در ششدر ہوا  
 اسے بضبط حال ہو ناگردگاں، جوش بخوں 5 نظے نے ہے، اگر یک پردہ نازک تر ہوا  
 اس چمن میں ریشہ دلی جس نے سر کیچیا، اسد 6 تر زبان شکر لطف ساقی کوڑ ہوا

(71)

[.....]

خاک عاشق، بسکہ ہے فرسودہ پرداز شوق 1 جادو ہر دھب تار دامن قاتل ہوا

(72)

[1816]

وردا مہم حق سے، دیدار منم حاصل ہوا 1 رشتہ تسبیح، تار جادو منزل ہوا  
 محسب سے جھگ ہے، از بسکہ کار میکھاں 2 رز میں جو انگور نکلا، عقدہ مشکل ہوا  
 قیس نے از بسکہ کی سیر گر بیان نفس 3 یک دو چین دامان سحر، پردہ محفل ہوا  
 دقت شب اس طبع رو کے حلقہ آواز پر 4 گوش نرس عارضیاں، پردہ محفل ہوا  
 عیب کا دریافت کرنا ہے ہنرمندی، آسد 5 نقص پر اپنے ہوا جو مطلع، کامل ہوا

(73)

[1821]

نبوئی ہم سے رقم حیرت نظر رخ یار 1 صفحہ آئینہ، جولا کھڑ طوطی نبوا  
 دھب دھب حق دیکھ کر بخشا جادو 2 مجھ سا کافر کہ جو ممنون معاصی نبوا

(74)

[1816]

تک ظرفوں کا زتبہ جہد سے برتر نہیں ہوتا 1 حباب نے بعد بالیدنی ساغر نہیں ہوتا  
 محب، اے آبلہ پایاں، سحرائے نظر بازی 2 کہ تار جادو رو رشتہ گوہر نہیں ہوتا  
 خوشامخوڑے کہ عاشق بل بجھے ہیں حلقہ عاش 3 کہ کم از سرمد اس کا مشبہ خاستر نہیں ہوتا  
 تراشائے گل و گلشن ہے منفی سر بھیجی ہا 4 ہر از چاک گر بیاں، نگستاں کا در، نہیں ہوتا

نوک چشم حصول نفع صحبت ہائے مسک سے 5 لب خشک صدف آب گہر سے تر نہیں ہوتا  
 ندیکھا کوئی ہم نے آشیایا بلبل کا گلشن میں 6 کہ جس کے در پہ غنچہ شکل قفل زر نہیں ہوتا  
 صفا کب جمع ہو سکتی ہے غیر از گوشہ گیری با 7 صدف بن قطرہ نیساں، آسد، گوہر نہیں ہوتا

(75)

[.....]

کہو مسک ہار دیوے کا ملائے عرض حال 1 خار گل، بہر دہان گل، زباں ہو جائے گا  
 گر شہادت آرزو ہے، نفعے میں گستاخ ہو 2 بال شمشے کا، رگب سبک لساں ہو جائے گا

(76)

[1816]

بسکہ عاجز نارسائی سے کہوتر ہو گیا 1 صفوے نام، غلاب ہاش پر ہو گیا  
 صحت دیا ہاش سے صبری غرق خواں ہے تاج 2 خار پیرا ہن رگ ہستر کو شتر ہو گیا  
 بسکہ آئینے نے پایا گرمی رخ سے گداز 3 دامن تھال مثل برگ گل، تر ہو گیا  
 شعلہ دھارا، تھیر سے تری زلفار کے 4 خار صمغ آئینہ، آتش میں جوہر ہو گیا  
 بسکہ وقت گریہ نکلا تیرہ کاری کا غبار 5 دامن آلودہ عصیاں گراں تر ہو گیا  
 حیرت اعجاز رہبر ہے عناں گیر، اے آسد 6 نقش پائے خضر، یاں، سبز سکندر ہو گیا

(77)

[1816]

خط جو رخ پر چائین ہائے مر ہو گیا 1 لہ دوو شعلہ جوالہ مر ہو گیا  
 حلقہ گیسو کھلا دور خط دھارا پر 2 بالہ دگر پہ گرد ہائے مر ہو گیا  
 شب کہ مسک دیناں مہتاب تھا وہ چاند سب 3 پارہ چاک کتاں پر کالہ مر ہو گیا  
 شب کہو گل باغ میں تھا جملہ فرما لے آسد 4 داغ م، جوش چمن سے، لالہ مر ہو گیا



## ردیف ”ب“

(78)

[1816]

- |   |  |                                    |
|---|--|------------------------------------|
| 1 | بکے ہے میخانہ ویراں، چوں بیابان خراب   | عکس چشم آہوئے زخوردہ ہے، داغ شراب  |
| 2 | تیرگی ظاہری، ہے طبع آسم کا نشان        | غالخان، عکس سواو صلہ ہے، گرد کتاب  |
| 3 | یک لگا و صاف، صد آئینہ تاثیر ہے        | ہے رگ یا قوت، عکس خط جام آفتاب     |
| 4 | ہے عرق انشاس مٹی سے، لوہم مشکین یار    | وقت شب آخر گمنے ہے، چشم بیدار کتاب |
| 5 | ہے، شفق، سوز جگر کی آگ کی بالیدگی      | ہر یک آخر ہے فلک پر قطرہ افکب کہاب |
| 6 | بکے شرم عارضی رنگیں سے حیرت جلوہ ہے    | ہے عکس رگب گل، آئینہ پرواز نقاب    |
| 7 | شب کہ تھا ظلمت کی روئے تباں کا، اے اسد | گر گیا بام فلک سے صبح، طوفان مہتاب |

(79)

[1816]

- |   |  |                                      |
|---|--|--------------------------------------|
| 1 | ہے بہاؤں میں خزاں حاصل، خیال عندیاب    | رنگ گل آفتندہ ہے زیرِ بال عندیاب     |
| 2 | مشق کو ہر رنگ شانِ حسن ہے میزِ نظر     | مصرع سرو چمن ہے حسبِ حال عندیاب      |
| 3 | حیرت حسن چمن بھرا سے تیرے رنگ گل       | بہاؤں ذوق پریدن ہے بہاں عندیاب       |
| 4 | عمر میری ہوگئی صرف بہارِ حسن یار       | گردِ شب رنگ چمن ہے ماہ و سالِ عندیاب |
| 5 | منعِ مٹ کر حسن کی ہم کن پرستش سے کہ ہے | بادِ نظارہ گلشن، حلالِ عندیاب        |
| 6 | ہے مگر موقوف پر وقتِ دگر، کارِ اسد     | اے شب پروانہ و روز و سالِ عندیاب     |

(80)

[1860?]

خوشنودی احباب کا طالب، طالب

(81)

[1854-57]

طہر شدوں کو قدس حق سے ہیں دو طالب 1 - نظام الدین کو خسر، سراج الدین کو غالب

(82)

[1864]

کوئی اس کا جواب دو صاحب 1 ساکنوں کا ثواب لو صاحب

ودیف ”ت“

(83)

[1816]

باتا ہوں ہر سب کی اٹھے ہے اُمر انگشت 1 یکدست جہاں مجھ سے پھر ہے مگر انگشت  
میں اللہ مڑگاں میں جو انگشت نہا ہوں 2 گنتی ہے تجھے حیر کے مانند، ہر انگشت  
ہر لمحہ گل، صورت یک قطرہ خوں ہے 3 دیکھا ہے کسو کا جو جتا بستہ سر انگشت  
گری ہے زباں کی، سہ سوتھنی جاں 4 ہر شمع، شہادت کو ہے پاں سر بسر ہر انگشت  
خوں دل میں جو میرے نہیں باقی تو پھر اس کی 5 چوں مہیا ہے آب، تڑپتی ہے ہر انگشت  
شونی تری کہہ دیتی ہے احوال ہمارا 6 راز دل صد پارہ کی ہے پردہ در انگشت  
کس رے میں بار کی ونزی ہے کہ چوں گل 7 آتی نہیں پنچے میں بس اس کے نظر انگشت

(84)

[1816]

چشم بند غلق، غیر از نقش خود بنی نہیں 1 آئینہ ہے غالب نصیب دو دو پادار دوست

برقِ خرمن زار کوہر ہے، نگاہِ تیز، یاں 2 انگہ ہو جاتے ہیں تنگ از گری رنار دوست  
 ہے سازِ تیز سے پائس کے قامتِ نوخیز سے 3 آفتابِ روزِ محشر ہے، گلِ دستارِ دوست  
 لغزشِ مستانہ و جوشِ قاشا ہے، آسہ 4 آتشِ نئے سے بہارِ گرمی بازارِ دوست

(85)

[1812+]

دو عالم کی ہستی پہ خطِ نثار کھینچ 1 دل و دسجِ اربابِ امت سلامت!  
 نہیں گر یکام دلِ خستہ، گردوں 2 جگرِ خانی جوشِ حسرت سلامت!  
 نہ اوروں کی ستار، نہ کہتا ہوں اپنی 3 سرِ خستہ و شورِ وحشت سلامت!  
 دلورِ دقا ہے، اہم بلا ہے 4 سلامتِ ملامت، ملامت سلامت!  
 نہ فکرِ سلامت، نہ ہمِ ملامت 5 ز خود رنگی ہائے حیرت سلامت!  
 رہے، غالبِ خستہ، مغلوبِ گردوں 6 یہ کیا بے نیازی ہے حضرت سلامت!

وہیف ”ٹ“

(86)

[1816]

دو شمع کشتہ گل، بزمِ سامانی مٹ 1 یک شبہ آشفقہ نازِ سنبھلانی مٹ  
 ہے، ہوس، محلِ بدوشِ شوئی سالی مست 2 نقضِ نئے کے تصور میں نگہبانی مٹ  
 بازارِ ماندہ ہائے مڑگاں، ہے یک آغوشِ دواغ 3 عید، درِ حیرت سواہِ چشمِ قرہانی مٹ  
 جز غبارِ کردہ سیر، آہنگی پر وار کو؟ 4 لہلی تصویر و دوائے پر افشانی مٹ  
 سرِ نوہجِ غلغ، ہے طفرائے مجرِ اختیار 5 آرزوہا خارِ خارِ عینِ پیشانی مٹ  
 جب کہ نقشِ مدعا ہوئے نہ جز موجِ سراپ 6 دانہ حسرت میں پھر آشفقہ جولانی مٹ  
 دستِ برہم سووہ ہے، مڑگانِ خوابیدہ، آسہ 7 اے دل از کفِ داوۃِ غفلت، پشیمانی مٹ

(87)

[1816]

- 1 ناز لطف عشق یا وسع توانائی عہث  
 2 رنگ ہے سبک نمک، دھوائے مینائی عہث  
 3 ناخن دھل مز زباں، یک قلم ہے نقب زن  
 4 پاسبانی طلسم سمج تہائی عہث  
 5 محفل بیادہ فرصت ہے بردوشی حباب  
 6 دھوی دریا کشی و نظر بیانی عہث  
 7 جان عاشق حامل صد غلبہ تاثیر ہے  
 8 دل کو، اسے پیداو غر، تعلیم خدائی عہث  
 9 یک نگاہ گرم ہے، چوں شمع، سرتاپا گداز  
 10 بہر از خود رفتگاں، رنج خود آرائی عہث  
 11 قیس ہر گاہ شہر سے شرمندہ ہو کر سوئے دشت  
 12 بن گیا تقلید سے میری، یہ سودائی عہث  
 13 اسے آسد، بچا ہے ناز سجدہ عرض نیاز  
 14 عالم تسلیم میں یہ دھوا آرائی عہث

ردیف ”ج“

(88)

[1816]

- 1 معزولی تیش ہوئی افراط انتظار  
 2 چشم کشودہ، حلقہ بیرون در ہے آج  
 3 حیرت فروشی صد گمرانی ہے، اضطراب  
 4 ہر دشت چاک جیب کا، تار نظر ہے آج  
 5 ہوں داغ نیرنگی شام وصال یار  
 6 نور چراغ بزم سے جوش سحر ہے آج  
 7 کرتی ہے عاجزی سطر سو قلعہ تمام  
 8 حیرت تنک میں غبار شر ہے آج  
 9 تاج بے ہے منزل مقصد رسیدنی  
 10 دور چراغ خان، غبار سفر ہے آج  
 11 دور بوقناد، چمن فکر ہے آسد  
 12 مرغ خیال، بلبل بے بال و پر ہے آج

(89)

[1816]

- 1 دگر چہ جسم و جاں نے از فغانِ عدم  
 2 خرد ہستی نکلا ہے برنگ احتیاج

(90)

[1816]

- جہنم ہر دم سے ہے گل کے لب کو اشتہاج 1 حُبِ شبنم سے صبا ہر صبح کرتی ہے طہاج  
 شاعر گل جنین میں ہے، گہوارہ آسا، ہر نفس 2 طفلِ شوق غنچہ گل، ہلکے، ہے وحشی مزاج  
 سیرِ ملکِ حسن کر، میخانہ ہا نذرِ خمار 3 چشمِ مست یار سے، ہے گردنِ مینا پہ باج  
 گریہ ہائے بیدلاں، گنجِ شرورِ آستین 4 قہرمانِ عشق میں، حسرت سے لیتے ہیں خراج  
 ہے سوا چشمِ قربانی میں یک عالمِ مقیم 5 حسرتِ فرصت جہاں دیتی ہے حیرت کو رواج  
 اے اسد، ہے مستعدِ شاد گیسو شدن 6 مگر، مڑگاں بخود بالیدنی رکنا ہے آج

ردیف "ج"

(91)

[1816]

- بیدل، نہ ناز و دشت جہپ دریدہ کھینچ 1 جوں بولے غنچہ، یک نفس آرمیدہ کھینچ  
 یک مشبثوں ہے، پر تو خود سے تمام دشت 2 دردِ طلب پہ آبلہ نادیدہ کھینچ  
 جھپٹکی، ہے حامل طومارِ انتظار 3 پائے نظر بدامنِ شوقِ دریدہ کھینچ  
 برقی بہار سے ہوں میں پا درختا ہنوز 4 اے خارِ دشت، دامنِ شوقِ رمیدہ کھینچ  
 بنو در بلخچہ چٹک جہرت ہے، چشمِ صید 5 یک دارغِ حسرتِ نفسِ ناکشیدہ کھینچ  
 بزمِ نظر ہیں بیچہ طاموسِ غلوٹاں 6 فرشِ طرب پہ گمشاں ناآفریدہ کھینچ  
 دریا بساطِ دعوتِ سیلاب ہے، اسد 7 ساغرِ پارگاہِ دماغِ رسیدہ کھینچ

(92)

[1821]

- نہ کہہ کہ طاقت رسائی وصال نہیں 1 اگر بھی عرقِ غنہ ہے، مگر کھینچ  
جنونِ آئینہ، مشتاقِ یکِ تماشا ہے 2 ہمارے منے پہ بالِ پری سے مسر کھینچ  
خوارِ مشقِ ساقی اگر بھی ہے، اسد 3 دلِ گداختہ کے میکدے میں ساغر کھینچ

(93)

[1816]

- قلعِ سفر ہستی و آرامِ نا چھ 1 رفتار نہیں بیشتر از لغزش پا چھ  
حیرت ہمہ اسرار، پہ مجبورِ شوشی 2 ہستی نہیں جز ہمتِ بجانِ وفا چھ  
تھالِ گدا از آئینہ، ہے عبرتِ بیش 3 نظارہِ تحیر، ہنستانِ بھا چھ  
گلزارِ میدان، شہرستانِ رمیدن 4 فرصتِ تیش، و عوصلہ نشوونا چھ  
آہنگِ عدمِ نالہ پہ کساہِ گرد ہے 5 ہستی میں نہیں شوشی ایجادِ صدا چھ  
کس بات پہ مفرور ہے، اے بگڑتنا؟ 6 سامانِ دعا وحشت و تاخیرِ دعا چھ  
آہنگِ اسد میں نہیں جز غمہِ بیدل 7 ”حالم ہمہ افسانہ ما دارو، و ما چھ

”دیف“ ح

(94)

[1816]

- دوبی عشقِ تباہ سے ہنگامِ گلِ دمج 1 ہیں رقیبانہ ہم دست و گریباں گلِ دمج  
ساقِ گھرنگ ہے، اور آئینہ زانو سے 2 جامہ زنبوں کے سدا ہیں سبزِ داناں گلِ دمج  
وصلِ آئینہ رخاں، ہم نفسِ یکِ دیگر 3 ہیں دعاوائے محرکات سے خواہاں گلِ دمج  
آئینہ خانہ ہے صحنِ ہنستانِ یکسر 4 بسکہ ہیں بیخود و دارفتہ و حیراں گلِ دمج  
زندگانی نہیں بیش از نفسِ چند، اسد 5 غلغلتِ آرامی یا راں پہ ہیں شخصیاں گلِ دمج

## ردیف "د"

(95)

[1821]

- تھی نگہ میری نہا تھا نہ دل کی نقاب 1 بے خطر جیتے ہیں ارباب ریا میرے بعد  
تھا میں گھسے احباب کی بندش کی گیارہ 2 متفرق ہوئے میرے رہتا میرے بعد

(96)

[1816]

- تو پست فطرت اور خیال ہا بلند 1 اے طفلِ خودِ معاملہ، قد سے عصا، بلند  
درا ہے، جز آمد و رفتِ نفس نہیں 2 ہے کوچہ ہائے لے میں گیارہ صد، بلند  
رکتا ہے انتظار تماشا ئے حسن دوست 3 مڑگان بازار ماندہ سے، وسیع دعا، بلند  
موقوف کیجئے یہ تکلف نگاریاں 4 ہوتا ہے، ورنہ قطعے رکبِ حنا بلند  
قربانِ اوجِ ریزی چشمِ حیا پرست 5 یک آسماں ہے، مرجہ پہنچ پایہ بلند  
ہے، دلیری، کستگرِ ایجاد یک نگاہ 6 کار بہانہ جوئی چشمِ حیا، بلند  
ہالیدگی نیازِ قد جانفزا، اسد 7 در ہر نفس ہند، نفس ہے، قبا، بلند

(97)

[1816]

- حسرت دست گرد پائے حمل تا چند؟ 1 رگ گردن، نعل چاہتے بے نعل تا چند؟  
ہے گھم سچ تلخ پریشاں، کاکل 2 موئے ہاتھ ریزہ سنبل تا چند؟  
کو کب بخت، بجز روزِ ناپے دو نہیں 3 عینک چشم جنوں، حلقہ کاکل تا چند؟  
چشم بے غولِ دل، دل جی از جوشِ نگاہ 4 بزباں عرضِ فسون، ہوئی گل تا چند؟

- ہزم داغ طرب، دباغ کھاد پر رنگ 5 شمع دگل تا کے؟ وہودانہ دبلبل تا چند؟  
 تالہ دام ہوس، و درد اسیری مظلوم 6 شرح پر خود غلطیہائے قہل تا چند؟  
 جوہر آئینہ، فکر خن موئے دباغ 7 عرض حسرت، پس زانوئے قہل تا چند؟  
 سادگی، ہے عدم قدرت ایسا و غنا 8 ناکی، آئینہ ناز توکل تا چند؟  
 اسد خست، گرفتار دو عالم اوہام 9 مشکل آساں کن یک غلق، تغافل تا چند؟

(98)

[1816]

- ہکام دل کریں کس طرح گمراہاں، لریا؟ 1 ہوئی ہے، لغزش پا لکھب زباں، فریادا  
 کمال بندگی گل ہے رہیں آزادی 2 ز وسیع مشب پر و خار آسماں فریادا  
 نوازش نفس آسما کہاں؟ درد 3 برکب نے ہے نہاں درد ہر استخوان فریادا  
 تغافل، آئینہ وار غموشی دل ہے 4 ہوئی ہے محو بتقریب امتحاں فریادا  
 ہلاک بھجری، غمزدہ وجود و عدم 5 جہاں دہلی جہاں سے، جہاں جہاں فریادا  
 جواب سنگد لیہائے دشمنان، ہمت 6 ز دست شیشہ و لیہائے دوستاں فریادا  
 ہزار آفت و یک جان بے نوائے اسد 7 خدا کے واسطے، اسے شاہ یکساں فریادا

(99)

[1816]

- بلکہ وہ پاکویاں در پردہ وحشت ہیں یاد 1 ہے خلاف و فوج غرید، ہر یک گرد ہار  
 طرف مزدنی ہے صرف جنگ جرمیہائے یار 2 ہے سر صمراغ صاف قبا، بھجر، مستزاد  
 ہاتھ آیا رزم حلی یاد سا پہلو فطیس 3 کیل نہاں سے آج کلن بے کسی کی صبح شلا؟  
 کیجئے آہوئے نقن کو خطر صمراغے طلب 4 ملک ہے سنہلطان زلف میں، گرد و سواد  
 ہم نے سوزیم جگر پر بھی نہاں پیدا نہ کی 5 گل ہوا ایک زخم سینہ پر خواہاں داد



بلکہ ہیں درپردہ معروف سہ کاری تمام 6 آستر ہے غزل زہاد کا، صوفیہ ماد  
تجہ کف، کف بلب آتا ہے قائل اس طرف 7 مژدہ بان لے آرزوئے مرگ غالب، مژدہ باد

ودیف ”د“

(100)

[1816]

عط نوخیز، نیلی چشم زخم صافی عارض 1 لیا آکھنے نے حرز پر طوطی بچک، آخر  
ہلال آساقبی رہ، مگر کشادہ نئے دل چاہے 2 ہوا، سہ کثرت سرمایہ اندوڑی سے تنگ، آخر  
تڑپ کر مر گیا وہ صید بال افشاں کہ مضطر تھا 3 ہوا تا سور چشم تعزیت، زخم خدنگ، آخر  
لکھی یادوں کی بدستی نے بھگنے کی پامالی 4 ہوئی قلعہ فشاں نئے ہارا لپ سنگ، آخر  
اسد، بھری میں بھی آہنگ شوق پار کا نم ہے 5 نہیں ہے نئے سے خالی غید نئے چنگ، آخر

(101)

[1816]

دیا یادوں نے بیہوشی میں درماں کا فریب آخر 1 ہوا، بکتے سے، میں آئینہ دسٹ طیب، آخر  
رگ گل، چادہ تاریک سے حد موافق ہے 2 ملیں گے منزل الفت میں ہم اور مندلیب آخر  
غروہ مضطرب، وقت نزع ٹوٹا ہوا قرار سے 3 نیاز پر فشاں ہو گیا صبر و کلیب، آخر  
اسد کی طرح میری بھی، بغیر از صبح رخساروں 4 ہوئی شام جوں، اسے دل حسرت نصیب آخر

(102)

[1812]

نیاز عشق، فرس سوز اسباب ہوں بھتر 1 جو، ہو جاوے ٹکر برقی مشعل خار و خس بھتر

(103)

[1816]

- بسکہ مائل ہے وہ رنکب ماہتاب آئینے پر 1 ہے نفس، تار شعاع آفتاب، آئینے پر  
 بازگشت چادہ بنائے رو حیرت کہاں؟ 2 غلاں، خوش ہلن کر چمڑ کے ہیں آب آئینے پر  
 بدگماں کرتی ہے عاشق کو خود آرائی تری 3 بیدلوں کو ہے برات، اضطراب آئینے پر  
 تاز خود بینی کے باعث، مجرم صد بیگناہ 4 جوہر شمشیر کو ہے بیچ، تاب آئینے پر  
 مدی، میری صفائے دل سے ہوتا ہے نفل 5 ہے تماشاء، زشت رویوں کا عتاب آئینے پر  
 سب اکندر بنے بحر نکاوہ نگر خاں 6 گر کرے ہوں امر، نئی بو تراب آئینے پر  
 دل کو توڑا جوشِ بچا بی سے، عتاب کیا کیا؟ 7 رکھ دیا پہلو بوقتِ اضطراب آئینے پر

(104)

[1816]

- تا تو انی نے نہ چھوڑا بسکہ پیش از عکس جسم 1 مفت دا گسرونی ہے، فرشِ خواب آئینے پر

(105)

[1821]

- دل خرمیں جگر بے سبر، و نہیں عشق مستغنی 1 الہی یک قیامت خاں آٹوئے بدخشاں پر

(106)

[1816]

- نسوان یکدی ہے لذت بیداد دشمن پر 1 کہہ بد بخت، چل پہا، ہل فشاں ہے نرمن پر  
 تکلف، خار خار التماسِ دقراقاری ہے 2 کہ درشتہ باعد حیا ہے، ہیر من انگشت سوزن پر  
 یہ کیا وحشت ہے؟ اے دلہانے پیش از مرگ 3 رکھی کھا بنائے خانہ زنجیر شیون پر

(107)

[1816]

- 1 دل، در گداز نالہ، نگہ آبیار تر  
 2 کافل ہرم ناز، دل از دلم در گداز  
 3 ہے کسوت عروج قفا، کمال حسن  
 4 سہ خرام، کاوش ایجاد جلوہ ہے  
 5 ہر گردبان، حلقہ فتراک بنودی  
 6 اے چرخ، خاک بر سر تعمیر کائنات  
 7 سمجھا ہوا ہوں عشق میں نقصاں کو فائدہ  
 8 آئینہ داغِ حیرت، و حیرتِ دلچاس

(108)

[1816]

- 1 دغاں کا خیال، چشم تر، کر  
 2 آتی نہیں نیند، اے شبِ تار  
 3 اے دل، بخیالِ عارضِ یار  
 4 ہر چند امید دور تر ہو  
 5 میں آپ سے جا چکا ہوں، اب بھی  
 6 افسانہ اسدِ بایں درازی

(109)

[1816]

- 1 شیشہ آتشیں، رخِ پرنور  
 2 بلکہ ہوں بعد مرگ بھی مگراں  
 3 عرق از خط چکیدہ، روغنِ مور  
 4 مردک سے ہے خیالِ بر لبِ گور

- بار لائی ہے دانہ ہائے سر شک 3 مڑو، ہے ریشہ ریز انگور  
 ظلم کرنا گدائے عاشق پر 4 نہیں شاہانِ حسن کا دستور  
 دوستو، مجھ ستم رسیدہ سے 5 دشمنی ہے، وصال کا مذکور  
 زندگانی پہ اتحادِ غلط 6 ہے کہاں قیصر اور کہاں فقیر؟  
 کیجئے، جوں احک، اور فقرہ زنی 7 اے آسم، ہے هنوز ولی دور

(110)

[1860]

- خدا سے میں بھی چاہوں از رو مہر 1 فروغ میرزا حاتم علی مہر  
 ردیف ”ذ“

(111)

[1821]

- قرب صلیب ایجاد کا تماشا دیکھ 1 نگاہ کس فروش و خیال آئینہ ساز  
 هنوز، اے اثر دیدہ، تک رسوائی 2 نگاہ فتنہ خرام، و در دو عالم باز  
 ز بس کہ جلوۂ سیاد حیرت آرا ہے 3 آزی ہے صفحہ خاطر سے صورت پرداز  
 جھوم فکر سے دل مثل موج لرزاں ہے 4 کہ شیشہ نازک، دھوپا ہے آئینہ گداز  
 آسم سے ترک وفا کا گماں وہ معنی ہے 5 کہ کھینچے پر طائر سے صورت پرداز

(112)

[1816]

- کو بیابانِ تمنا و کجا جملانِ مجر؟ 1 آجے پاکے، ہیں یاں رفتار کو دھماںِ مجر  
 ہو قبولِ کم نکاحی، تھم اہل نیاز 2 اسل ولس جانِ بزمِ مدین ولسِ ایمانِ مجر

- بوسے پا، انتخاب بدگمانیائے حسن 3 یاں بھوم بجز سے تاجسد ہے جولانی بجز  
 حسن کو فنجوں سے ہے پوشیدہ و شمیمائے ناز 4 عشق نے ناک کی ہے ہر یک خلد سے مڑگان بجز  
 اضطراب نارسائی، مایہ شرمندگی 5 ہے عرق ریزی فحلت، جوشش طوقانی بجز  
 وہ جہاں مسند نصیبین ہارگاؤ ناز ہو 6 قاصد خواباں، ہو عراب نیازستان بجز  
 بسکہ بے پایاں ہے صحرائے محبت اے اسد 7 گردباد اس راہ کا، ہے عقدہ بیان بجز

(113)

[1816]

- میں ہوں سراپ یک پیش آموختن ہنوز 1 زخم جگر ہے کھنڈ لب دوختن ہنوز  
 اے شعلہ فرستے کہ سودائے دل سے ہوں 2 رکشہ سپند صد جگر اندوختن ہنوز  
 فانوس شمع ہے کفن کشکان شوق 3 در پردہ ہے معاملہ سوختن ہنوز  
 مجنوں، فسوں شعلہ خراں فسانہ ہے 4 ہے شمع جادو، داغ بغیردختن ہنوز  
 کو یک شرر؟ کہ ساز چغاں کروں، اسد 5 بزم طرب ہے پردگی سوختن ہنوز

(114)

[1816]

- داغ الحفال ہے دیوانہ کہسار ہنوز 1 خلوت سنگ میں ہے مالہ طلبکار ہنوز  
 خانہ ہے، نیل سے، شوکرود ویدار ہنوز 2 دور میں در زدہ ہے دختہ دیوار ہنوز  
 آئی یک عمر سے معذور تھا سازگس 3 چشم شبم میں نہ لونا مڑا خار ہنوز  
 کیوں ہوا تھا طرفہ آبلہ پا، یارب؟ 4 جادو، ہے عاشقان پنجش طوار ہنوز  
 ہوں شمشیں چمن حسرت دیدار، اسد 5 مڑہ ہے شانہ کش طرہ گفتار ہنوز

(115)

[1816]

- بیگانہ وفا ہے ہوائے چمن ہنوز 1 وہ سبزہ سگ پر نہ آگا، کوہکن ہنوز  
 یارب، یہ درد مند ہے کس کی نگاہ کا؟ 2 ہے ربط مشک و داغ سواہ حقن ہنوز  
 جوں جادہ، سر بکوائے تمنائے بیدلی 3 زنجیر پا ہے رشتہ حب الوطن ہنوز  
 میں دور گردِ قرب بساطِ نگاہ تھا 4 حیردن دل نہ تھی تجلّٰں انجمن ہنوز  
 تھا مجھ کو خار خار جنوں وفا، اسد 5 سوزن میں تھا تھنید گلِ حیرمن ہنوز

(116)

[1816]

- حسنِ خود آرا کو ہے معنی تغافل ہنوز 1 ہے کتب مشاطہ میں آئینہ گل ہنوز  
 سادگی یک خیالی، شوقی صدرِ رنگ نقش 2 حیرت آئینہ ہے جہبِ نائل ہنوز  
 سادہ و پُر کارتر، غافل و ہشیارتر 3 مانگے ہے شمشاد سے شاخِ سنبل ہنوز  
 ساقی و تعلیمِ رنج، محفل و تھکس گراں 4 سبلی استاد ہے ساغر بے غل ہنوز  
 غفلت ہوس درِ نظر، لیک حیا بکھر 5 شاخِ گلِ نذر ہے، نالہ بلبل، ہنوز  
 دل کی صدمے ٹھکست سہِ طرب ہے اسد 6 ہیضہ بے بارہ سے چاہے ہے قتل ہنوز

(117)

[1816]

- چاکِ گریباں کو ہے ربطِ نائل ہنوز 1 خشنے میں دلشک ہے، حوصلہ گل ہنوز  
 دل میں ہے سوائے زلفِ سب تغافل ہنوز 2 ہے مڑا خواباکِ ربوہ سنبل ہنوز

پردش نالہ ہے دھبہ پرداز سے 3 ہے جو بال پری بیچے بلبل بنوز  
 عشق کینکا درد، دھبہ دل دور گرد 4 دام جو سبزہ ہے، حلقہ کاگل بنوز  
 لذت تقریب عشق، پردگی کوثر دل 5 جوہر انسانہ ہے عرض قہل بنوز  
 آئینہ امتحان، نذر قہاقل، اسد 6 شش بہت اسباب ہے دہم توکل بنوز

(118)

[1816]

نہ بندھا تھا بدم نقش دل مور بنوز 1 تب سے ہے یاں دہن یار کا مذکور بنوز  
 سبزہ ہے لوک زبان دہن گور بنوز 2 حسرت عرض قہنا میں ہوں رنجور بنوز  
 صد چلی کدہ ہے صراف جبین غربت 3 بیزہن میں ہے غبار شر طور بنوز  
 زخم دل میں ہے نہاں فحشہ پیکان نگار 4 جلوہ بارغ ہے در پردہ تاسور بنوز  
 پا، پر از آبلہ راہ طلب نے میں ہوا 5 ہاتھ آیا نہیں یک دانہ انگور بنوز  
 گل کسلے خنپے چکے لگے اور صبح ہوئی 6 سرخوش خواب ہے وہ زکس محو بنوز  
 اے اسد حیر کی مہج سہ ظاہر ہے 7 نظر آتی نہیں صبح وہ دبجور بنوز

”دیف“س

(119)

[1816]

کرتا ہے، بیاد مج رنگیں، دل مایوس 1 رنگ ز نظر رفت، حنائے سب افسوس  
 تھا خواب میں کیا جلوہ پرستار زلفنا؟ 2 ہے ہائش دل سوخکاں میں، یو طلاس  
 حیرت سے ترے جلوے کی ملائیک ہیں بیکار 3 خور، قنطرہ شبنم میں ہے، چوں شمع جلاوس  
 صدیقین صحبت افیاد غرض ہے 5 اے نامہ رساں نامہ رساں چاہئے جاسوس  
 ہے عشق اسد جسکے وصل کی منظور 6 ہوں خاک نہیں از ہے اوراک قدم یوس

(120)

[1867]

سنگین عمر کے ستر، ہوئے شمار، برس 1 بہت جیوں، تو جیوں اور تین چار برس

(121)

[1867]

ہجرتِ ملت میں ہے خاک کشنگیں محبتوں دہس 1 بچ تاب جادو، ہے نولہ کوب افسوس دہس  
 نیم رکھیائے شمعِ محفلِ خواہاں سے ہے 2 بچک مد، صرب چاک پردہ فائوس دہس  
 ہے تصور میں نہاں سرمایہ صد گستاں 3 کاسے زانو، ہے مجھ کو بیخہ طادس دہس  
 کفر ہے، غیر از دہور شوق، رہبرِ دھوڑنا 4 راہِ سحرائے حرم میں ہے، جرس، ناقوس دہس  
 یک جہاں گل، بچہ مشنِ شکستن ہے، اسد 5 غنچہ خاطر رہا اسردگی مانوس دہس

(122)

[1821]

کب فقیروں کو رسائی نہ بخور کے پاس؟ 1 تو بنے بود بیچے بھانے کی دیوار کے پاس

(123)

[1816]

حاصل دہنگی ہے عمر کوہ اور بس 1 دقتِ عرض غنچہ ہائے متعل تارفس  
 کیوں نہ طوطیِ طبیعتِ نقدِ بھرائی کرے 2 بانہ ہوتا ہے، رنگ گل، آئینہ تاجاک نفس  
 اے لاناہماں، صدائے بگلیِ فرصت سے خوں 3 ہے بھڑائے تحنیر، بزمِ قربانی، جرس  
 خیز تر ہوتا ہے خیمِ تندِ غویاں بجز سے 4 ہے رنگِ سبکِ فسانِ مٹی شعل، خار و خس  
 بختی راہِ صحت، مع دخلِ غیر ہے 5 بچ تاب جادو، ہے یاں جو ہر مٹی غنفس  
 اے اسد ہم خود اسیرِ رنگِ دیوئے بارِ ہیں 6 ظاہر، صیاورِ ناداں ہے گرفتار ہوس



## ودیف ”ش“

(124)

[1816]

- ہوئی ہے بسکہ صرف مٹن تھیں بہار، آتش 1 بانداڑ حتا، ہے روتی دسپ چنار آتش  
 شرر، ہے رنگ، بعد اظہار تاپ جلوہ تھیں 2 کرے ہے سنگ پر فرشتہ آب ہوئے کمار آتش  
 گداز موم ہے افسوس ربط بیکر آرائی 3 نکالے کب نہال شع بے غم شرار آتش  
 خیال دور، تھا سر جوش سودائے غلط فہمی 4 اگر دھکتی نہ خاکستر نشینی کا غبار، آتش  
 ہوئے پر لٹائی، برقی فرسہائے خاطر ہے 5 بہالہ فعلۂ حجاب ہے پروانہ زار، آتش  
 نہیں برق و شرر، جز وحشت و ضبط تجید نہا 6 بلا گردانیا بے پدا فرمایا ہے یار، آتش  
 دھوئیں سے آگ کے، اک لہر دیا بار ہو پیدا 7 آسہ حیدر پرستوں سے اگر ہوئے دودھ چار آتش

(125)

[1816]

- بالہیم خن ہے جلوہ گرد سواں، آتش 1 کہ ہے دور چمنان سے، ہیولائے مدلو آتش  
 اگر مضمون خاکستر کرے دیباچہ آرائی 2 نہ بانہ سے فعلۂ جوالہ غیر از گرد ہاں، آتش  
 کرے ہے لطف انداز برہنہ گوئی خراباں 3 بتقریب نگار شہائے سطر شعلہ پاں، آتش  
 دیا داغ بیکر کو آہ نے ساماں شکستن کا 4 نہد بالیدہ، غیر از جمیش دہان ہاں، آتش  
 آسہ قدرت سے حیدر کی، ہوئی ہر گہرہ تر سا کو 5 شرار سنگ بت ہے، بر بنائے اعتقاد، آتش

(126)

[1812]

- یاد آیا جو وہ کہتا کہ نہیں، وا غلط 1 کی، قصور نے بھرائے ہوں راہ، غلط

## ردیف "ع"

(127)

[1816]

شع سے ہے، بزمِ انکسبِ تجرور دین 1 قطعاً آوازِ خواہاں پر، بے ننگام سماع  
جوں پر طافس، جو ہر غنہِ معنی رنگ ہے 2 بسکہ ہے وہ قبلہ آئینہ عجب اختراع  
رہنمائی حیرت سرشتیں سبز ساقی پیکش 3 جوہر آئینہ ہے یاں، کرد میدانِ نزار  
چار سوئے دہر میں بازارِ غفلت گرم ہے 4 عقل کے قصاص سے اُٹھتا ہے خیالِ انقار  
آشیا، غالب نہیں ہیں دردِ دل کے آشنا 5 ورنہ کس کو میرے افسانے کی جب استماع؟

## ردیف "غ"

(128)

[1816]

بلبلوں کو دور سے کرتا ہے مع بارِ بارغ 1 ہے، زبانِ پاساں، خارِ سر و ہمارِ بارغ  
کون آیا جو چمنِ چنابِ استقبال ہے؟ 2 جوشِ سوچِ صبا، ہے شوقِ رفتارِ بارغ  
میں ہمہ خیرت، جنوں چنابِ دورانِ خار 3 مردمِ چشمِ تماشا، قطعاً پرکارِ بارغ  
آتشِ رنگِ رخ کو بخشنے ہے فروغ 4 ہے دلِ سر و صبا سے، گرمیِ بازارِ بارغ  
کون گل سے ضعفِ خاموشی بلبل کہہ سکے؟ 5 نئے زبانِ غنچہ کو یا، نے زبانِ خارِ بارغ  
جوشِ گل، کرتا ہے استقبالِ تحریرِ اسد 6 زیرِ معنی شعر، ہے نقشِ از پے احضارِ بارغ

(129)

[1816]

محقق، انکسبِ چشم سے دھوری ہزارِ داغ 1 دیتا ہے اور، جوں گل و شبنم، بہارِ داغ

- جوں چشم، پارامعہ ہے ہر یک بسوئے دل 2 رکھتا ہے داغ تازہ کا پاں انتظار، داغ  
 بے لالہ عارضوں مجھے گلگشت بارخ میں 3 دیتی ہے، گری مگی و بلبل، ہزار داغ  
 جوں احقاد، نامہ و خط کا ہو نمبر سے 4 یوں عاشقوں میں ہے سبب اعتبار، داغ  
 ہوتے ہیں محو جلوۂ خور سے، ستارگان 5 دیکھ اس کو دل سے مٹ گئے بے اعتبار، داغ  
 دقچ خیال جلوۂ حسن تیاں، آسہ 6 دکھائے ہے مجھے دو جہاں لالہ ذرا، داغ

### ردیف "ف"

(130)

[1816]

- نامہ بھی لکھتے ہو، تو خطِ غبار، حیف! 1 رکھتے ہو، مجھ سے اتنی کدورت، ہزار حیف  
 بیش اوقس، تیاں کے کرم نے وفا کی 2 تھا عملِ نگاہ بدوش شرار، حیف  
 خیمے میرے ہی جلانے کو، اے آشعلدین 3 گھر پر پڑا نہ غیر کے کوئی شرار، حیف  
 گل، پھر ہے کسو غفلتانی مزاج کا 4 گھبرار ہی ہے ہم خزاں سے بہار، حیف  
 ہیں میری مشبہ خاک سے اس کو کدورتیں 5 پائی جگہ بھی دل میں، تو ہو کر غبار، حیف  
 بننا، آسہ میں سرمۂ چشم رکاب یار 6 آیا نہ میری خاک پہ وہ شہسوار، حیف

(131)

[1816]

- صحی مہرباں ہے شکارِ یک طرف 1 درد آفریں ہے طبعِ الم خیر یک طرف  
 سمیٹنی ہے ایک طرف رنج کو کھن 2 خراب گراں خسرو پدین یک طرف  
 خزن بیاد دادۂ دہوی ہیں، سو ہو 3 ہم یک طرف ہیں، برقی شررِ یک طرف  
 مشبہ دل و جگر طلش غمزہ ہائے ناز 4 کاوش فردھی مڑا تیز یک طرف  
 ہر سو، بدن پہ شہر پودار ہے مجھے 5 چٹائی دل تپش انگیز یک طرف

ایک جانب، اسے آئندہ شب فرقت کا غم ہے 6 دام ہوں ہے، زلیخا دلاویز، ایک طرف

## ردیف ”ک“

(132)

[1812]

- آئے ہیں پارہ ہائے جگر درمیان اشک 1 لایا ہے لعل پیش بہا، کاروان اشک
- ظاہر کرے ہے جیش مڑگاں سے مدعا 2 مظلانہ ہاتھ کا ہے اشارہ، زبان اشک
- میں وادی طلب میں ہوا جملہ تن عرق 3 از بسکہ صرف قطرہ زنی تھا بسان اشک
- روئے نے طاقت اتنی چھوڑی کہ یک بار 4 مڑگاں کو دوں نشان، پے احتیاج اشک
- دل نصیحاں کو ہے طرب صد جہن بہار 5 بارغ بنوں تہیدن، و آب روان اشک
- سلی بنائے مستی شبنم ہے، آفتاب 6 پھوڑے نہ چشم میں، تیش دل، نشان اشک
- ہنگام انتظار قدم بتاں، آئندہ 7 ہے بر سر مژدہ نگراں، دیدبان اشک

(133)

[1824]

- دیکھنے میں ہیں گرچہ، پر ہیں بی بیٹوں باریک 1 وضع میں گوہری دوسر، تنق ہے ذوالفقار ایک
- ہم خن اور ہنر ہاں، حضرت قاسم و علیاں 2 ایک طیش کا جانشین، درد کا یادگار ایک
- نقد خن کے واسطے، ایک عیار آگہی 3 شعر کے فن کے واسطے، بایہ اعتبار ایک
- ایک دفا و مہر میں، تازگی بساط دہر 4 لطف و کرم کے باب میں، منہج مددگار ایک
- گلکدہء تلاش کو، ایک ہے رنگ، ایک بو 5 رنجنے کے قماش کو، ہود ہے ایک، تار ایک
- مملکت کمال میں، ایک ہے نامور 6 عرصہ قیل و قال میں، خسرو نامدار ایک

- گلشن اتفاق میں، اک بہار بے نثران 7 مکتدۂ وفاق میں، بادۂ بے غمار ایک  
زندۂ شوق شعر کو، ایک چراغِ انجمن 8 کلفۂ ذوق شعر کو، شمع سرِ حزار ایک  
دونوں کے دل حق آشتا، دونوں رسول پر فدا 9 ایک چپ چاریاں، عاشقِ ہشت و چار ایک  
جانِ وفا پرست کو، ایک شیمِ نو بہار 10 فرقِ سبز، مست کو، لہرِ نگر ہار ایک  
لایا ہے، کہہ کے یہ غزل شاہِ ریاستے دور 11 کر کے دل و زبان کو، غالبِ خاکسار ایک

(134)

[1821]

- تا قیامت شبِ فرقت میں گزر جائے گی عمر 1 سات دن ہم پہ بھی ہماری ہیں بحر ہونے تک

(135)

[1863]

- دلی عہد میں شاہی ہو مبارک! 1 عنایاتِ الٰہی ہو مبارک

(136)

[1821]

- اس محل، میں عیش کی لذت نہیں ملتی، اسد 1 زورِ نسبت نے سے دکھتا ہے، نصا کا نامک

ردیف ”گ“

(137)

[1816]

- اے آرزوِ صہیبِ وفا، خوں بہا نہاگ 1 جزیرِ دست و بازوئے قاتل، دغا نہاگ  
گستاخیِ وصال، ہے مشاغلِ نیاز 2 یعنی، دغا بجز غمِ زلفِ در تا نہاگ  
برہم ہے، بزمِ غنچہ، بیکِ جھنجرِ نکل 3 کا شانہ بیکہ نگ ہے، غافل، ہوا نہاگ

- عجیبی، طلسم حسن قفاخل، ہے زہبہار 4 جز پلچ چشم، نوزِ عرض دوا نماک  
 میں دور گردِ عرضِ رسومِ نیاز ہوں 5 دشمن سمجھ، دلے کجہ آشنا نماک  
 نظارہ دیکھ، دِلیٰ غومیں نفسِ دگر 6 آئینہ دیکھ، جھپک بڑک دوا نماک  
 یک بخت ادج، نذر سیکھاری آسد 7 سر پہ، د بالی سائے بالی ہا نماک

## ردیف "ل"

(138)

[1860]

بیر و مرشد، معاف کیجئے گا 1 میں نے جتنا کا کچھ نہ لکھا حال

(139)

[1816]

- گرچہ ہے یک بیڑے طاقس آسا نک دل 1 ہے چمن سراپے بالیدان صد رنگ، دل  
 بیلان سے چٹش جوں غلاش آبدِ مراب 2 ہے شررِ سوہوم، اگر رکھتا نہوے سنگ دل  
 روئے فہمید نمسک ہے بہ بند کو جی 3 عقد و ساس ہے کیسے زور پر خیالِ تنگ دل  
 ہوں ز پا افتادۂ اعدائے یادِ حسن سبز 4 کس قدرت ہے نہ فرسائے شمارِ تنگ دل  
 شوق بے پردا کے ہاتھوں مکی سازِ نادرست 5 کھینچتا ہے آج نالے، خارِ آہنگ، دل  
 اے آسد، خاموش ہے طوٹا شکرِ گفتارِ طبع 6 ظاہر رکھتا ہے آئینہ اسیرِ رنگ دل

(140)

[1816]

- ہر عضو، غم سے ہے شکن آسا نک دل 1 جوں زلفِ یار، ہوں میں سراپا نک دل  
 ہے سرفروشت میں رسمِ را نک دل 2 ہوں، جوں خطِ نک دل بہر جا نک دل  
 اسواج کی جو یہ نکلتیں آفتاب ہیں 3 ہے چشمِ انک ریز سے، دیا، نک دل

ناسازی نصیب، زورمندی غم سے ہے 4 امید نا امید، دلتنا شکستہ دل  
ہے سبک ظلم چرخ سے بھانے میں، آسد 5 صہبا نقادہ خاطر، د مینا شکستہ دل

(141)

[1816]

ہوں بوخت، انتظار آوارہ دھب خیال 1 اک سفیدی مارتی ہے دور سے، جسم غزال  
ہے نفس پروردہ، بکشن، کس ہوائے بام کا؟ 2 طوق قمری میں ہے سرہ باغ، ریحان سفال  
ہم غلط سمجھے تھے، لیکن زخم دل پر رحم کر 3 آغوش ہدے میں تو فستیقی تھی، اے صبح وصال  
کیسی افسردہ ہوں، اے ناتوانی، کیا کروں؟ 4 جلوۂ کرشید سے ہے گرم، پہلوئے ہلال  
شکوہ درد، درد و داغ، اے بیوقوف، معذور رکھ 5 خوں بہائے یک جہاں امید ہے تیرا خیال  
مرض درد بیوقائی، دھب اندیشہ ہے 6 خوں ہوا دل تا جگر، یارب، زبان شکوہ لال!  
اس جہاں مشرب پہ عاشق ہوں کہ مجھے ہے آسد 7 مال تھی کو شہار اور خون صوفی کو حلال

(142)

[1816]

بدرا ہے آئینہ طاق ہلال 1 غاللاں، نقصاں سے پیدا ہے کمال  
ہے عیاہ زلفِ مشکیں سال و ماہ 2 روز روشن، شام آں سوئے خیال  
بسکہ ہے اصلِ امید نہا، غبار 3 ہے نہال، شکوہ، ریحان سفال  
صائی رخ سے ترے ہنگام صب 4 عکس داغ م، ہوا عارض پہ خال  
نور سے حیرے ہے اس کی روشنی 5 درنہ تھا کرشید یک دسب سوال  
شور مشر اس قدر قامت کے حضور 6 سایہ آسا ہو گیا ہے پائمال  
ہو جو بلبل جبرو قلب آسد 7 غنچہ منقار گل ہو زیر ہال

(143)

[1821+]

- دیوانوں کا چارہ فروغ بہار ہے 1 ہے شاخ گل میں، منچہ غریباں، بجائے گل  
مڑکوں تک رسائی لختِ جگر کہاں؟ 2 اے وائے! مگر نگاہِ نہد آشنائے گل

(144)

[1816]

- بہرِ مرضی حالِ شبنم سے رقمِ ایجاد گل 1 نگاہِ ہر اس چمن میں لالہ مادرِ زاد گل  
مگر کرے انجام کو آقا زہی میں یاد، گل 2 غنچے سے منتظرِ بلبل وار ہو فریاد گل  
مگر بہ بزمِ بارغ کھینچے نقشِ روئے یار کو 3 شمع ساں ہو جائے قندِ خلسہ بہزاد، گل  
وسب رنگیں سے جو رخِ پردا کرے زلفِ رسا 4 شاخ گل میں، ہونہاں، چل شانہ و شمشاد گل  
سعیِ عاشق ہے فروغِ افزائے آبِ روئے کار 5 ہے شرارِ تیشہ بہرِ تربتِ فرہاد، گل  
ہے، تصور، صافی قطعِ نظر از غیرِ یار 6 لختِ دل سے لاوے ہے شمعِ خیالِ آباد، گل  
گلشنِ آباد دلِ بھروح میں ہو جائے ہے 7 غنچہ پیکانِ شاخِ ناکِ صیاد، گل  
برقِ سامانِ نظر ہے، جلوۂ دیباکِ حسن 8 شمعِ خلوتِ محفہ کیجئے، ہرچہ بادِ لبان، گل  
خاک ہے مرضی بہارِ صد نگارستان، اسد 9 حسرتیں کرتی ہے، میری خاطرِ آزاد، گل

ردیف ”م“

(145)

[1861]

- خدا کے بعد حق، اور حق کے بعد امام 1 کیا ہے مذہبِ حق، والسلام ولا اکرام

(146)

[1816]

- جس دم کہ چادہ وار ہو تارِ نفسِ حرام 1 پیکانِ زمینِ روا عمر بس حرام



- کیا دے صدا؟ کر کلفت گم کشمکاش سے، آہا 2 ہے سرمہ گرد رو، ہنگوئے جس تمام  
 ڈرتا ہوں کوچہ گردی بازار عشق سے 3 ہیں، خار راہ، جوہر تجلی صس تمام  
 اے بالِ اضطراب، کہاں تک فرسدرگی؟ 4 یک پرزدن تپش میں ہے، کارِ قفس، تمام  
 گزرا جو آشیاں کا تصور بوقت بند 5 مڑگان چشم دام ہوئے، خار و خس تمام  
 کرنے نپائے ضعف سے شور جنوں، اسد 6 اب کے بہار کا یوں ہی گذرا برس تمام

(147)

[1816]

- یاں اٹک جدا گرم ہے، اور آہ جدا گرم 1 حسرت کدہ عشق کی ہے آب و ہوا گرم  
 اُس شعلے نے ٹکٹوں کو جو گشتن میں کیا گرم 2 پھولوں کو ہوئی باد بہاری وہ ہوا گرم  
 دا کر سکے یاں کون بجز کاوش شوقی 3 جوں برق ہے چھیدگی بہرِ قبا گرم  
 گر ہے سر در پوزگی جلوۂ دیدار 4 جوں منچہ فرشید ہو، اے دست دعا، گرم  
 یہ آتشِ ہمسایہ کہن گھر نہ جلادے 5 کی ہے دلِ سناں نے مرے پہلو میں جا گرم  
 غیروں سے اُسے گرم سخن دیکھ کے، غائب 6 میں رہک سے، جوں آتشِ خاموش، رہا گرم

(148)

[1816]

- اثر کندی فریادِ تا رسا معلوم 1 غبارِ نالہ، کہیں گاؤ نڈعا معلوم  
 بقدرِ حوصلہ جلوۂ ریزی ہے 2 دگر نہ خاتہ آئینہ کی فضا معلوم  
 بہار، در گردِ غنچہ شہرِ جولاں ہے 3 طلسمِ ناز، بجز تنگیِ قبا معلوم  
 طلسمِ خاک کہیں گاؤ یک جہاں سودا 4 برگ، نکلیے آسائشِ قبا معلوم  
 تکلف، آئینہ دو جہاں خدا ہے 5 سراغِ یک گھو قہرِ آشنا معلوم  
 اسد فریادِ احتسابِ طرزِ جنا 6 دگر نہ دلیریِ وعدہ وفا معلوم

(149)

[1821]

رہتے ہیں اسردگی سے سخت پیدردان ہم 1 شعلہ ہا نذر سندر، بلکہ آتش خانہ ہم  
 حسرت عرض تنہا یاں سے کھٹنا چاہتے 2 وہ جہاں شر زبان تنگ ہیں، جوں شانہ ہم  
 کشتی عالم بلوقان تغافل دے، کہ ہیں 3 عالم آپ گداڑ جہر انسانہ ہم  
 دشت ہیر بلی بیچ دغم ہستی چوچہ 4 کتب ہالیدن ہیں، جوں سوئے سر دیوانہ ہم

(150)

[1816]

بکہ ہیں بد سبب بھکن بھکن بیکانہ ہم 1 سوئے شیشہ کو کھتے ہیں خط بیانہ ہم  
 بکہ ہر یک سوئے زلف غفل سے ہے شعلہ 2 بجز خورشید کو کبھی ہیں دسب شانہ ہم  
 ہے فردغ ماہ سے، ہر موج اک تصویر چاک 3 نیل سے فرش کتاں کرتے ہیں نادیرانہ ہم  
 مشق از زخود رنگی سے، ہیں بگوار طیال 4 آشنا تعمیر خواب سبزہ بیگانہ ہم  
 فرط بیخوابی سے، ہیں شبہائے ہر یار میں 5 جوں زبان شمع، داغ گری انسانہ ہم  
 جانتے ہیں، جوشش سودائے زلف یار میں 6 سخیل بالیدہ کو سوئے سر دیوانہ ہم  
 بکہ وہ چشم و چراغ محفل اغیار ہے 7 چکے چکے جلتے ہیں، جوں شمع طلوحات ہم  
 شام غم میں، سوز مشق آتش رخسار سے 8 پر نشان سوختن ہیں، صورت پردانہ ہم

(151)

[1816]

از انجا کہ حسرت کش یار ہیں ہم 1 رقیب تنہائے دیدار ہیں ہم  
 رسیدن، گل باغ دامانگی ہے 2 صحت محل آمائے رفتار ہیں ہم  
 نفس ہو نہ معزول شعلہ زردن 3 کہ ضیق تیش سے شرکار ہیں ہم  
 تغافل، کہیں گاہ دشت شامی 4 نگہبان دلہائے اغیار ہیں ہم

- قماشائے گلشن، قماشائے چیدن 5 بہار آفرینا، چمنگار ہیں ہم  
 نہ ذوقِ گریباں، نہ پردائے داماں 6 ننگے آسمائے گل و خار ہیں ہم  
 اسدِ فکوحہ کفر، و دعا ناسپاسی 7 جھوم قننا سے لاجپار ہیں ہم

## ”دیف“ ن

(152)

[1816]

- نہیں ہے بے سبب قطرے کی شکل کو ہر قطرے 1 گرہ ہے حسرت آجے بروئے کار آوردن  
 مہ نو سے ہے، ہر بزن دارِ عمل داؤ گول باعدھا 2 نہیں ممکن بھولاں ہائے گردوںِ دُخل پے بھولن  
 خمارِ خطبہ سے بھی نشہ انگہار پیدا ہے 3 تراوشِ شیر، انگور کی ہے مطبعتِ انفرادن  
 خراب آباد غربت میں عیش، افسوسِ ویرانی 4 گل از شاخِ دور افتادہ ہے نزدیکِ چرمردن  
 فغانِ دآہ سے حاصلِ بجزِ دردِ دوسر ہاراں 5 خوشحالائے غفلتِ آگاہاں، نفسِ مذہبین و مردن  
 صلیحہ استن زنجِ سفر سے ہو کے میں غافل 6 رہا پا مالِ حسرت ہائے فرشی بزمِ مستردن  
 اسد ہے طبعِ مجبور قننا آفرینی ہا 7 فغاں! بے اختیاری و غریب آرزو خوردن

(153)

[1816]

- جوں مردِ مک چشم میں ہوں جمع، نگاہیں 1 خواہیدہ بخیر بکندہ داغ ہیں آہیں  
 پھر حلقہ کاکل میں پڑی دید کی راہیں 2 چوں وہ فراہم ہوئیں موزن میں نگاہیں  
 پایا سر ہر ذرہ، جگر گوشہ دہشت 3 ہیں داغ سے مسموم، شقایق کی کلاہیں  
 کس دل پہ ہے عزمِ صفِ مڑگاں خود آما؟ 4 آئینے کے پایاب سے اُتری ہیں سپاہیں  
 دیہ و حرم، آئینہ بکراہ قننا 5 دامانگی شوقِ تراش ہے پناہیں

- یہ مطلع، اسد جوہر افسون سخن ہو 6 گر عرض تپاک نفس سوخت چاہیں مطلع  
 حسرت کش یک جلوہ معنی ہیں نگاہیں 7 کھینچوں ہوں نویدائے دل چشم سے آہیں

(154)

[1857]

تم سلامت رہو قیامت تک! 1 دولت و عز و جاہ، روز افزوں

(155)

[1816]

- دیکھیے مت چشم کم سے سوئے خباہت فرداں 1 جوں صدف پُر ذریں، دلتاں در جگر فرداں  
 کرم تکلیف دل رنجیدہ ہے از بسک، چراغ 2 قُرم کا فوری ہے، مہر، از بھر سرا خود گاں  
 دُشمن دل یک جہل دیں کرے گی ملے فلک 3 دشت سماں ہے، غبار خاطر آذر گاں  
 ہاتھ پر ہو ہاتھ، تو درک تا صاف ہی سہی 4 شوق صلیب زندگی ہے، اے بغفلت مرد گاں  
 خار سے گل سینہ انکار جتا ہے، اے اسد 5 برگ ریزی ہے پر افشانی ناؤک خود گاں

(156)

[1816]

- صاف ہے از بسک نکس گل سے، گلزار چمن 1 جاہنن جوہر آئینہ ہے، خار چمن  
 ہے نزاکت بسک فصل گل میں معمار چمن 2 قالب گل میں ڈھلی ہے خشب دیوار چمن  
 حیرتی آرائش کا استقبال کرتی ہے بہار 3 جوہر آئینہ، ہے یاں نقش احضار چمن  
 بسک پائی یار کی رنگیں ادائی سے گلست 4 ہے، کلاہ ناز گل، بر طاق دیوار چمن  
 دقت ہے، مگر بلبل مسکین زینچائی کرے 5 یوسف گل جلوہ فرما ہے بہ بازار چمن

دشت افزاگریہ ہامونوف فصل گل، اسد 6 چشم دیا بار ہے میر آپ سرکار چمن

(157)

[1816]

- ہوئی ہیں آب شرم کوشش بچا سے تدبیریں 1 عرق ریز تپش ہیں موج کے مانند زنجیریں  
خیال سادہ گہائے تصور، نقض حیرت ہے 2 پر عقاب رنگ رنڈ سے کھینچی ہیں تصویریں  
ز بس ہر شیخ یاں آئینہ حیرت پرستی ہے 3 کرے ہیں غنچہ منقار طوطی نقش گل گیریں  
سچہ آہنگی ہستی، دسویں عالم فرسائی 4 غبار آلودہ ہیں، جوں دودھ کش، تقریریں  
ہجوم سادہ لونی، پندہ گوئی حریفان ہے 5 وگرد خواب کی، مضر ہیں انسانے میں تعبیریں  
بتان شورش کی تنہا بے بعد از قتل کی حیرت 6 بیاض دیدہ، غنچہ پر کھینچے ہے تصویریں  
اسد، طرز مردیج اضطراب دل کو کیا کہئے 7 سمجھتا ہوں تپش کو الفت قاتل کی تاثیریں

(158)

[1833]

- اس قدر ضبط کہاں ہے کبھی آ بھی نہ سکوں 1 ستم اتنا تو نہ کیجئے کہ اٹھا بھی نہ سکوں  
گل گئی آگ اگر گھر کو، تو اندیشہ کیا 2 قطعہ دل تو نہیں ہے کہ بجھا بھی نہ سکوں  
تم نہ آؤ گے، تو مرنے کی ہیں سوتدبیریں 3 موت کچھ تم تو نہیں ہو کہ بلا بھی نہ سکوں  
جس کے بلوائے ہٹ جائے گا سب مل کا گلہ 4 کیا تصور ہے تمہارا کہ مٹا بھی نہ سکوں

(159)

[1816]

- سازش سلج تان میں ہے نہاں، چکیدن 1 نفوذ چنگ، ہیں جوں حیر و کماں نمیدن  
بلکہ شرمندہ بوائے خوشی گمردیاں ہے 2 کھبت گل کو ہے شہنشاہ نفس و زودین  
بے فردوغ فرخ افروز خدوہاں سے 3 قطعہ شمع، پر افشاں بخود لرزدین  
گھٹن دھم کھلاتا ہے جگر میں، چپکال 4 گرہ غنچہ ہے، سامان چمن بالیدن

تجن دہر میں ہوں سبزۂ یگانہ، اسد 5 وائے الے بخود وی وحبیب آرامیدین

(160)

[1816]

- |                                     |   |  |
|-------------------------------------|---|--|
| خوش دشنے کے عرض جنون فنا کروں       | 1 | جوں گرد راہ، ہلے ہستی قبا کروں         |
| گر بعد مرگ دشتِ دل کا گلا کروں      | 2 | موجِ غبار سے پر یک دشتِ وا کروں        |
| آ، اے بہارِ ناز، کہ تیرے خرام سے    | 3 | دستارِ گردِ شاہِ گلِ نقشِ پا کروں      |
| خوش اوفادگی! کہ بھڑائے انتظار       | 4 | جوں جاوہ، گردِ رز سے نگہِ سرمہ سا کروں |
| میر اور یہ ادا کہ دل آوے اسیرِ چاک  | 5 | درد اور یہ کہیں کہ رچ نالہ وا کروں     |
| وہ بیدارِ بختِ اقبال ہوں کہ میں     | 6 | دشتِ بدایِ سایہِ بالِ ہما کروں         |
| وہ اتماسِ لذتِ بیدار ہوں کہ میں     | 7 | مخفی ستم کو پشتِ خمِ التجا کروں        |
| وہ رازِ نالہ ہوں کہ بشرحِ نگاہِ عجز | 8 | افشاں، غبارِ سرمہ سے، فردِ صدا کروں    |

(161)

[1821+]

- |                         |   |                          |
|-------------------------|---|--------------------------|
| فلکِ سفلہ بے محابا ہے   | 1 | اس شکر کو انفعال کہاں؟   |
| بوسے میں وہ مضائقہ نگرے | 2 | پر مجھے طاقبِ سوال کہاں؟ |

(162)

[1851]

- |                          |   |                               |
|--------------------------|---|-------------------------------|
| درم و دام اپنے پاس کہاں؟ | 1 | تخیل کے کھونسلے میں ماں کہاں؟ |
|--------------------------|---|-------------------------------|

(163)

[1812]

- آئسو کہوں کہ آہ، سوار ہوا کہوں؟ 1 ایسا عیاں گسیختہ آیا کہ کیا کہوں!
- اقبال کلفجہ دل، بعد دعا رسا 2 اختر کو داغِ سایہ ہال ہا کہوں
- مضمون وصل ہاتھ نہ آیا، مگر اُسے 3 اب طائر پریدہ رنک حنا کہوں
- دزدیدن دل ستم آمادہ ہے حال 4 مڑگاں کہوں کہ جوہر تجھ قضا کہوں
- طرزِ آفرین کھنکھ سرئی طبع ہے 5 آئینہ خیال کو طولی نما کہوں
- غائب ہے درجہ فہم تصور سے کچھ پرے 6 ہے عجز بندگی، کہ قلی کو خدا کہوں

(164)

[1821+]

- اپنا احوال دل زار کہوں یا نکھوں؟ 1 ہے حیا مانعِ اظہار، کہوں یا نکھوں؟
- نہیں کرنے کا، میں تقریرِ ادب سے باہر 2 میں بھی ہوں محرمِ سرور، کہوں یا نکھوں؟
- شکر سمجھو اسے، یا کوئی شکایت سمجھو 3 اپنی ہستی سے ہوں بیزار، کہوں یا نکھوں؟
- اپنے دل ہی سے، میں احوال گرفتاری دل 4 جب نہ پاؤں کوئی مضمون، کہوں یا نکھوں؟
- دل کے ہاتھوں سے، کہ ہے دشمنِ جانی میرا 5 ہوں اک آفت میں گرفتار، کہوں یا نکھوں؟
- میں تو دیوانہ ہوں، اور ایک جہاں ہے فساد 6 کوشش ہیں در پس دیوار، کہوں یا نکھوں؟
- آپ سے وہ مرا احوال نہ پوچھے تو، اسد 7 حسبِ حال اپنے پھر اشعار کہوں یا نکھوں؟

(165)

[1816]

- خداں جانہ دیا بدن ہے خطِ جام نے نوشاں 1 دگر نہ منزلِ حیرت سے کیا واقف ہیں مہوشاں؟
- نہیں ہے، ضبط، جز مشاغلِ کیمائے غمِ آردائی 2 کہ نیلِ سرمدِ جسمِ داغ میں ہے، آہِ خاموشاں
- ہر ہنگام تصورِ ساغرِ زانو سے چٹا ہوں 3 نے کیفیتِ طیارہ ہائے صبحِ آغوشاں
- نشانِ روشنی دل نہاں ہے حیرہ بختوں کا 4 نہیں محسوس، دردِ مشعلِ بزمِ سیاہِ پوشاں

پریشانی، آسہ و پرہہ ہے سامانِ جمعیت 5 کہ ہے آبادی صحرا، ہجوم خانہ بردشاں

(166)

[1862]

میں بھولا نہیں تجھ کو، اے میری جاں 1 کروں کیا؟ کہ یاں، مگر رہے ہیں مکاں

(167)

[1816]

سرکشِ خطیر قہرِ قلعہ زنِ مژگیں سے جلنے میں 1 رہے یاں، شوقی رفتار سے، پا آستانے میں  
ہجومِ مژدہ دیدار، و پردازِ تماشا ہا 2 کل اقبالِ شمس ہے، چشمِ بلبل، آشیانے میں  
ہوئی یہ بیخودی چشمِ دہاں کو حیرے جلوے سے 3 کہ طوطیِ قفلِ رنگِ آلودہ ہے آئینہ خانے میں  
ترے کوہے میں ہے، مشاطہ و مامعہ کی، قاصد 4 پر پردازِ لعلِ ناز ہے ہمد کے شانے میں  
کا معزولی آئینہ؟ کو ترکِ خود آرائی؟ 5 نمداپ چلے سادہ کاناں بہانے میں  
تھکم غمزہ امدے نہ نو حیرت ایما ہے 6 کہ یاں گم کر جینیاں مجھ پر سنا آستانے میں

(168)

[1816]

فروں کی دھتوں نے حبسِ قافلِ نذوقِ کشتن میں 1 ہوئے ہیں، بخیر ہائے زخم جو ہر صلی دشمن میں  
تماشا کروئی ہے لعلِ زخمِ انتھار، اے دل 2 سوا و داغِ مرہم، مروتک ہے چشمِ سوزن میں  
دل و دین و غرور، تاراجِ نازِ جلوہ بیزائی 3 ہوا ہے، جمیر آئینہ، نعلِ مورِ خرمن میں

(169)

[1816]

مرگِ شیریں ہوئی تھی کوہکن کی فکر میں 1 تھا، حربہِ سنگ سے، قطعِ کفن کی فکر میں  
فرست یک چشمِ حیرت، شش جہتِ انوش ہے 2 ہوں، سپند آسا، و داغِ انجمن کی فکر میں



وہ غریب وحشت آباد تھی ہوں، جسے 3 کو چوڑے ہے زخمِ دل صبحِ وطن کی فکر میں  
 سایہ گلِ داغ، و جوشِ کھیت گلِ سوچِ دور 4 رنگ کی گرمی ہے تاراجِ چمن کی فکر میں  
 قالِ ہستی، خارِ خارِ وحشتِ اندیشہ ہے 5 شوخِ سوزن ہے سماںِ بحرِ بن کی فکر میں  
 غفلتِ دیوانہ جزِ قہرِ آگاہی نہیں 6 مغرور، خواب پریشاں ہے سخن کی فکر میں  
 مجھ میں ہر محفل میں وحشتِ سزا دلا ہے سزا 7 برگِ برگِ بید ہے ناخنِ زدن کی فکر میں

(170)

[1816]

اے نوا سازِ تماشا، سر بکفِ جہاں ہوں میں 1 یک طرفِ جہاں چل رہی یک طرفِ جہاں ہوں میں  
 شمعِ ہوں، لیکن پاؤں در رفتِ خارِ جستجو 2 دعا گم کردہ، ہر سو ہر طرفِ جہاں ہوں میں  
 ہے، نسائیِ وسیعِ افسوس، آتشِ انگیزِ تپش 3 بے تکلفِ آپ پیدا کر کے تپ جہاں ہوں میں  
 ہے تماشا گاہِ سوزِ ناز، ہر یکِ عضوِ تن 4 چوں چراغانِ وفا، صدفِ صدفِ جہاں ہوں میں  
 شمعِ ہوں تو بزم میں جا پاؤں غالب کی طرح 5 بے محل، اے مجلسِ آرائے نجف، جہاں ہوں میں

(171)

[1866]

دور پر امیرِ کتبِ ملی خاں کے ہوں معلم 1 شاید گدائی ہر دور نہیں ہوں میں  
 بوڑھا ہوا ہوں، قابلِ خدمت نہیں، اسد 2 خیراتِ خواہ بخش ہوں، تو کر نہیں ہوں میں

(172)

[1821]

کیا ضعف میں اُمید کو دلتکِ نکالوں؟ 1 میں خارِ ہوں، آتش میں چھوں، رنگِ نکالوں  
 نے کوچہٴ رسوائی و دُحجیرِ پریشاں 2 کس پردے میں فریاد کی آہنگِ نکالوں؟  
 یک نشوونما جا نہیں جولاں ہوں کہ 3 ہر چند بھداورِ دلِ بھکِ نکالوں

- گر جلوئے کرشید خریدار وفا ہو 4 جوں دازہ، صد آئینہ بزرگ نکالوں  
افسردہ چمکیں ہے، نفس گرمی احباب 5 پھر شیشے سے عطر شرر سنگ نکالوں  
ضعف، آئینہ پروازی دستِ دگراں ہے 6 تصویر کے پردے میں مگر رنگ نکالوں  
ہے غیرت الفت کہ، اسد اس کی ادا پر 7 گر دیدہ و دل صلح کریں، جنگ نکالوں

(173)

[1821]

- طاقتِ صفا، داغ کے گر رنگ نکالوں 1 یک فردِ نپ بندہ نیرنگ نکالوں  
کو چیزی رفتار؟ کہ صحرا سے زمیں کو 2 چوں قمری نسل، تپش آہنگ نکالوں  
دامانِ شفق، طرفِ نقاب میرہ نو ہے 3 ناخن کو جگر کاوی میں ہر رنگ نکالوں  
کھلیجِ دیگر ہے، بشارِ دلی خویش 4 یک غنچہ سے صد غم سے مگر رنگ نکالوں  
بیانِ وسعت کدۂ شوق ہوں، اے رشک 5 محفل سے مکر شمع کو دلچسپ نکالوں  
گر ہو بلند شوق مری خاک کو وحشت 6 صحرا کو بھی گھر سے کئی فرسنگ نکالوں  
فریادِ اسد غفلتِ رسولی دل سے 7 کس پردے میں فریاد کی آہنگ نکالوں؟

(174)

[1816]

- میکھی کو نہ سمجھ بے حاصل 1 بادہ، غالب، عرق بید نہیں

(175)

[1816]

- خاہرا سرِ بختِ اداگاں گمرا نہیں 1 درد کیا حسرت کشِ دامن یہ نقشِ پانہیں  
آنکھیں چھرائی ہیں، نامحسوس ہے تارنگاہ 2 بے زمیں از بسکہ سنگیں، جاوہ بھی پیدا نہیں

- ہو چکے ہم چارہ سال صد ہا قطع، اور پھر هنوز 3 نہایت یک بجز من، چوں دامن صحرا نہیں  
 ہو سکے ہے پردہ جو شیدان خون جگر 4 اٹک، بعد ضبط، غیر از پندہ مینا نہیں  
 ہو سکے کب کلفیت دل، مانع سلان اٹک؟ 5 گردِ ساحل، سب راہ جو شش دریا نہیں  
 ہے طلسم دہر میں، صد حشر پا دوشِ عمل 6 آگہی غافل، کہ ایک امروز بے فردا نہیں  
 بھل اس صغی دو دقتی کا نہیں پختا، اسد 7 عافیت ہزار، ذوق کھجین اچھا نہیں

(176)

[1816]

- ضبط سے مطلب، بجز وارنگلی، دیگر نہیں 1 دامن قشال، آپ آئینہ سے تر نہیں  
 ہے دامن سے ہا ہر اہل دل کی قدر و منزلت 2 عزت آہادِ صدف میں قہر گوہر نہیں  
 باعث ایذا ہے، براہِ خوردنِ بزمِ سرور 3 لغت لختِ ہیبت، بھکت، جز فخر نہیں  
 واں سیاہی مردک ہے، اور یاں داغِ شراب 4 مہِ حجبِ نازش ہم ہنسی ساغر نہیں  
 ہے فلک بالا نشین نہیں خم گردیدنی 5 عاجزی سے، ظاہر اے رتبہ کوئی برتر نہیں  
 دل کو اٹھار خن، انداز فتحِ الباب ہے 6 یاں صرہ خام، غیر از اصطکاک در نہیں  
 کب تک پھیرے سدا بہائے تفت پر زباں؟ 7 تابِ عرضِ لعلی، اے ساتی کوثر، نہیں

(177)

[1821]

- آئینہ دام کو ہنرے میں چھپاتا ہے عہد 1 کہ پر نوازِ نظر، کاہلیِ تسخیر نہیں  
 مشگل، دُخم ہے میرا بھی سناں سے تو اُم 2 حیرا ترشِ عی کچھ آبِ حسی حیر نہیں  
 میر کے شعر کا احوال کہوں کیا، غالب 3 جس کا دیوان کم از گلشنِ ستمیر نہیں

(178)

[1816]

- جس جا کہ پائے سلی بلا درمیاں نہیں 1 دیوانگاں کو واں ہوئے خانماں نہیں  
 کس جرم سے ہے جہنم تجھے حسرت قبول 2 برگِ حنا مگر مژدہ خوں فغاں نہیں  
 ہر رنگ گردِ آئینہ ایجاد درد ہے 3 اعلیٰ سحاب، جز بودارِ غزاں نہیں  
 جز بجز کیا کروں جتنا تے بخود دی؟ 4 طاقت، حربِ سختی خوابِ گراں نہیں  
 عبرت سے پاچہ درد پریشانی نکا 5 یہ گردِ وہم جز ہر احمق نہیں  
 گل، چنگی میں فرقہ دہیائے رنگ ہے 6 اے آگئی، فریبِ تماشا کہاں نہیں  
 برقی بجوانِ حوصلہ آتشِ قلن، اسد 7 اے دلِ فردہ، طاقتِ ضبطِ فغاں نہیں

(179)

[1816]

- بیدمانی، حیلہ جوی ترکِ تنہائی نہیں 1 درد کیا موجِ نفس، زنجیرِ رسوائی نہیں؟  
 دُشمنِ خود کردہ نگارہ ہے، حیرت سے 2 حلقہٴ زنجیر، جز جہنمِ تماشاں نہیں  
 قطرے کو جوشِ مرق کرتا ہے دریا دستگاہ 3 جز حیا، ہر کار سہی بے سرد پائی نہیں  
 جہنمِ زمیں میں شک بھرتی ہے جہنم سے بہار 4 فرصتِ نشوونما، سازِ تھکیبائی نہیں  
 کس کوہوں، یادِ سب سوزنا کیہائے دل؟ 5 آمد و رفتِ نفس، جز شعلہٴ بیانی نہیں  
 مت رکھ اے انہامِ غافل، سازِ ہستی پر غور 6 بخود ہی کے پہ، سرد برگِ خود آرائی نہیں  
 سایہ افتادگی بالین و بستر ہوں، اسد 7 چوں صنوبر، دل سراپا قامت آرائی نہیں

(180)

[1826+]

- پینہ عراب کی قبلے کی طرف رہتی ہے 1 جو بہت ہیں، تکلف ہمیں منظور نہیں

(181)

[1816]

- خوں در جگر نہشت بزدوی رسیدہ ہوں 1 خود آشیان طائرِ رنگ پریدہ ہوں  
 ہے وسوسہ رو بسیرِ جہاں، ہستیِ نظر 2 پائے ہوں بدامن مڑگاں کشیدہ ہوں  
 میں چشمِ دا کشادہ، و نگشتن نظرِ فریب 3 لیکن عبت کہ شہنمِ خوشید ویدہ ہوں  
 تسلیم سے یہ تارِ موزوں ہوا حصول 4 اے بخیر، میں نغمہ چنگِ خیدہ ہوں  
 پیدا نہیں ہے اصل تک و تازِ جنتو 5 مہرِ موجِ آب، زبانِ نریدہ ہوں  
 سر پر مرے وہاں ہزار آرزو رہا 6 یارب، میں کس غریب کا تحفہ رسیدہ ہوں؟  
 میں بے ہنر کہ جوہر آئینہ تھا، عبت 7 پائے نکاوِ خلق میں خارِ خلیدہ ہوں  
 میرا نیاز و نگر ہے مطہر تھاں، آمد 8 یعنی کہ بندۂ ہدمِ ناخریدہ ہوں

(182)

[1812]

- نکلس شعلہِ غداراں میں جو آجاتا ہوں 1 شمعِ ساں، میں تیرِ دامانِ مہا جاتا ہوں  
 ہودے ہے، چادۂ رو، رشتہ گوہرِ ہر گام 2 جس گزر گاہ سے، میں آبلہ پا جاتا ہوں  
 سر گراں مجھ سے سکرو کے خندہ سے سو 3 کہ بہ یک جنبش لب، جمل صدا، جاتا ہوں

(183)

[1816]

- سودائے عشق سے دمِ سرِ کشیدہ ہوں 1 شامِ خیالِ زلف سے سجِ دمیدہ ہوں  
 دورانِ سر سے گردشِ ساغر ہے حصول 2 شگفتہ جنوں میں ومارغِ رسیدہ ہوں  
 کی، حصولِ ستارہ شماری میں عمر، صرف 3 ضعیفِ بقائے ز مڑگاں چکیدہ ہوں  
 ظاہر ہیں ہمیری شکل سے افسوس کے نکاش 4 خارِ الم سے، پشتِ بدنداں گزیدہ ہوں

- ہوں گری نکال تصور سے نگر خج 5 میں عنایہ گلشن نا آفریدہ ہوں  
 دیتا ہوں کشتیاں کو سخن سے سر تیش 6 معتراب تار ہائے گلوائے نریدہ ہوں  
 ہے جتویش نہاں پہ دہن سخت ناگوار 7 خونہائے ہلاہل حسرت چشیدہ ہوں  
 چوں بوسے گل، ہوں گرچہ گراں بار شہید زہ 8 لیکن، اسد، بوجہ گزشتن جریدہ ہوں

(184)

[1867]

- ممکن نہیں کہ بھول کے بھی آرمیدہ ہوں 1 میں، دھبہ فہم میں، آہوئے سیادیدہ ہوں  
 ہوں دردمند، جبر ہو یا اختیار ہو 2 کہ نالہ کشیدہ، کہ لشک چکیدہ ہوں  
 جاں لب پہ آئی، تو بھی د شیریں ہوا دہن 3 از بیکہ تلخی فہم ابھراں چشیدہ ہوں  
 نے سحر سے علاقہ، نہ ساغر سے واسطہ 4 میں معروض مثال میں، وسب بریدہ ہوں  
 ہوں خاکسار، پر نہ کسی سے ہے مجھ کو لاگ 5 نے دانہ تادہ ہوں، نے دام چیدہ ہوں  
 جو چاہئے، نہیں وہ، مری قدر و منزلت 6 میں، یوسف تقصید اول خریدہ ہوں  
 ہرگز کسی کے دل میں نہیں ہے، مری جگہ 7 ہوں میں کلام لغز، و لے ناشنیدہ ہوں  
 تلی و دراع کے حلقے میں ہر چند، ہوں ذلیل 8 پر عاصیوں کے ذمرے میں، میں ہرگزیدہ ہوں  
 مانی سے سب گزیدہ ڈارے جس طرح، اسد 9 ڈرتا ہوں آئینے سے کہ مردم گزیدہ ہوں

(185)

[1865]

- میں تامل خدا و نبی و امام ہوں 1 بندہ خدا کا، اور علی کا غلام ہوں

(186)

[-1861]

- جو معشوق زلف دوتا ہاں دھتے ہیں 1 مرے سر سے کالی ہاں ہاں دھتے ہیں

(187)

[1821]

- پانو میں جب وہ حنا باندھتے ہیں 1 میرے ہاتھوں کو جدا باندھتے ہیں  
 حسنِ انورہہ دلیہا رنگیں 2 شوق کو پا پہ حنا باندھتے ہیں  
 تیرے پیار پہ ہیں فریادی 3 وہ جو کاندھ میں دوا باندھتے ہیں  
 قید میں بھی ہے، اسیری، آزاد 4 ہشیم زنجیر کو دا باندھتے ہیں  
 شیخ جی، کہے کا جانا معلوم 5 آپ مسجد میں گدھا باندھتے ہیں  
 کس کا دل زلف سے بھاکا؟ کہ اسد 6 دستِ شامہ پہ قفا باندھتے ہیں

(188)

[1816]

- تن پہ بندہ ہوں درِ ندادہ رکھتے ہیں 1 دل ز کار جہاں اوندادہ رکھتے ہیں  
 تمہو دھتی و نیکی میں لاکھ باتیں ہیں 2 بکس آئینہ یک فرہ سادہ رکھتے ہیں  
 برنگِ سایہ، ہمیں بندگی میں ہے تسلیم 3 کہ داغِ دل پہ جبین کشادہ رکھتے ہیں  
 بزاہداں، رگ گردن، ہے رشتہ زُکار 4 سر پہائے جئے نانہادہ رکھتے ہیں  
 معاف جیدہ گوئی ہیں ناصحابِ عزیز 5 دل بدستِ نگارے ندادہ رکھتے ہیں  
 برنگِ ہمزہ، عزیزانِ بد زباں یکدست 6 ہزار تچا بزاہاب دادہ رکھتے ہیں

(189)

[1816]

- برنگِ سایہ سرکار انتظار نہ پوچھ 1 سراغِ خلوتِ شب ہائے تار رکھتے ہیں

(190)

[1816]

اوپ نے سوئی ہمیں سرمہ سالی حیرت 1 زبان بست و دھیم کشادہ رکھتے ہیں

(191)

[1816]

فدا کی میں قدم استوار رکھتے ہیں 1 برنگ جادو، سر کوئے یار رکھتے ہیں  
 برہہ سستی کج بہار رکھتے ہیں 2 جنون حسرت یک جامہ دار رکھتے ہیں  
 جلیں سستی دل آں سوئے جھوم سرکش 3 ہم ایک میکدہ دیا کے پار رکھتے ہیں  
 ہمیں، حریر شرر پاف سنگ، غلغٹ ہے 4 یہ ایک جڑ میں زردگار رکھتے ہیں  
 لگا دیدہ نقش قدم ہے، جادو راہ 5 گزشتہاں، اثر انتظار رکھتے ہیں  
 ہوا ہے، کریم بیباک، ضبط سے فصیح 6 ہزار دل پہ ہم ایک اختیار رکھتے ہیں  
 بساط بچ کسی میں، برنگ ریگ رداں 7 ہزار دل پہ دواغ قرار رکھتے ہیں  
 جنون فرقت یارانی رفت ہے، غالب 8 بساں دشت، دل پہ غبار رکھتے ہیں

(192)

[1816]

کسو کہ ز خود رست کم دیکھتے ہیں 1 کہ آہو کو پائید رم دیکھتے ہیں  
 خط لخت دل یک قلم دیکھتے ہیں 2 مژہ کو جواہر رقم دیکھتے ہیں

(193)

[1816]

سراپ یقیں ہیں پریشاں نگاہاں 1 اسد کو گر از جیم کم دیکھتے ہیں  
 کہ ہم بیضہ طوطی بند، غافل 2 جو بال صبح حرم دیکھتے ہیں



(194)

[1847]

جس دن سے کہ ہم غزوہ زنجیر ہوا ہیں 1 کپڑوں میں جوئی بننے کے ٹکڑوں سے سوائیں

(195)

[1816]

بغض طعنے گل، ہم آگئی محو، نکلے ہیں 1 چراغان تماشا چشم سد ناسور نکلے ہیں  
 رہا کس جرم سے میں مقرر داغ طعنی؟ 2 سمندر کو پر پروانہ سے کافور نکلے ہیں  
 چمن، نامحرم آگاہی دیدار خواہاں ہے 3 سر رکھائے زمیں چند چشم کور ملتے ہیں  
 کہا جوہر، کہا کس خط؟ تباہ دق خود آرائی 4 دل آئینہ زیر پائے خلی عور ملتے ہیں  
 تماشاے بہار، آئینہ پرداز تسلی ہے 5 کتب گبرگ سے پائے دل رنجور ملتے ہیں  
 گراں جانی سکار، و تماشا ہے داغ آیا 6 کتب اسوی فرصت، سب کو طور ملتے ہیں  
 اسدا حسرت کش یک داغ ملک خط ہے سب 7 لباس شمع پر طعنے شب و بکھر ملتے ہیں

(196)

[1821]

ہندو لفظ ومعنی فکرت احرام گریباں ہیں 1 وگرنہ کہتے جو ذرہ عریاں، ہم نمایاں ہیں  
 غروبِ شمس داناہ کی بیجا نہ عمل تر 2 بنگ رعب تاک آٹے جیسے میں پہناں ہیں  
 پوشش کاہ امکان اتفاق چشم مشکل ہے 3 سد و خشیہ باہم ساز یک خواب پریشاں ہیں  
 نہ انشا معنی مضموں، نہ الما صورت موزوں 4 عنایت نامہ ہائے کلی دنیا، ہرزہ عنوان ہیں  
 طلسم آفریش، حلقہ یک بزم باقم ہے 5 نلے کے شب یلدا سے مئے سر پریشاں ہیں  
 یہ کس بے مہر کی قتال کا ہے جلوہ سیالی 6 کہ مثل ذرہ ہائے خاک آئینے پر افشاں ہیں

مگر آتش ہمارا کوہِ اقبال چکاوے 7 دگر، مثلِ خارِ تنگ، مردِ نکستاں ہیں  
اسد، بزمِ تماشا میں تغافلِ پردہ داری ہے 8 اگر اعلیٰ پند آنکھیں ڈھلپ ہم تصویر میں ہیں

(197)

[1816]

ہے زخمِ آفریں، آردشیں بیدار، یاں 1 لعلِ چشمِ دام ہے، ہر دانتِ صیاد، یاں  
ہے، گدازِ موسم، اندازِ چکیدہائے غوں 2 نیشِ زہورِ غسل، ہے نشترِ فضا، یاں  
ناگوارا ہے ہمیں، احسانِ صاحبِ دلتاں 3 ہے، زرِ گلِ بھی نظر میں جوہرِ فولا، یاں  
جنشِ دل سے ہوئے ہیں، مقدمہ ہائے کار، وا 4 کتھریں مزدورِ سنگیں دست ہے، فراہِ یاں  
قطرہ ہائے خونِ بھلِ نسبِ دلتاں ہیں، اسد 5 ہے تماشا کرونی گلِ چھٹی جلا، یاں

ردیف ”و“

(198)

[1838]

بچارہ کتنی دور سے آیا ہے، شمعِ جی 1 کبھے میں، کیوں دہائیں زمامِ بزمِ کے پالو؟

(199)

[1816]

فکلی نے نے کلف کی میکدے کی آمد 1 کاسے در پردہ ہے، بیاتہ وسج سبو  
بہر جاں پردونِ یعقوب، بالِ خاک سے 2 دام لینے ہیں، پر پرداز، حیران کی بو  
مردِ ساحل ہے غمِ شرمِ جبینِ آشنا 3 گردِ ہاندھے قلمِ اللہ میں سر، جائے کدو  
گری شوقِ طلب، ہے عینِ تاپاکہ وصال 4 غافلاں، آئینہ داں ہے، نقشِ پائے جستجو  
رہنِ خاموشی میں ہے، آردشیں بزمِ وصال 5 ہے پر پرداز رکبِ رنقِ غوں، مھنگو

ہے تماشا، حیرت آباد تھلاہائے شوق 6 یک رنگ خواب، دوسرا سر جوش خون آرزو  
خوئے شرم سرد بازاری، ہے سیلِ خالوں 7 ہے آسہ نصیب میں مفت اور صاحب سراپہ تو

(200)

[1855]

آئی اگر بلا، تو جگہ سے ٹپے نہیں 1 ایرانی دے کے ہم نے بھاپا کشت کو

(201)

[1812]

دیکھتا ہوں اُسے، تھی جس کی تمنا مجھ کو 1 آج بیداری میں ہے خواب زلیخا مجھ کو

(202)

[1816]

منقار سے رکھتا ہوں بچہ چاک نفس کو 1 تاگل زبکر دھم میں ہے راہ نفس کو  
چپاک ہوں از بسکہ بازارِ محبت 2 سمجھا ہوں زورِ جوہرِ ہمشیرِ عیس کو  
رہنے دو گرفتارِ بزدلانِ خموشی 3 چھیزو نہ مجھے افسردہٴ دُزدیدہٴ نفس کو  
پیدا ہوئے ہیں ہم الم آبادِ جہاں میں 4 فرسودہٴ پائے طلبِ دوستِ ہوس کو  
تالاں ہو، آسہ، تو بھی سراہ گزر پر 5 کہتے ہیں کہ تاخیر ہے فریادِ جرس کو

(203)

[1826]

اے روتا ہے کہ بزمِ طربِ آمادہ کرو 1 برقِ ہستی ہے کہ فرصت کوئی دم ہے ہم کو  
طاقتِ رنجِ سُر بھی نہیں پاتے اتنی 2 ہجرِ یارانِ وطن کا بھی الم ہے ہم کو

لائی ہے مستند الدولہ بہادر کی امید 3 جاوے رہ، کشش کاف کرم ہے ہم کو

(204)

[1821]

- 1 رنگِ طرب ہے، صورتِ عیدِ وفا، رگِ زو تھا کس قدر خلقت کہ ہے چاہتا کرو
- 2 پردازِ نقدِ دامِ تنہائے جلوہ تھا ۰ طاؤس نے اک آئینہ خانہ رکھا کرو
- 3 عرضِ بساطِ انجمنِ رنگِ مفت ہے 3 موجِ بہار رکھتی ہے اک پوریا کرو
- 4 ہر ذرہ خاک، عرضِ تنہائے رفتاں 4 آئینہ ہا خلقت و تمثالہا کرو
- 5 ہے تاک میں سلم ہو، صد قدحِ شراب 5 قسحِ زلہاں، بکبِ غذا کرو
- 6 برقِ آبیارِ فرسجِ رنگِ وسیہ ہوں 6 چوں نعلِ شمع، ریشے میں نشوونما کرو
- 7 طاقت، بساطِ دستِ کوہِ یک قدم نہیں 7 چوں اشکِ جب تک زکھوں دستِ و پا کرو
- 8 ہے وحشِ جنونِ بہار اس قدر کہ ہے 8 بالِ پری، بشوئی موجِ صبا کرو
- 9 چنابِ سیرِ دل ہے، سرِ ناخنِ نگار 9 یاں نعل ہے آتشِ رنگِ حنا کرو
- 10 ہوں سختِ جانِ کاوشِ لکڑِ غن، اسد 10 تیشے کی، کوہِ سار میں ہے، یک صدا کرو

(205)

[1862]

جویائے حالِ دہلی و آلور، سلام لو

(206)

[1816]

- 1 اگر وہ آفتابِ نظارہ جلوہ گستر ہو 1 ہلالِ ناخکبِ دیدہ ہائے آخر ہو
- 2 پیادِ قامت اگر ہو بلندِ آتشِ غم 2 ہر ایک دایغِ جگر، آفتابِ محشر ہو

- ستم بخشی کا، کیا دل نے حوصلہ پیدا 3 اب اُس سے رابطہ کروں، جو بہت خشک ہو  
عجب نہیں ہے تحریرِ حالِ گر یہ چشم 4 بروئے آب جو، ہر موج، نقشِ مسطر ہو  
امیدوار ہوں، تاثیرِ تلخِ کالی سے 5 کہ قہرِ یوسے شیریں لبوں کمر ہو  
صدف کی، ہے ترے نقشِ قدم میں، کیفیت 6 سرخکِ چشمِ آسم، کیوں نہ اس میں گوہر ہو

(207)

[1812]

- شمسِ صاف یار، جو زہرابِ داود ہو 1 وہ خطِ سبز ہے کہ بر خشارِ سادہ ہو

(208)

[1854]

- منجہ اپنی آہوں کا ہے شکلِ مستوی پورا 1 پہلی صورت کا ہیں پھر خوابِ گراں کیوں ہو

(209)

[1816]

- مبارا! بے تکلف فصلِ کا برگِ دنا گم ہو 1 مگر طوفانِ نے میں بچشِ موجِ صبا گم ہو  
سب دارِ تنگن کو تکِ امت ہے، خداوند 2 اثرِ سرے سے لہو لہائے عاشق سے صدا گم ہو  
نہیں جز درد، تسکین، گلو، چھائے بیدرداں 3 کہ موجِ گرہ میں صد خندہ دند اں فنا گم ہو  
ہوئی ہے ناتوانی، ہیدارِ شوقِ مطلب 4 فرد ہوتا ہے سرِ سجے میں، اے دستِ دعا گم ہو  
تجھے ہم مفت دیوں یک جہلِ بھن جنہیں لیکن 5 مبارا! اے بچِ تاپِ طبع، نقشِ دعا گم ہو  
بلا گردانِ تنگیں جان، صد موجِ گوہر 6 عرقِ بھی جن کے عارض پر پہ تکلیفِ حیا گم ہو  
انہارے کب وہ جانِ شرمِ تہمتِ قتلِ عاشق کی 7 کہ جس کے ہاتھ میں ماند خون، سبِ حنا گم ہو  
کریں خواہاں جو سحرِ حسن، آسم یک پہلو نازکتر 8 دمِ صبحِ قیامت، درِ گریبانِ قبا گم ہو

(210)

[1816]

- بیم بالیدنی سنگ و گل سحر ایہ چاہے ہے 1 کہ تار چادر بھی کھسار کو ڈکار جینا ہو  
 حریب و حبیب ناز نسیم عشق جب آؤں 2 کہ مثل غنچ، ساز یک گلستاں دل میا ہو  
 بجائے دانہ خرمن یک بیاہاں بیضہ قمری 3 مرا حاصل کسخت ہے کہ جس سے خاک پیدا ہو  
 کرے کیا ساز پیش وہ ہمدرد آگاہی 4 جسے سوئے دماغ بخود دی، خواب دلچا ہو  
 دول، جوں شمع، بہر دھوت تھکا دلا جس سے 5 تگہ لبریز اشک و سینہ معمور تنہا ہو  
 نہ بیکس ہوئے یک دل سرہ غیر از شمع کافوری 6 خدایا، اس قدر بزم اسد گرم حشا ہو

(211)

[1816]

- بے درد، سر بہ سجدۂ الفت فرد نہد 1 چوں شمع، غوطہ داغ میں کھا، گرد و خونہد  
 دلہے کتب تغافل ابروئے یار میں 2 آئینہ ایسے طاق پہ گم کر کہ تو نہد  
 زلف خیال نازک، و اعجاز بقرار 3 یارب بیان شانہ کش گفتگو نہد  
 تمثال تاز جلوۂ نیرنگ اعتبار 4 ہستی عدم ہے، آئینہ گرد و رو نہد  
 مڑگاں غلیڈۂ رنگ ابر بہار ہے 5 نشتر، بھٹو پہنہ جینا فرو نہد  
 عرض نشاط وید ہے، مڑگاں انتظار 6 یارب کہ خار بزمین آرزو نہ ہو  
 یاں پر نشان دام نظر ہوں جہاں، اسد 7 صبح بہار بھی قفس رنگ و بو نہد

(212)

[1865]

- کاتی تھیں ہر دو کی نیکم، تبا یا ہو 1 دودھ میں کچے تھے شلغم، تبا یا ہو

”دیف“

(213)

[1816]

- حیرت، بھوم لذتِ غلطانی نیش 1 سہابِ ہائش، و کمرِ دل ہے آئینہ  
 غفلت، خیالِ جوہرِ شمشیرِ پرفشاں 2 یاں بھوتِ چشمِ شوئی قاتل ہے آئینہ  
 حیرتِ نگاہِ برق، تماشا بہارِ شوخ 3 در پردہ ہوا پر بسمل ہے آئینہ  
 یاں رہ گئے ہیں ناخنِ تہِ ہر ٹوٹ کر 4 جوہرِ طلسمِ عقدہ مشکل ہے آئینہ  
 ہم زانوئے عامل، وہم جلوہ گاوگل 5 آئینہ بیوِ خلوت و محفل ہے آئینہ  
 دل کا رگاہِ فکر، و اسدِ جنائے دل 6 یاں سگِ آستانہ بیدل ہے آئینہ

(214)

[1816]

- خوشا طوطی و کجِ آشیانہ 1 نہاں در زیرِ بالِ آئینہ خانہ  
 سرکبِ بر زمیں افتادہ آسا 2 اٹھا پاں سے نہ میرا آب و دانہ  
 حجبِ مرضِ سوزِ دل نہیں ہے 3 زباں ہر چند ہو جاوے زبانہ  
 دلِ نالاں سے ہے بے پردہ پیدا 4 نوائے بربط و چنگ و چغانہ  
 کرے کیا دعویٰ آزادیِ عشق 5 گرفتارِ المِ ہائے زمانہ  
 اسدِ اعدیٰ ششدرِ شدن ہے 6 نہ بھرے مہرہ ساں خانہ بخانہ

(215)

[1816]

- رفتار سے شیرازہِ اجزائے قدمِ بامعہ 1 اے آبلے، محلِ بے صحرائے عدمِ بامعہ  
 بیکاریِ تسلیم، بہرِ رنگِ چمن ہے 2 گر خاک ہو، گلدستہِ صد نقشِ قدمِ بامعہ  
 اے جاوے، بہرِ رشتہ یکِ ریشہ ویدنا 3 شیرازہِ صد آبلہ، چوں سجد، بجمِ بامعہ

- حیرت، جدِ اقصیٰ قہنائے پری ہے 4 آئینے پہ آئینہ گلستانِ ارم باندھ  
پامرد یک انداز نہیں قاسمِ ہستی 5 طاقت اگر اعجاز کرے، تہمت خم باندھ  
دیباچہٴ وحشت ہے، اسد، شکوہٴ خواہاں 6 غوں کر دلِ اندیشہ، مضمونِ ستم باندھ

(216)

[1816]

- جز دلِ سراغِ دردِ بدلِ خفتگاں پند ہے 1 آئینہٴ عرض کر، خط و خالِ تاں پند ہے  
ہندوستانِ سایہٴ گلِ پائے تخت تھا 2 جاہ و جلالِ عہدِ وصالِ تاں پند ہے  
پرداز، یک حبِ غمِ تعمیرِ نالہ ہے 3 گرمیِ ہنسِ خارِ دُخسِ آشیاں پند ہے  
تو مشقِ ناز کر، دلِ پردانہ ہے بہار 4 چٹائیِ تھکی آتشِ بہاں پند ہے  
غفلتِ ستارِ کدہٴ میزبانِ عدل ہوں 5 یارب، حسابِ سختیِ خوابِ گراں پند ہے  
ہر داغِ تازہ، یک دلِ داغِ انتظار ہے 6 عرضِ فضا کے سینہٴ دردِ امتحاں پند ہے  
کہتا تھا کل وہ محرمِ داز اپنے سے کہ آہ 7 دردِ جدائیِ اسدِ اللہ خاں پند ہے

(217)

[1816]

- جڑیِ دل ہے، مجھ سے حسنِ فطرت، ہیڈلِ پند ہے 1 قطرے سے بچانے دیرائے بے سائلِ پند ہے  
بہنِ کھنکھائے دل، بزمِ نشاطِ گردباد 2 لذتِ عرضِ کشادہٴ عقدہٴ مشکلِ پند ہے  
آبلہ، بچانے اندازہٴ تشویشِ تھا 3 اے داغِ نارسا، ٹھکانہٴ منزلِ پند ہے  
لے مہا پالِ پری، لے شعلہٴ سامانِ جنوں 4 شمع سے جز عرضِ افسونِ گدازِ دلِ پند ہے  
یک خرو برہمِ زون، خیرِ دو عالمِ فتنہ ہے 5 یاں سراغِ عافیت، جز دیدہٴ بھلِ پند ہے  
بزم ہے یک چہرہٴ بیٹا گدازِ ربط سے 6 پیش کر، غافل، حجابِ نعرہٴ محفلِ پند ہے  
تا تخلصِ ہندے فخرنیِ ارذانی، اسد 7 شاعریِ جز سازِ دردِ بستی نہیں، سائلِ پند ہے



(218)

[1867]

شب وصال میں، موتیں کیا ہے بن، نکلیے 1 ہوا ہے موجب آرام جان و تن، نکلیے  
 خراج بادشہنشاہ سے کیوں نہ مانگوں آج؟ 2 کہ بن گیا ہے، اُم بھو پر شکن، نکلیے  
 بنا ہے تخت گھلایے پائیں، ہست 3 ہوا ہے دست لسن و نسن، نکلیے  
 فردغ حسن سے روشن ہے، خوابگاہ تمام 4 جو دعب خواب ہے پردی، تو ہے پر نکلیے  
 مرا طے، کہو، کیا خاک ساتھ سونے کا؟ 5 رکھے جو سج میں، وہ شوق سمسن، نکلیے  
 اگرچہ تھا یہ ارادہ، مگر خدا کا، شکرا 6 اٹھا سکا نہ نزاکت سے، گلبدن نکلیے  
 ہوا ہے، کاٹ کے چادر کو، ناگہاں غائب 7 اگرچہ زانوائے قل پر رکھے، دمن نکلیے  
 بضرپ تیشہ وہ اس واسطے ہلاک ہوا 8 کہ ضرب تیشہ پہ رکھتا تھا، کوہکن، نکلیے  
 یہ دلت بھرکا ہے ہنگام، صبح ہونے تک 9 رکھو نہ شمع پہ، اے اہل امن، نکلیے  
 اگرچہ بھیک دیا تم نے دور سے، لیکن 10 اٹھائے کیونکہ یہ رنجور خستہ تن، نکلیے  
 غش آگیا جو، پس از قل، میرے قاتل کو 11 ہوئی ہے، اُس کو مری لاش بے کفن، نکلیے  
 جو بعد قتل مرا دشت میں حزار بنا 12 لگا کے بیٹھتے ہیں اُس سے راہزن، نکلیے  
 وہ فراق میں یہ حال ہے انت کا 13 کہ سانپ فرش ہے، اور سانپ کا ہے من نکلیے  
 روا رکھ نہکو، تھا جو لفظ، ”نکلیے کلام“ 14 اب اُس کو کہتے ہیں اہل سخن، سخن نکلیے  
 ہم اور تم، فلک بدر جس کو کہتے ہیں 15 نظیر غالب مسکین کا ہے کہن نکلیے

(219)

[1816]

الکب چکدہ، رنگ پریدہ 1 ہر طرح ہوں میں از خود رمیدہ  
 گو، یاد مجھ کو کرتے ہیں خواہاں 2 لیکن بسان درد کشیدہ

- ہے روضہ جاں فرط کشش سے 3 مانہ نبض وسجہ رسیدہ  
 لوتا ہے، افسوس! موسے غم زلف 4 ہے شانہ نکسر وسجہ گزیدہ  
 خال سیاہ رنگیں زخاں سے 5 ہے داغ لالہ در غلوں جمیدہ  
 جوش جنوں سے جوں کسوٹ گل 6 سر تا پا ہوں جیب دریدہ  
 یارو، اسد کا نام و نشان کیا؟ 7 ہیدل، فقیر آفت رسیدہ

(220)

[1816]

- بسکہ نے پیتے ہیں، اربابِ فنا پوشیدہ 1 خط پیا نہ نئے، ہے نفس وزویدہ  
 بغرور طرح قامت و رعنائی سرو 2 طوق، ہے گردنِ قری میں رگ بالیدہ  
 کی ہے داہلی جہاں نے بنگھٹان جہاں 3 چشم غفلت نظر شبہم خور ناویدہ  
 یاس آئینہ پیدائی استغنا ہے 4 نا امید ہے پرستارِ دلِ رنجیدہ  
 واسطے فکرِ مضامین تھیں کے، غالب 5 چاہے خاطر جمع و دلِ آرامیدہ

(221)

[1821]

- فکھو، دھکر کو فریم و امید کا سمجھ 1 خانہ آگنی خرابِ دل نہ سمجھ، بلا سمجھ  
 ریک روان، ہر تیشِ درکِ تسلی شعاع 2 آئینہ توڑاے خیال، جلوے کوخوں بہا سمجھ  
 وحشتِ دردِ نیکی، بے اثر اس قدر نہیں 3 رشتہ عمرِ فخر کو تارِ نارِ سا سمجھ  
 شوقِ مناسبتِ اگر دہری جنوں ہوں کرے 4 جاوہِ سیرِ دو جہاں، یک مژہ خواب پا سمجھ  
 گاہِ بخندِ امیدوار، کہ بہ ہجیم جناک 5 مگر چہ خدا کی یاد ہے، کلفِ ماسوا سمجھ  
 اے ہر ابِ حسنِ غلطِ محنتِ سعیِ اجناں 6 شوق کو مضطرب کر، تاز کو اتھا سمجھ  
 شوقِ حسن و عشق ہے آئینہ دارِ اہر 7 خار کو بے نیام جان، ہم کو برہنہ پا سمجھ

نغمہ بیدلاں، آسدا، ساز فساگی نہیں 8 بسمل درد غفلت ہوں، گرے کو اجڑا کچھ

(222)

[1821]

کلفت ربط این د آں، غفلت دعا کچھ 1 شوق کرے جو سر گراں، بھل خواب پا کچھ  
 جلوہ نہیں ہے درد سر، آئینہ صندلی نکر 2 نکس کیا؟ دکو نظر؟ نقش کو دعا کچھ  
 حیرت اگر خرام ہے، کار نگہ تمام ہے 3 گر کتب دست بام ہے، آئینے کو ہوا کچھ  
 ہے خطہ عجز باد تو، اولی درپ آرزو 4 ہے یہ سیاق گفتگو، کچھ نہ کچھ، قفا کچھ  
 شیشہ خشک اعتبار، رنگ بگوش استوار 5 گردن میں یہ کو سار، آپ کو تو صدا کچھ  
 نغمہ ہے، بگو ساز رو، نشہ ہے، بے نیاز رو 6 رعب تمام ناز رو، خلق کو پار سا کچھ  
 چربی پہلوئے خیال، رزق دو عالم احتمال 7 کل ہے جو وعدہ وصال، آج بھی، اے خدا کچھ  
 نے سرد رنگ آرزو، نے وہ درم گفتگو 8 اے دل و جان خلق، تو ہم کو بھی آشنا کچھ  
 لغزش پا کو ہے بلند، نغمہ "یا علی مدد" 9 ٹوٹے گر آئینہ، آسدا، نغمہ کو خوبہا کچھ

(223)

[1816]

اے درخشا کہ نہیں طبع نزاکت ساماں 1 درد کا نئے میں تلے ہے سخن سنجیدہ

(224)

[1816]

خلق ہے صفحہ عبرت سے سبق ناخواندہ 1 درد ہے چرخ و زمیں، یک ورق گرداندہ  
 دیکھ کر بارہ پرستوں کی دل السرد گیاں 2 سوچ نئے مثل خط جام، ہے بر جاماندہ  
 خواہش دل ہے زباں کو سبب گفت دیباں 3 ہے، سخن، گرد ز دامان ضمیر فضا ندہ

کوئی آگاہ نہیں باطن ہمدرد سے 4 ہے ہر اک فرد، جہاں میں درق، ناخواندہ  
حیف! بھاسلی اہل ریا ہے، غالب 5 یعنی ہیں مائدہ اڑاں سو، وازیں سوراندہ

”دیف“ی

(225)

[1821]

مجھے معلوم ہے جنو نے میرے حق میں سوچا ہے 1 کہیں ہو جائے جلدائے گشتی گشتی جلد و بھکی  
نظر راحت پہ میری، کرنہ وعدہ شب کے آنے کا 2 کہ میری خواب بندی کے لیے ہو گافسوں وہ بھکی

(226)

[1816]

یہ، سرفروشت میں میری ہے، انک افشانی 1 کہ موج آب ہے، ہر ایک جگہ بیٹانی  
جنون وحشت ہستی یہ عالم ہے کہ بہار 2 رکے ہے کسوٹ طلاس میں ہر افشانی  
لب لہار میں آئینہ دیکھ، آب حیات 3 پہ گری سکندر ہے عج حیرانی  
نظر غلط اہل جہاں، ہوا ظاہر 4 کہ عید خلق پہ حیراں ہے، چشم قربانی  
کہوں وہ مصرع برجستہ و صحت قامت میں 5 کہ سرو ہو نہ سکے اُس کا مصرع جانی  
اسد نے کثرت دہائے خلق سے جانا 6 کہ زلف یار ہے مجموعہ پریشانی

(227)

[1816]

نظر پرستی و بیکاری خود آرائی 1 رقیب آئینہ ہے، حیرت قریشانی  
دخود گزشتہ دل، کاروان حیرت ہے 2 نگہ، غبار ادب گاہ جلوہ فرمائی  
چشم روشدہ مڑگاں، ہے جھوٹے خواب 3 نہ پوچھ نازکی وحشت ٹھیکہائی

- خوابِ نال، لبیل، صہیدِ خند، گل 4 ہنوز دھمی حکیمین و ہم رسوائی  
 شکست ساز خیال، آنسوئے گریو، غم 5 ہنوز نال پر افشارانِ ذوقِ رعنائی  
 ہزارِ قافلہ آرزو، بیاباں مرگ 6 ہنوز عملِ حسرت بدوشِ خورائی  
 وداعِ حوصلہ، توفیقِ شکوہ، مجرِ وفا 7 اسد ہنوز گمانِ غرورِ دانائی!

(228)

[1816]

- گمنا س چشم کی، افزوں کرے ہے ناتوانی 1 پر بالش ہے وقت دید، مژگانِ کاشانی  
 شکستِ قیمتِ دل، آں سوئے عذرِ شناسائی 2 طلسمِ نا امید ہے، غبارِ گاہِ پیدائی  
 تیر ہے گریباں کیرِ ذوقِ جلوہ بھرائی 3 ملی ہے جوہرِ آئینہ کو، چوں بلیہ کیرائی  
 یہ طاقس ہے خیرِ بکِ دارغِ حیرتِ انشائی 4 دو عالم دید، کھل جہانِ جلوہ بپائی  
 شرارِ سنگ سے پاؤں مٹا گلگون شیریں ہے 5 ہنوز، اے تیوہِ فرہاد، عرضِ آتشیں پائی  
 غرورِ دستِ روئے شانہ توڑا فرقِ بد پر 6 سلیمانی، ہے تکبِ بیدِ ماغانِ خود آرائی  
 جنوں ہمسرد، جاں باتوں، اے جلوہ بشتی کر 7 گئی یک عمر خود داری با استقبالِ رعنائی  
 نگاہِ عبرتِ انسو، گاہِ برقِ دگاہِ مشعل ہے 8 ہمارے خلوت و جلوت سے حاصلِ ذوقِ بھائی  
 خدایا، جنوں ہو رنگِ امتیاز اور نالہِ موزوں ہو 9 جنوں کو سخت چٹائی ہے، تکلیفِ ٹکھپائی  
 جنوں نیکی ساغرِ کشِ دارغِ چنگ آیا 10 شررِ کھنپتے، سنگِ مجرِ نازِ مینائی  
 خراباتِ جنوں میں ہے، اسدِ وقتِ قدحِ نوشی 11 عشقِ ساقی کوڑ، بہارِ بارہ بپائی

(229)

[1816]

تھو کہ اے غفلتِ نسب پہلے متناکس کہیں! 1 یاں گم آلودہ ہے دستِ ہادای تری

(230)

[1816]

- اے خیالِ وصل، نادر ہے نئے آشامی تری 1 چنگلی ہائے کہابِ دل ہوئی غامی تری  
 رنج گیا جوشِ صفا سے زلف کا، اعضائیں، نکس 2 ہے خزاکتِ جلوہ، اے خالم، سید غامی تری  
 بدگریز یہائے گل، ہے وضعِ زرافشاخانی 3 بانج لیتی ہے گلستاں سے گل اندامی تری  
 بسکہ ہے مہرتِ ادبِ یاد گہائے ہوس 4 میرے کام آئی، دلید مایوس، ناکامی تری  
 ہفتکشیِ رقیباں، گرچہ، ہے سامانِ رشک 5 لیکن اُس سے ناگوار تر ہے بدنامی تری  
 سر بزاغوںے کرم رکھتی ہے شرمِ ناکسی 6 اے اسد، بیجانمیں ہے غفلتِ آرامی تری

(231)

[1816]

- روتا ہوں بسکہ در ہوں آرمیدی 1 جوں کوہر، اشک کو ہے فراموش چکیدی  
 بر خاکِ اوقنادگی کشنگانِ عشق 2 ہے سجدہٴ سپاسِ بھولِ رسیدگی  
 انساں نیازمندِ ازل ہے کہ جوں کماں 3 مطلب ہے رہا سے دگ، دپے کی خمیدی  
 ہے بسملی ادائے تمنِ عارضان، بہار 4 گلشن کو رنگِ گل سے ہے درخوں چیدی  
 دیکھا نہیں ہے ہم نے عشقِ تیاں، اسد 5 طیر از شکستِ حالی و حسرت کشیدی

(232)

[1816]

- خیمہٴ محفلِ عشرت میں جا لےئے کشاں، خلی 1 کسیں گاہِ بلا ہے، ہو گیا شیشہ جہاں خالی  
 نہ دروا رہیہٴ دیوانگی سخنِ بیاباں میں 2 کہ تارِ جادہ سے ہے لچرِ رنگِ رواں خالی  
 دکانِ نازکِ تاثیر ہے، از خود جی مامدن 3 سراسر بجز ہو، گر خانہٴ مایہ کماں خالی  
 محبت، ہے فواسقِ افغانِ درپردہٴ دلہا 4 کرے ہے مغز سے مانند لے استخوان خالی  
 عبث ہے، غیظِ ساغرِ جلوہ، طوقِ گردنِ قمری 5 مہے لفت سے ہے مینائے سرو پوتہاں خالی

نہ پھولو ریش ابراد کی قطرہ فشانی پر 6 عزیز میں ہے بریک صفر جام آسمان خالی  
اسد، ہشتے ہیں میرے گریہ ہائے زار پر مژم 7 بھرا ہے ہر بے مددی سے دل کیجئے کہاں غل

(233)

[1816]

نہیں ہے، حوصلہ پامرد کثرت تکلیف 1 جنوں ساختہ، حرز قسوت وانا کی

(234)

[1865]

میں ہوں مشتاقی جہا، مجھ پہ جہا اور کسی 1 تم ہو بیدار سے خوش، اس سے سوا اور کسی  
غیر کی مرگ کا غم کس لیے، اے غیرت ماہ؟ 2 ہیں ہوس چوش بہت، وہ نہو اور کسی  
تم ہو بت، بھر تمہیں چہار خدائی کیوں ہے؟ 3 تم خداوند ہی کہلاؤ، خدا اور کسی  
عین میں خود سے بڑھ کر نہیں ہونے کے کبھی 4 آپ کا شیوہ و انداز و ادا اور کسی  
تیرے کو پے کا ہے مائل، دل مضطرب 5 کعبہ ایک اور کسی، قبلہ نما اور کسی  
کوئی دنیا میں مگر باغ نہیں ہے، دامعہ؟ 6 غلہ بھی باغ ہے، خیر آپ و ہوا اور کسی  
کیوں نہ فردوس میں دوزخ کو ملا لیں، یارب؟ 7 میرے واسطے تموڑی سی فضا اور کسی  
مجھ کو وہ دو کہ جسے کھا کے نہ پانی مانگوں 8 زہر کچھ اور کسی آب بجا اور کسی  
مجھ سے، غالب، یہ علانی نے غزل کسوائی 9 ایک بیدار و رنج فزا اور کسی

(235)

[1856+]

آپ نے منشی انگیز کہا ہے تو کسی 1 یہ بھی، یا حضرت ابوب، مگھا ہے تو کسی  
رنج، طاقت سے سوا ہو تو نہ چلیں کیوں کر؟ 2 ذہن میں، غولہ تسلیم و رضا، ہے تو کسی

ہے غنیمت کہ بامید گزر جائے گی عمر 3 نہ طے داد مگر روز جزا ہے تو کسی  
دوست کو کوئی نہیں ہے، جو کرے چارہ گری 4 نہ کسی، ایک تھنائے روا ہے تو کسی  
غیر، سے دیکھئے، کیا خوب دہای اُس نے 5 نہ کسی ہم سے، پر اُس بت میں دفا ہے تو کسی  
نقل کرتا ہوں اُسے جسے اعمال میں، میں 6 کچھ نہ کچھ روز ازل تم نے کھا ہے تو کسی  
بھی آجائے گی، کھیں کرتے ہو جلدی، غالب 7 شہرہ تجزی مضمحیر قضا ہے تو کسی

(236)

[1816]

در یوزہ سامانہا، اے بے سروسامانی 1 ایجاد گر بیانہا، در پردہ مریانی  
تھمال تماشاہا، اقبال تھناہا 2 مجھ عرق شرے، اے آئینہ حیرانی  
دعوائے جنوں باطل، تسلیم مٹ حاصل 3 پرداز فنا مشکل، میں مجھ حق آسانی  
بیچا بگی خواہ، سوچ رم آہوا 4 دام کلمہ اللہ، زنجیر پشیمانی  
پرداز تیش رنگی، گلزار ہر تنگی 5 غول ہو نفس دل میں دے ذوق پافشانی  
سنگ آمد وخت آمد، در دوسر خود داری 6 معذور سیکساری، مجبور گرانہانی  
گلزار تھنا ہوں، گلچین تماشا ہوں 7 صد مالہ اسد، بلبل در بہر زبانہانی

(237)

[1816]

کرے ہے رہرواں سے خضر داو عشق جلاوی 1 ہوا ہے سوچہ رنگ ریاں مضمحیر فولادی  
نظر بہر تصور ہے نفس میں، لطیف آزادی 2 خلک آرزو کے رنگ کی کرتا ہوں سیادی  
کرے ہے سخن وہاں نکار دے سادہ ندیاں بہ 3 غبار خط سے تعمیر بنائے خانہ برہادی  
چنار آسار دم سے ہا دل پر آتش آیا ہوں 4 تہی آغوشی دسج تھنا کا ہوں فریادی  
اسد، لا بیکہ فوج درود غم سر گرم جولاں ہے 5 غبار داو ویرانی ہے ملکب دل کی آبادی



(238)

[1821]

تمثال جلوہ عرض کر، اے حسن، کب تک 1 آئینہ خیال کو دیکھا کرے کوئی؟

(239)

[1821]

وحشت کہاں کہ بنو دی انشا کرے کوئی؟ 1 ہستی کو لفظ معنی عطا کرے کوئی  
جو کچھ ہے، بچو شوخی ابروئے یار ہے 2 آنکھوں کو رکھ کے طاق پہ دیکھا کرے کوئی  
عرض سرکش پر ہے، لٹائے زمانہ تنگ 3 صحرا کہاں کہ دعوت دریا کرے کوئی؟  
خوانا نہیں ہے خط رقم اضطراب کا 4 تعمیر بیچ تاب نفس کیا کرے کوئی؟  
وہ شوخ اپنے حسن پہ مغرور ہے، اسد 5 دکھلا کے اُس کو آئینہ توڑا کرے کوئی؟

(240)

[1816]

نکا و ناز نے جب عرض تکلیف شرارت کی 1 دیا ابرو کو چھیڑ، اور اُس نے نکتے کو اشارت کی  
روانی موج نے کی، مگر، خط جام آشنا ہووے 2 کھسے کیفیت اُس سطر تبسم کی عبارت کی  
ہر گل نے کیا جب بند و مسجد گلشن آرائی 3 عصائے سبز وے زمیں کوئی خدمت نکالت کی  
خسں ریش عرق کی دلب آسے ذہان اعضا ہے 4 مپ ٹلنت نے یہ بخش رگ گل میں حرارت کی  
زبس لکھا غبار دل بوقت گر یہ آنکھوں سے 5 استیکلے ہوئے سرے آنکھوں میں بسلت کی

(241)

[7]

حر ہے، یہ غالب یزداں پرست کی 1 تاریخ اس کی، آج نویں ہے امت کی

(242)

[1816]

براعب مہوشاں راتنی ہے شب بیدار نکاہر ہے 1 زبان شانہ سے تعبیر صد خواب پریشاں کی

(243)

[1816]

بجز دیوانگی ہوتا نہ انجام خود آرائی 1 اگر پیدا کرتا آئینہ زنجیر جو ہر کی  
مراول مانگتے ہیں عاریت اہل ہوں، شاید 2 یہ جایا چاہتے ہیں آج دعوت میں مستعد کی  
غور و طلب ساقی نقدِ ویا کی مستان 3 غم داماں مصیباں ہے طراوت موج کوثر کی  
اسد جز آب خشیدن ز دریا غفر کو کیا تھا؟ 4 ڈھوتا ہنسا حواں میں، مگر کشی سکندر کی

(244)

[1860-]

اگر ہوتا تو کیا ہوتا، یہ کہے 1 نہ ہونے پر ہیں یہ باتیں ذہن کی

(245)

[1816]

پھونکتا ہے نالہ ہر شب صور اسرافیل کی 1 ہم کو جلدی ہے، مگر تو نے قیامت ڈھیل کی  
کی ہیں کس پنی سے ہیں یعقوب نے چھکس سفید؟ 2 ہے جو آبی جڑ بہن، ہر موج ردد و نقل کی  
عرش پر حیرے قدم سے ہے، دماغ گرد راہ 3 آج تنخواہ کلکستن ہے گلہ جبریل کی  
دعا در پردہ، یعنی جو کہوں باطل سمجھ 4 وہ فرنگی زادہ کھاتا ہے قسم انجیل کی  
غیر خواہ دید ہوں، از بھر دفع چشم دہم 5 کہینچا ہوں اپنی آنکھوں میں سلائی ٹیل کی  
نالہ کہیںچا ہے، سراپا داغ جرات ہوں، اسد 6 کیا سزا ہے میرے جرم آزدو تاویل کی؟

(246)

[1826]

اب بے خبراں، میرے لب زخم بھر پر 1 بخیر جسے کہتے ہوں، فصاحت ہے رفو کی

کو زندگی زلیلو بچا رہے عبث ہے 2 اتنا ہے کہ رہتی تو ہے تدبیر وضو کی

(247)

[1816]

کہوں کیا گر مجھ کی شعلہ رو یاں کی 1 کہ شمع خانہ دل، آتش سے سے فروزاں کی  
ہمیشہ مجھ کو غفلت میں بھی مشغول تیرہ روزی تھی 2 سیاحی، ہے مرے ایام میں، لوح و بستاں کی  
دریغ! آہ سحرگہ کار باو صبح کرتی ہے 3 کہ ہوتی ہے زیادہ، سرہ مہری شمع رو یاں کی  
مجھے اپنے جنوں کی، بے تکلف، پردہ داری تھی 4 دیکھن کیا کروں، آدے جو رسوائی گریباں کی  
ہنر پیدا کیا ہے میں نے، حیرت آزمائی میں 5 کہ جو ہر آئینے کا ہر چمک، ہے ہنرمیں حیراں کی  
خدایا، کس قدر اہل نظر نے خاک چھانی ہے 6 کہ ہیں صد رفت چوں فرہاں، دیریں گلستاں کی  
ہوا شرم حمدت سے وہ بھی سرگوں آخر 7 بس، اے زخم بھر، لب و کجی لی شوش مشکداں کی  
پہ یاد کرنا صحبت، ہر نگاہ شعلہ زکے ہے 8 چسپاں کی یکک، غالب سوزشیں، داغ نمایاں کی

(248)

[1816]

تھکا جب نظر اے دست و پا پا اور بدن سے 1 زبیر یاد گاری با کرہ دیتا ہے گوہر کی

(249)

[1816]

نہ کھینچ، اے وسوسہ سی مارسا، زلیب تمنا کو 1 پریشاں تر ہے سوئے خانہ سے تدبیر مائی کی  
کمال ہم بھی رگ پے کھتے ہیں نصف اختر ہے 2 نہ کھینچ، طاقب خمیازہ، تہمت ناتوانی کی  
تکلف بر طرف، فرہاد اور اتنی سبکدستی 3 خیال آساں تھا، لیکن خواب خسرو نے گریباں کی  
اسد کو بے میں دھر کے پھونکا سوچ ہستی نے 4 فقیری میں بھی ہاتی ہے، شرارت نوجوانی کی

(250)

[1821]

- کرتے ہو شکوہ کس کا؟ تم اور بیوفائی! 1 سر پیٹتے ہیں اپنا، ہم اور نیک نامی  
صد رنگ گل کترنا، درپردہ قتل کرنا 2 تنہی ادا نہیں ہے پلنبہ بے نیامی  
طرفِ سخن نہیں ہے مجھ سے، خدا نکر وہ 3 ہے نامہ بر کو اس سے دعوائے ہمکاری  
خاقت لسانہ باد، اندیشہ شعلہ ایجاد 4 اے غم، جنوز آتش! اے دل، جنوز خامی!  
ہر چند عمر گزری آذر کی میں، لیکن 5 ہے شرح شوق کو بھی، جوں شکوہ، نامحاشی  
ہے یاس میں اسد کو ساقی سے بھی فراغت 6 دریا سے فلک گزری مستوں کی تھکے کامی

(251)

[1816]

- بجنود، ز بسکہ خاطر چناب، ہو گئی 1 مژگان بازماندہ، رگ خواب ہو گئی  
سوج تیسر لب آلودہ، ہسی 2 میرے لیے تو تنہا یہ تاب ہو گئی  
رخسار یار کی جو کھلی جلوہ محسری 3 زلف سیاہ بھی، شب مہتاب ہو گئی  
بیداد انتقاد کی طاقت نہ لائگی 4 اب جان بر لب آمدہ، چناب ہو گئی  
عالم، ز بسکہ سوکھ گئے چشم میں سرخک 5 آنسو کی بوند گوہر نایاب ہو گئی

”دیف“ ہے

(252)

[1816]

- تا چند، نفس، طغیانی ہستی سے بر آوے 1 کا صد تپش نالہ ہے، یارب، خبر آوے!  
ہے طاق فرا سوزی سودائے دو عالم 2 وہ سنگ کہ گلدستہ جوشِ شرر آوے

- درد، آئینہ کلیجہ صد رنگ ہے، یارب 3 غیاظہ طرب، ساغر زخم جگر آوے!
- عصیبِ آوارگی دید نہ پوچھو 4 دل تا مژدہ، آغوشِ وداع نظر آوے
- اے ہرزہ دہی، ہفتجِ تمکین جنوں کھینچ 5 تا آبلہ حمل کشِ موجِ گہر آوے
- راہِ کہ جنوں سُجھِ تحقیق ہے، یارب 6 زنجیری صد حلقہٴ بیرون در آوے!
- وہ بھنےٴ سرشارِ تمنا ہوں کہ جس کو 7 ہر ذرہ کلیجہٴ ساغر نظر آوے
- جسمِثالِ تان گر نہ کئے پتہٴ مرہم 8 آئینہٴ بھریانی زخمِ جگر آوے
- ہر غنچہٴ آسہ، ہارِ کہ شوکتِ گل ہے 9 دلِ فرخِ رو ناز ہے، بیدل اگر آوے

(253)

[1816]

- قتلِ عشاق، نہ غفلت کشِ تدبیر آوے 1 یارب آئینہٴ بلاقِ خمِ شمشیر آوے!
- بالِ خاؤس ہے دھماکیِ ضعیفِ پرواز 2 کون ہے داغِ کہ شعلے کا عیاں گیر آوے؟
- عرضِ حیرانی تیارِ محبتِ مظلوم! 3 جیسی، آخرِ بکفِ آئینہٴ تصویر آوے
- ذوقِ راحت اگر احرامِ تپش ہو، جنوں شمع 4 پائے خوابیدہ، بد لہوئی شبِ گیر آوے
- اُس بیلیاں میں گرفتار جنوں ہوں کہ جہاں 5 موجدِ ریگ سے دل، پائے بزنجر آوے
- وہ گرفتارِ خرابی ہوں کہ فوارہٴ نط 6 بیل، میادِ کسینِ خانہٴ تعمیر آوے
- سرِ معنیِ بکریاں شقِ خام، آسہ 7 چاکِ دل، شانہٴ کشِ طرہٴ تحریر آوے

(254)

[1865]

- لطفِ نظائرِ قاتل، دمِ بھل، آئے 1 جان جائے، تو بلا سے، پہنیں دل آئے
- ان کو کیا علم کہ کشتی پہ مری کیا گزری؟ 2 دوست جو ساتھ مرے تالہٴ ساحل آئے
- وہ نہیں ہم کہ چلے جائیں حرم کو اے شیخ 3 ساتھٴ تھاج کے اکثر کسی منزل آئے

- آئیں جس بزم میں وہ لوگ پکار اٹھتے ہیں 4 لو، وہ بزمِ زن ہنگامہ محفل آئے  
 دیدہ خوباں ہے مذمت سے، ولے آج، عذیم 5 دل کے نکلے بھی کئی، خون کے شامل آئے  
 سامنا، جو روپی نے نہ کیا ہے، نہ کریں 6 نکس تیرا ہی، مگر حیرے مقابل آئے  
 صحت بس اُن کی ہے جو مر کے وہیں دفن ہوئے 7 زیست اُن کی ہے جہاں کوچے سے کھیل آئے  
 بن گیا ستمہ وہ ڈنار، خدا خیر کرے! 8 وہ جو نازک ہے کمر اس پہ بہت دل آئے  
 اب ہے دلی کی طرف کوچ ہمارا، غالب 9 آج ہم حضرت نواب سے بھی بل آئے

(255)

[1816]

- دل ہی نہیں کہ وقف دریاں اٹھائے 1 کس کو دقا کا سلسلہ بچاں اٹھائے؟  
 تا چند دافع بیٹھے، قصاں اٹھائے؟ 2 اب چار سوئے عشق سے دوکاں اٹھائے  
 ہستی، فریب نامہ موجِ سراپ ہے 3 یک عمر ناز شوقی عنوان اٹھائے  
 ضبطِ جنوں سے، ہر سر مو ہے ترانہ خیر 4 یک نالہ بیٹھے، تو نیرتاں اٹھائے  
 نذر خراشِ نال، سرکبِ نمک اثر 5 لطیفِ کرم، بدولجِ مہماں اٹھائے  
 انکوں سہی بے سروپائی سے ہز ہے 6 غالب بدوشِ دل غمِ مستاں اٹھائے

(256)

[1866]

- آج یک ہفتے کا دن ہے، آؤ گے؟ 1 یا فقط رستا ہمیں تلاؤ گے؟

(257)

[1816]

- وہ نہا کر آپ گل سے سایہ گل کے تلے 1 ہل کس گرمی سے شعلہا تا تھا سنبل کے تلے؟  
 کلرت جوشِ سودا سے نہیں جل کی جگہ 2 خال کب مقلد دے سکتی ہے کاکل کے تلے

بکرہاں ہانگ کو سچے ہیں دتے ے نکست 3 ہال آگ جاتا ہے شیشے کا رگ گل کے تلے  
 ہے ۶ انگٹان سمیدھا ہکلیپ ہوس 4 درندہ صدار ہے پک ہال ہلبل کے تلے  
 پے ہمتہ نودی ہے نہرے سے اے اسد 5 جادۂ منزل ہے خطہ ساغر گل کے تلے  
 (258)

[1816]

سمجھاؤ اُسے یہ وضع چھوڑے 1 جو چاہے کرے، یہ دل نہ توڑے  
 تقریر کا اُس کی حال مت پوچھ 2 معنی ہیں بہت، تو لفظ تھوڑے  
 نذر مژہ کر دل و جگر کو 3 چہرے سے جانیں گے یہ پھوڑے  
 عاشق کو یہ چاہیے کہ ہرگز 4 اندوہ سے (اپنا) منہ نہ موڑے  
 آجا لب بام، کوئی کب تک؟ 5 دیوار سے اپنے سر کو بھوڑے  
 جاتے ہیں رقیب کو خط اس کے 6 کاغذ کے دوڑتے ہیں گھوڑے  
 غم خوار کو ہے قسم کہ دنہار 7 غالب کو نہ تھنہ کام چھوڑے  
 حسرت زدہ طرب ہے یہ شخص 8 دم جب کہ وقت نزع توڑے  
 پانی نہ چمائے اس کے منہ میں 9 گل سے میں بھگو بھگو نچوڑے

(259)

[1835]

اور تو رکھنے کو ہم دہر میں کیا رکھتے تھے 1 فقط ایک شعر میں امداد رسا رکھتے تھے  
 اُس کا یہ حال کہ کوئی نہ ادا سچا ملا 2 آپ لکھتے تھے ہم اور آپ اُٹھا رکھتے تھے

(260)

[1816]

خیر نگہ کو نگہ چشم کو عدد جانے 1 وہ جلوہ کر کہ نہ میں جانوں اور نہ تو جانے

- نفس بخالہ رقیب، دھمکے ہاتھکِ عدو 2 زیادہ اس سے گرفتار ہوں کہ تو جانے  
 پہ کسوٹ مرقی شرم قلندر زن ہے خیال 3 بہار، حوصلہ معذور جھنجھو جانے  
 جنوں فرداء تنگیں ہے، کاش! عہدِ وفا 4 گدازِ حوصلہ کو پاس آبرو جانے  
 نہ ہو دے کیونکہ اُسے فرضِ قتلِ اہلِ وفا 5 لہو میں ہاتھ کے بھرنے کو جو دھو جانے  
 زباں سے عرضِ تنائے خامشِ معلوم 6 مگر وہ خانہ برائے گنگو جانے  
 مسیح کشیۃ الفت بہرِ تلی خاں ہے 7 کہ جو اسد، تپشِ بھسِ آرزو جانے

(261)

[1816]

- اگر گل حسنِ دالفت کی بیمِ جو شیدائی جانے 1 پر بلبل کے افسردہ کو دامن چیدی جانے  
 فسوانِ حسن سے ہے، شوخیِ گنگو نہ آرائی 2 بہار، اُس کی کعبِ مقام میں بالیدی جانے  
 نوائے بلبلِ دگل، پاسبانِ بیدماغی ہے 3 نیک ہو گانِ خرواں، صد چمنِ غولیدی جانے  
 زہا شبِ زندہ در تنگدستانِ کدِ حشت سے 4 مزہ بچک میں مسکی نوزن آسا، چیدی جانے  
 خوشا مستی، کہ جوشِ حیرتِ اندازِ قاتل سے 5 گنگہ شمشیر میں جوں جو ہر آرا میدانی جانے  
 جفا شوخ، وہوں گستاخِ مطلب ہے مگر عاشق 6 نفس، درِ قالبِ شجاعتِ لہو و زویدی جانے  
 نوائے طائرانِ آشیانِ گم کردہ آتی ہے 7 تماشا ہے کہ رنگِ رفتہ برگردیدی جانے  
 اسد، جاں نذرِ الطائفے کہ ہنگامِ ہمِ آخری 8 زبانِ ہر سرِ مو، حالِ دل پر سیدی جانے

(262)

[182]

- سبا، لگا وہ لہماچے طرف سے بلبل کی 1 کدوئے لہجہ بگل موئے آشیاں بھر جانے

(263)

[1816]

- ہے انتظار سے شررِ آبادِ کھنجر 1 مڑگان کو بہن، رگِ خار اکیں ہے



کس فرصت وصال پہ ہے گل کوہِ مندلیب 2 دلم - فراق، خدائے بجا کہیں ہے  
یارب، ہمیں تو خواب میں بھی مت دکھائیو 3 عشر خیال کہ دنیا کہیں ہے

(264)

[1816]

کرتا ہے گل جنون تماشا کہیں ہے 1 گلدستہ نگاہ سودا کہیں ہے

(265)

[1812]

اک گرم آہ کی، تو ہزاروں کے گھر چلے 1 رکھتے ہیں عشق میں یہ اثر، ہم جگر چلے  
پردانے کا نہ غم ہو، تو پھر کس لیے، اسد 2 ہر رات، شمع، شام سے لے تا صبح چلے؟

(266)

[1816]

عاشق، نقاب جلوۂ جانانہ چاہیے 1 قانونِ شمع کو بڑا پردانہ چاہیے  
پیدا کریں دماغ تماشاۓ سرو و گل 2 حسرت کشوں کو ساغر و مینانہ چاہیے  
دیوانگیاں ہیں حاصلِ رازِ نہانِ عشق 3 اے بے تمیز، منج کو دیرانہ چاہیے  
ساقی، بہار موسمِ گل ہے سرورِ بخشش 4 بیاں سے ہم گزر گئے، بیانہ چاہیے  
جاؤ ہے یار کی روٹی کھٹگو، اسد 5 بیاں جز فسون نہیں، اگر افسانہ چاہیے

(267)

[1821+]

دل تو ہو، اچھا نہیں ہے مگر دماغ 1 کچھ تو اسبابِ تماشا چاہیے

(268)

[1821]

وہ بات چاہتے ہو کہ جو بات چاہیے 1 صاحب کے مصلحتیں کو کرامات چاہیے

(269)

[1821+]

یہ کون کوئے ہے آہا کر ہمیں؟ لیکن 1 کبھی زمانہ مراد دل خراب تو دے

(270)

[1821]

کیا ہے ترک دنیا کاہلی سے 1 ہمیں حاصل نہیں بھاصلی سے  
 خراج دہہ دہراں، یک کب خاک 2 جہاں خوش ہوں تیری عالمی سے  
 پ افشاں ہو گئے شعلے ہزاروں 3 رہے ہم داغ، اپنی کاہلی سے  
 خدا، یعنی پدر سے مہرباں تر 4 بھرے ہم در بدر ناقابل سے  
 اسد قربان لطیف جوہر بیدل 5 خبر لیتے ہیں لیکن بیدی سے

(271)

[1816]

گدائے طالعہ تقریر ہے، زہاں، تجھ سے 1 کہ ناشی کو ہے چراغ جہاں تجھ سے  
 فردگی میں ہے فریاد بیدلاں تجھ سے 2 چراغ صبح، دگل موسم خزاں تجھ سے  
 بہار حیرت نگارہ، سخت چائی ہے 3 حنائے پائے اجل، غول کشکول، تجھ سے  
 پری بھیج، دیکھیں رخ اندر آئینہ 4 لگاؤ حیرت مقام، خوں فشاں تجھ سے  
 طراوت سحر ایجادی اثر یک سو 5 بہار نالہ و رنگینی فشاں تجھ سے

- جمن چمن گل آئینہ در کنار ہوں 6 امید، جو تماشاے گلستاں تجھ سے  
 نیاز، پردۂ اظہار خود پرستی ہے 7 جبین سجدہ فشاں تجھ سے، آستاں تجھ سے  
 بہانہ جوئی رحمت، کہیں گرِ تفریب 8 دغائے حوصلہ و رنجِ استحاں تجھ سے  
 اسدِ طلسمِ قفس میں رہے، قیامت ہے! 9 خرامِ تجھ سے، مہا تجھ سے، گلستاں تجھ سے

(272)

[1816]

- کیا پوچھے ہے بر خود غلطیہائے عزیزاں! 1 خواری کو بھی اک عار ہے، عالی نسبوں سے  
 کو تم کو رضا جوئی اختیار ہے، لیکن 2 جاتی ہے ملاقات کب ایسے سبوں سے؟  
 مت پوچھ اسد، غصے کم فرستی زہمت 3 دوزن بھی جو کالے، تو قیامت تمہوں سے

(273)

[1816]

- خوابِ حقیقتِ غفل ہے پریشاں مجھ سے 1 رگِ ہستہ کو ملی شوخیِ مزگاں مجھ سے  
 کچھ تاریک و کہیں گیرِ اختر طہری 2 عینکِ چشمِ بنا دوزنِ زنداں مجھ سے  
 اے تسلی، ہوئی وعدہ فریبِ انہوں ہے 3 درنہ، کیا ہونہ سکے نالہ بسا ماں مجھ سے؟  
 بسحقِ عیدِ محبت ہمہ نادانی تھا 4 چشمِ کھشودہ رہا عقدہٴ پیاں مجھ سے  
 آتشِ افروزی یک شعلہٴ غلہٴ ایما تجھ سے 5 چٹکِ آرائیِ صدھیر چہاغاں مجھ سے  
 اے اسد، دستِ وصلِ تنہا مظلوم 6 کاش! ہو قدرست برچیدنِ داماں مجھ سے

(274)

[1816]

- خدا یا، مل کہاں تک دن بعد رنج و تعب کاٹے 1 غم گیسو ہو شمشیر یہ تاب اور شب کاٹے!  
 کریں گرفتار عقب دید کا عشق، خود آریاں 2 صدف نکلنا گوہر سے بہ جہر تاپنے لب کاٹے  
 درینقا! وہ مرہض غم کہ فرط ناتوانی سے 3 بعد رنج و تعب کاٹے  
 یقیں ہے، آدمی کو دشگاہ فقر حاصل ہو 4 دم بچ توکل سے اگر پائے سب کاٹے  
 آمد مجھ میں ہے اس کے پسہ پاکی کہاں جرات؟ 5 کہ میں نے دست و پایا ہم بہ شمشیر لب کاٹے

(275)

[?]

- ہوئے یہ ہرواں دل خستہ شرم نارسانی سے 1 کہ صبح آرزو سے یک قلم پائے طلب کاٹے

(276)

[1816]

- ہاتھ پر گر ہاتھ مارے یار وقت کہتہ 1 کہ یک شب تب آسمان نہ پر افشانی کرے  
 وقت اس افتادہ کا خوش، جو قامت سے، آمد 2 نقشب پائے سور کو تحفہ سلیمانی کرے

(277)

[1816]

- محو آرمیدگی، سامان بچا بی کرے 1 چشم میں توڑے ٹکداں، تا شکر خواہی کرے  
 آرزوئے خانہ آبادی نے دیراں ترکیا 2 کیا کروں، مگر سایہ دیوار سیلابی کرے  
 نغمہ ہا، دلہنہ یک عقدہ تار نفس 3 باخچہ تنگی تیاں، شاید کہ سفر باہی کرے  
 صبح دم وہ جلوہ ریز بے نقابی ہو اگر 4 رنگ رخسار گل فرشید، مہتابی کرے  
 دھماکے کہنے دل رکھتے ہیں جوں مردگی 5 اے خوشا اگر آپ تنگی باز تیرا بی کرے  
 بادشاہی کا جہاں یہ حال ہو، عائب تو پھر 6 کیوں نہ دلی میں ہر اک ناخیز خواہی کرے

(278)

[1816]

- اے خوشاوقے کرساقی یک ٹمٹاں دا کرے 1 تار و پود فرشِ محفل، پھیرے مینا کرے  
 گر تپ آسودہ مڑگاں تصرف دا کرے 2 رھو پاہ شوئی بالِ نفس پیدا کرے  
 گر دکھاؤں صفو بے نقشِ رنگِ رفته کو 3 دسب زدہ سطر تبسم یک قلم انشا کرے  
 جو عزادار شہیدانِ نفسِ دزدیدہ ہو 4 نوحہ ماتم باواز پر عفتا کرے  
 حلقہ گرداب جو ہر کو بنا ڈالے تنور 5 نکلے، گر طوفانی آئینہ دریا کرے  
 یک در بروئے رحمت بستہ در شش جہت 6 ناامیدی ہے، خیالِ خانہ ویراں کیا کرے  
 توڑ بیٹھے جب کہ ہم جامِ دسب، پھر ہم کو کیا؟ 7 آسماں سے بارہ گلنام گر برسا کرے  
 ناتوانی سے نہیں سرور گریباںی، اسد 8 ہوں سراپا یک غمِ تسلیم، جو مولا کرے

(279)

[1816]

- یوں، بعد ضبطِ اشک پروں گرد و بار کے 1 پانی پیے سو پے کوئی جیسے وار کے  
 بعد از وداعِ یار بخوں در عیدہ ہیں 2 نقشِ قدم، ہیں ہم، کتبِ پائے نگار کے  
 ظاہر ہے ہم سے، کلفتِ خفج سیاہ زور 3 گویا کہ تحتِ مشق ہیں خطِ غبار کے  
 حسرت سے دیکھتے ہیں، ہم آبِ رنگِ گل 4 مایہِ شبنم، اشک ہیں مڑگانِ خار کے  
 ہم، مشقِ فکرِ وصل و غم جہر سے، اسد 5 لائقِ نہیں رہے ہیں، غمِ روزگار کے

(280)

[1816]

- تا چند تازہ مسجد و بچخانہ کھینچے 1 جوں شمع، دلِ مظلوت جانا نہ کھینچے

- بہتر، نقش یک دل صد چاک عرض کر 2 گر زلف یار کھینچ نہ سکے، شانہ کھینچے  
 راحت، کسین شوقی تقریب نالہ ہے 3 پائے نظر بدامن انسانہ کھینچے  
 زلف پری، بسلسلہ آرزو رسا 4 یک عمر، دامن دل دیوانہ کھینچے  
 یعنی، دماغ غلطی ساقی رسیدہ تر 5 خمیازہ خوار سے پیانہ کھینچے  
 پرواز آشیانہ عقائے ناز ہے 6 ہال پری پوشیدہ بچا نہ کھینچے  
 مجز و نیاز سے تو نہ آیا وہ راہ پر 7 دامن کو اس کے آج حریفانہ کھینچے  
 ہے ذوق گریہ، عزم سز کجے، اسد 8 دھبہ جنوں کیل بوریانہ کھینچے

(281)

[1816]

- دامن دل یونہی تماشا نہ کھینچے 1 اسے مددی، خیالت بچا نہ کھینچے  
 گل، سرسبز، اشارہ جیب دیدہ ہے 2 ناز بہار جز ہٹا خا نہ کھینچے  
 حیرت حجاب جلوہ، دوحشت غبار چشم 3 پائے نظر بدامن صحرا نہ کھینچے  
 دامادگی بہانہ، و دلہنگی فریب 4 درد طلب بہ آہلہ پا نہ کھینچے  
 کرتے ہوئے تصور یار آئے ہے حیا 5 کیا فائدہ کہ معصیت بیگانہ کھینچے  
 گر صفحے کو بند ہے پرواز سادگی 6 جز خطہ مجز، نقش تمنا نہ کھینچے  
 دیدار دوستانہ لہاسی ہے ناگوار 7 صورت بکار خانہ دیبا نہ کھینچے  
 ہے بے خوار نوحہ خون جگر، اسد 8 دسب ہوس گردن مینا نہ کھینچے

(282)

[1812]

جو حق تعالیٰ ادا نہ ہوئے، تو اپنا مذہب یہی ہے، غالب  
 ہوں نہ رہ جائے کوئی باقی، گناہ کیجئے، تو خوب کیجئے

(283)

[1816]

- 1 آئینہ، رنصب اندازِ روانی مانگے  
 2 رنگ سے گل نے دمِ عرض پریشانی بزم  
 3 شانہ ساں، مٹو بڑیاں خلہ مائی مانگے  
 4 چشمِ مور، آئینہ دلِ گمرانی مانگے  
 5 خوابِ میاد سے، پرواز، گمرانی مانگے  
 6 شہرِ کاہ، بے مژدہ رسانی مانگے  
 7 شکِ زخمِ جگرِ بالِ فطانی مانگے  
 8 آمدِ آئینہ پروانہ معانی مانگے

(284)

[1816]

- 1 ہامبِ دامدگی ہے عمرِ فرصت جو مجھے  
 2 ہے خلعتِ رنگِ اسکاں، گردشِ پہلو مجھے  
 3 سازِ ایمائے فنا ہے عالمِ جبری، آمد

(285)

[1816]

- 1 تڑپیں رکھتی ہے، شرمِ قطرہ سامانی مجھے  
 2 شہنم آسا کو جہاںِ نسیمِ گردانی مجھے؟  
 3 موجِ گردابِ حیا ہے، بھنکِ پیشانی مجھے  
 4 ہے، شعاعِ مہر، ڈنارِ سلیمانی مجھے

- بلبلِ قصور ہوں چنابِ اظہارِ تپش 3 جنبشِ نالِ قلم، جوشِ پرافٹانی مجھے  
 ضبطِ سوزِ دل ہے وجہِ حیرتِ اظہارِ حال 4 داغ ہے سرِ دامن، جوں چشمِ قربانی مجھے  
 شوق، ہے مثلِ حبابِ ازغوشِ بیرونِ آمدن 5 ہے گریباں کیرِ فرصت، ذوقِ مریانی، مجھے  
 وا کیا ہرگز نہ میرا عقدۂ تارِ نفس 6 ناخنِ بریدہ، ہے تلخِ مقامانی مجھے  
 ہوں بیولائے دو عالم، صورتِ تقریر، آسہ 7 نگر نے سوچی غمش کی گریبانی مجھے

(286)

[1816]

- ازبیاں آیا نظرِ فکرِ سخن میں تو مجھے 1 مردک، ہے طوطی آئینہ زانو مجھے  
 خاکِ فرصت بر سرِ ذوقِ فنا اے انتظار 2 ہے غبارِ ہیبتِ ساعت، رم آہو مجھے  
 کھڑتِ جورِ دھم سے، ہو گیا ہوں بیدار 3 غورِ دیوں نے ٹایا عاقبت بد خو مجھے  
 اضطرابِ عمر ہے مطلبِ نہیں آخر، کہ ہے 4 جیتوئے فرصتِ ربطِ سر زانو مجھے  
 چاہئے دمانِ ریشِ دل بھی تلخِ ناز سے 5 مرہمِ زکار ہے وہ دمسُ اہو مجھے

(287)

[1812]

- پہنتے ہیں، دو کچھ دیکھ کے، سب باتوں مجھے 1 یہ رنگِ زرد، ہے چمنِ زعفران مجھے

(288)

[1816]

- صبح، ناپیدا ہے کلفتِ خانہ اِدبار میں 1 توڑنا ہوتا ہے رنگِ یکِ نفس، ہر شب مجھے  
 شہیِ طالع سے ہوں ذوقِ محاسن میں سیر 2 ہمہ اعمال ہے، تاریکی کوکب مجھے



درد ناپیدا، و بچا تمہیں وارنگی 3 پردہ دار یاد کی ہے، دسویں شرب مجھے

(289)

[1816]

- ہے بچ تاپ روضہ ضعیف سحر لگی 1 ثقلت گدازی نفس نار سا مجھے  
 واں رکھا بہ پردہ تدبیر ہیں ہنوز 2 یاں قطعہ چرخ ہے، برگ تہا مجھے  
 پرواز ہا، نیاز قاشائے حسن دوست 3 بال کشادہ ہے، کتب آشنا مجھے  
 از خود گزشتگی میں غموشی پہ حرف ہے 4 موج غبار سرمہ ہوئی ہے، صدا مجھے  
 تا چند پست فطرتی طبع آرزو؟ 5 یارب، ملے بلندی دست دعا مجھے  
 یاں آب ودانہ، موسم گل میں حرام ہے 6 زکار واکستہ ہے، موج صبا مجھے  
 یکبار امتحان ہوس بھی ضرور ہے 7 اے جوش عشق، بادۂ مرد آزما مجھے  
 میں نے جنوں سے کی جو مسدا احتساب رنگ 8 خون جگر میں ایک ہی غوطہ دیا مجھے

(290)

[1821+]

- زندگی میں بھی، رہا ذوق فنا کا مارا 1 نگر بخفا غضب اس ساغر خالی نے مجھے  
 بسکہ تھی فصلی عزائیں چمنستان سخن 2 رنگ شہرت نہ دیا تازہ خیالی نے مجھے  
 جلوۂ خورشید، فنا ہوتی ہے شبنم، غالب 3 کھودیا سلطنت اسائے جلالی نے مجھے

(291)

[1816]

شکل طافس، گرفتار بنایا ہے مجھے 1 ہوں وہ گداس کہ بزرے میں پھیپا ہے مجھے

- یہ طافس، تماشا نظر آیا ہے مجھے 2 ایک دل تھا کہ بعد رنگ دکھایا ہے مجھے  
 عکس خط، تا خنن تاج دانا سرسبز 3 آئینہ، بیڑہ طوطی نظر آیا ہے مجھے  
 سہلجان جنوں ہوں، ستم نسبت زلف 4 موکشاں غارت زنجیر میں لایا ہے مجھے  
 گردہاں، آئینہ عشر خاک بختوں 5 یک جاہاں دل بیتاب اٹھایا ہے مجھے  
 حیرت کاغذ آفتزدہ ہے، جلوہ عمر 6 نہ خاکسرخ صد آئینہ پایا ہے مجھے  
 لالہ و گل بزم آئینہ اخلاق بہار 7 ہوں میں وہ دماغ کہ پہلوں میں بسایا ہے مجھے  
 درد اظہار تپش کسوتی گل مظلوم! 8 ہوں میں وہ چاک کہ کلاٹوں سے سلاپا ہے مجھے  
 بے دماغ تپش، و عرض درد عالم فریاد 9 ہوں میں وہ خاک کہ ماتم میں اڑایا ہے مجھے  
 جام ہر ذرہ ہے سرشار تمنا مجھ سے 10 کس کا دل ہوں کہ درد عالم سے لگایا ہے مجھے  
 جوش فریاد سے لوٹکا دمچ خواب، اسد 11 شوقی نغمہ بیدل نے چنگایا ہے مجھے

(292)

[1816]

- باغ تھیں گل نرس سے ڈراتا ہے مجھے 1 چاہوں گر سرچمن، آنکھ دکھاتا ہے مجھے  
 شور تیشال ہے کس رعب چمن کا، یارب؟ 2 آئینہ، بیڑہ بلبل نظر آتا ہے مجھے  
 حیرت آئینہ انجام جنوں ہوں جوں شمع 3 کس قدر دماغ جگر شعلہ اٹھاتا ہے مجھے  
 میں ہوں لور حیرت چلوید، مگر ذوق خیال 4 بفسون کیجے باز ستاتا ہے مجھے  
 حیرت لکیر خن، ساز سلامت ہے، اسد 5 دل پس زانوئے آئینہ بٹھاتا ہے مجھے

(293)

[1816]

- ماونو ہوں، کہ فلک غر سکھاتا ہے مجھے 1 عمر بھر ایک ہی پہلو پہ سلاتا ہے مجھے

(294)

[1816]

- ہر رنگ سوز، پردہ یک ساز ہے مجھے 1 ہاں سمندر، آئینہ ناز ہے مجھے  
 طاقس خاک، حسن نظر باز ہے مجھے 2 ہر ذرہ، چمک گم ناز ہے مجھے  
 آغوش گل ہے آئینہ ذرہ ذرہ خاک 3 عرض بہار، جوہر پرداز ہے مجھے  
 ہے بوئے گل غریب قتل گم وطن 4 ہر جزو آسماں، پر پرداز ہے مجھے  
 ہے جلوہ خیال، سوہائے مردک 5 جوں داغ، شعلہ سرخط آفاق ہے مجھے  
 دشت بہار نغمہ، دگل ساغر شراب 6 چشم پری، شفق کدہ راز ہے مجھے  
 فکر سخن، بہار پرداز خامش 7 دور چراغ، سرمہ آواز ہے مجھے  
 ہے خامہ فیض معیت ہیدل بکف، اسد 8 یک نیماں لکرو اعجاز ہے مجھے

(295)

[1816]

- کاوش دروختا پوشیدہ افسوں ہے مجھے 1 پانچ انکشف خواہاں، نعلی داڑوں ہے مجھے  
 رعبہ شہرت دو انیدان ہے، رفتن زہر خاک 2 خیر جلاو، رنگ بید بختوں، ہے مجھے  
 ساقیا، ایک ہی سفر میں سب کوئے، کراچ 3 آرزوئے بوسہ لبہائے میگوں ہے مجھے  
 ہو گئے ہامد گر، جوش پریشانی ہے، جع 4 گردش جام قنار، دور گردوں ہے مجھے  
 دیکھ لی جوش جوانی کی ترقی بھی کہ اب 5 پدر کے مانند کاش روز افزوں ہے مجھے  
 چنگی ہے، بر نفس و چیدان فکر، اے اسد 6 دھکھکھائے دل در رہن مضمون ہے مجھے

(296)

[-1861]

- کھرے نکالنا ہے اگر ہاں نکالے 1 تاحق کی تجتیں نہ مری جاں، نکالے  
لیں ہوسہ یا مصیبت جہراں بیاں کریں 2 اک منہ ہے کون کون سے اماں نکالے

(297)

[1853]

- ذرا کر زور سینے پر، کہ حجر پڑ ستم نکلے 1 جو وہ نکلے تو دل نکلے جو دل نکلے تو دم نکلے

(298)

[1821+]

- گر مصیبت تھی تو غربت میں اٹھالیتا ہمد 1 میری دلی ہی میں ہوئی تھی یہ خدایا ہائے ہائے

(299)

[1816]

- نوائے خطہ الفت، اگر، چناب ہو جاوے 1 بڑ پروان، تار شمع پر، بھڑاپ ہو جاوے  
اگر وحشت عرق افشان بے پروا خدایا ہو 2 بیاض دیدہ آہو، کب سیلاب ہو جاوے  
زبس طوفان آب گل ہے غافل، کیا تعجب ہوا 3 کہ ہر یک گرد پاؤ گستاں، گرداب ہو جاوے  
از میں ہاں تک ملے دست دعا، دخل تصرف کر 4 کہ سجدہ قہر، تیغ فیم عذاب ہو جاوے  
برنگ گل، اگر شیرازہ بند تیغوی رہے 5 ہزار آشفگی، مجموعہ یک خواب ہو جائے  
اسد، باوصف مشق بے تکلف خاک گردیدن 6 غضب ہے، گر غبار خاطر احباب ہو جاوے

(300)

[1816]

- تک برواغ ملک آلودہ وحشت تماشا ہے 1 سوار دیدہ آہو شب مہتاب ہو جاوے

(301)

[1816]

بہ پاس خوشی مڑگاں، سر ہر خار سوزن ہے 1 تبسم، برگ گل کو غنیہ دامن نہ ہو جاوے  
 جرات دہنی عاشق ہے جانے تم ترساں ہوں 2 کہ رشتہ، تار اعلک دیدہ سوزن نہ ہو جاوے  
 غضب شرم آفریں ہے رنگ، ریزہ ہائے غلو جینی 3 سفیدی آکینے کی، چہرہ روزن نہ ہو جاوے

(302)

[1816]

یاد رکھے تاز ہائے التفات اولیں 1 آشیان طائرِ رنگِ حنا ہو جائے  
 لطیفِ عشقِ ہریک، اندازِ دگر دکلائے گا 2 بے تکلف یک لگاؤ آشنا ہو جائے  
 دادا دوسرے بھائے صدمہ، شرب الملح! 3 گر ہر افتادگی، جوں نقش پا، ہو جائے  
 وسعِ شرب، نیاز، کلفت و مشقت، آمد 4 یک بیاہاں سایہ بال، ہما ہو جائے

(303)

[1816]

از دلِ ہر درد مندے جوشِ چٹالی زدن 1 اے ہمدے مدعا کی، یک دعا ہو جائے

(304)

[1826]

پوچھے ہے کیا معاشِ جگر تھکانِ عشق 1 جوں شمع، آپ اپنی وہ خوراک ہو گئے

(305)

[1816]

ہوا جب صن کم، خط بر پزارِ سادہ آتا ہے 1 کہ بعد از صاف نے، ساغر میں ڈر پلہ آتا ہے  
 نکس ہے حذرِ الفت میں حاصلِ طیر 2 نظرِ دان، سرِ ملک بر زمیں افتادہ، آتا ہے

پامال

محیط دہر میں بالیدن، از مستی گذشتن ہے 3 کہیں ہر یک حباب سا نکست آتا ہے  
 دیار عشق میں جاتا ہے جو سوداگری سماں 4 حنا زنگینا بخت دادہ آتا ہے  
 اسد، وار سنگیں ہاوصب سماں بے تعلق ہیں 5 صنوبر نگستاں میں ہا دل آزادہ آتا ہے

(306)

[1812]

تو تو پہ کر تو تم کیا ہو؟ جب ادا بار آتا ہے 1 تو یوسف سامعیں، کچنے سر بازار آتا ہے

(307)

[1859]

دیکھیے، کیا جواب آتا ہے؟

(308)

[1821]

ربط خیز اعیان ذروئے صدا ہے 1 اگنی کو سرمہ چشم، آواز آٹھا، ہے  
 مومے دماغ دشت، سروے نفا ہے 2 شیرازہ دو عالم یک آو تار سا ہے  
 دیا لگی ہے، تھہ کو درہی خرام دینا 3 موج بہار، نکسر زنجیر نقش پا ہے  
 پردانے سے ہو، شاید، تسکینِ خطہ شمع 4 آسائشِ وقفا، چٹائی جفا ہے  
 اسے اضطراب سرکش، یک جہد وار سنگیں 5 میں بھی ہوں صمغ کشتہ، گردوغ خوں بہا ہے  
 نے حسرتِ تلی، نہ ذوقِ بخترازی 6 یک درد و صد دوا ہے، یک دست و صد دعا ہے  
 دریائے ہے ہے ساقی، لیکن غار باقی 7 تا کوچہ دادنی موجِ خیالِ آٹھا ہے  
 دشت نہ کھینچ، قافل، حیرت نفس ہے بھل 8 جب تار غول ہو، غافل، تا شہر کیا بلا ہے!  
 بتھانے میں اسد بھی بندہ تھا گا، گا ہے 9 حضرت چلے حرم کو، اب آپ کا خدا ہے

(309)

[1816]

- جوہر آئینہ ساں، مڑکاں بدل آسودہ ہے 1 قطرہ جو آنکھوں سے پکا، سونگاہ آلودہ ہے  
 دامگاہ مجز میں سامان آسائیں کہاں 2 پرفٹانی بھی قریب خاطر آسودہ ہے  
 اے ہوس، مرض بے باط ناز مشاقتی لہانگ 3 چوں بڑ طاؤس، یکسر داغ منگ آلودہ ہے  
 ہے ریا کا رتبہ، بالاتر تصور کردنی 4 حیرگی سے داغ کی، مد، حکیم بس آلودہ ہے  
 کیا کہوں پرداز کی آوارگی کی کشش؟ 5 عافیت، سرمایہ بال د بڑ نکشودہ ہے  
 ہے، سواو خط، پریشاں مولی اہل خوا 6 خامد میرا صمیع قہر کشکشاں کا دودہ ہے  
 جس طرف سٹائے ہیں باختر فہری ہائیں گے 7 مرگ سے وحشت نہ کر، رام عدم بیودہ ہے  
 چہ بیٹائے نے رکھ لو تو اپنے کان میں 8 نئے پرستاں، مانج بے صرف کو بیودہ ہے  
 کثرت انشائے مضمون تھیرے، اسد 9 ہر سر انگشت، لوک خلد فرسودہ ہے

(310)

[1816]

- غم و عشرت، قدیم ہوس دل تسلیم آئیں ہے 1 دعائے دعا گم کردگاں، لہریج آئیں ہے  
 تماشہ ہے کہ ناموس و فار سوائے آئیں ہے 2 نفس حیرتی گلی میں خوں ہو، لور باز آہ تھیں ہے  
 ہمارا دیکھ کر تک ہے، سیر گشتاں کر 3 شرار آہ سے، مونچ صبا، دلمان کھنک ہے  
 پیام تعزیت پیدا ہے اعزاز عیادت ہے 4 ہب ماتم، تہ دلمان دود صمیع بالیں ہے  
 زبس جز حسن، منت ناگوارا ہے طبیعت پر 5 کشاد عقد، جو نائن دست نگاریں ہے  
 نہیں ہے، سرفروش عشق، غیر از بید ماہیا 6 جبین پر بھری، منہ خلد قدرت، خطا نہیں ہے  
 بہار داغ، پامال خرام جلوہ فرمایاں 7 حنا سے دست و خون کشکشاں سے تنگ نہیں ہے  
 بہا بان قہ ہے بعد صحرائے طلب، غالب 8 پینہ تو سن بہت کا سلی خانہ زیں ہے

(311)

[1816]

بلکہ حیرت رم، آئینہ پرداز زانو ہے 1 کہ مخکب نافہ کشال سواد چشم آہو ہے  
 رخم میں ستم کوشوں کے ہے، سامان خونریزی 2 سر حکب چشم یار، آب دم هم شیر امدو ہے  
 کرے ہے دست فرسودہوں، دیم تو دانی 3 یہ افشاندہ در کج قفس، تعویذ ہارو ہے  
 ہوا، چرخ خیدہ، ناتواں بار طلائع سے 4 کہ ظاہر، منہ خورشید، دسب زہ پہلو ہے  
 آسد، تاکہ طبعیت طاقب غریب الم لاوے؟ 5 نقاب دل بہ پہلو، نائے بہار بدخو ہے

(312)

[?]

اے آسد، بایں مت ہوا ز درشاہ نجف 1 صاحب دلہا وکیل حضرت اللہ

(313)

[1867]

دم و انہیں بر سر راہ ہے 1 عزیز و اب اللہ ہی اللہ ہے

(314)

[1816]

چشم گریاں، بے مل شوق بہار دیہ ہے 1 اشک ریزی، مرضی ہال افشانی امید ہے  
 دامن گردوں میں رہ جاتا ہے ہنگام وداع 2 گوہر شب تاب، اشک دیدہ، خورشید ہے  
 رجبہ تسلیم خلق مشرباں، عالی سمجھ 3 چشم قربانی، گل شاخ بلال امید ہے  
 کچھ نہیں حاصل تعلق میں بغیر از شکست 4 اے خوشا رعدے کہ مرغ گلشن تجریہ ہے  
 کثرت اندوہ سے حیران و مضطرب ہے آسد 5 یا علی، دلب عیالات و دم تانید ہے



(315)

[1816]

- صبح سے معلوم آ جا رہا تھا، ہے 1 غافلاں، آواز کا، آئینہ ابھام ہے  
 بسکہ ہے صیاد راہ عشق میں جو کہیں 2 جاوے رہ سرسبز، مڑگانا چشم دام ہے  
 بسکہ حیرے جلوۂ دیدار کا ہے اشتیاق 3 ہر بہت لرزید طلعت، آفتاب دام ہے  
 مستعد قتل یک عالم ہے، جلاوٹ لنگ 4 کھکھش، سوچ عشق میں تنگی غول آ شام ہے  
 کیا کمال عشق نفس آباد کیتی میں طے 5 پتنگی ہائے تصور، یاں خیال خام ہے  
 ہو جہاں، وہ ساتھی لرزید رہ، مجلس فردز 6 داں، آسہ، تار شعاع سر خط جام ہے

(316)

[1816]

- نقش سطر مد ختم ہے بر آب زبر کاہ 1 حسن کا خط پر نہاں شندید فی انداز ہے

(317)

[1816]

- مڑو، پہلوئے چشم، اے جلوۂ ادراک، باقی ہے 1 ہوا وہ شعلہ داغ، اور شوئی خاشاک باقی ہے  
 جن میں کچھ چھوڑا تو نے غیر از بیضۂ قمری 2 عدم میں، بہر فرق سر، مشیت خاک باقی ہے  
 گداڑ سہی بینش، شست دھوئے نقش خود کا می 3 سراپا چشم آئیں، یک نگاہ پاک باقی ہے  
 ہوا ترک لباس زمردانی دکشا، یکن 4 هنوز آفتاب یک خند، یعنی چاک، باقی ہے  
 جن زار قننا ہو گئی صرغ غزاں، یکن 5 بہار نیم رنگ آو صرغ خاک باقی ہے  
 نہ حیرت چشم ساتی کی، نہ صحبت دور ساغر کی 6 مری محفل میں، غائب گردش، اللاک باقی ہے

(318)

[1816]

- کوشش، ہمہ جہت ترقی دہنی ہے 1 صد جہش دل، یک مڑہ ہر مڑنی ہے  
 گو حوصلہ پامرد تغافل نہیں، لیکن 2 خاموشی عاشق، گدے کم تھی ہے  
 دی لطف ہوانے بچوں، طرفہ نزاکت 3 تا آبلہ، دعوائے نگہ پھڑنی ہے  
 راسخگر ارباب فنا، تلاء زنجیر 4 عیش ابد، از غولیش بدوں تا غشی ہے  
 از بسکہ ہے جو نگہن تکیہ زدنہا 5 گل برگ، بر ہائش سرود چنی ہے  
 آئینہ و شام، ہمہ دست و ہمہ زانو 6 اے حسن، مگر حسرت بیاں فکری ہے  
 فریاد، آسہ بے نگہائے قیاس سے 7 سچ کہتے ہیں، واللہ، کہ اللہ فنی ہے

(319)

[1816]

- بدوق شوقی اعضا تکلف بار بستر ہے 1 نوحاف سچ کتاب کفکش، ہر تار بستر ہے  
 معنائے تکلف، سر بہر چشم پوشیدن 2 گداز جمع محفل، پچش طوار بستر ہے  
 مڑہ فرشی رہ، دل ناتوان، دآرز و مضطر 3 بہ پائے خلعت، سحر داوی پڑے خار بستر ہے

(320)

[1816]

- جنوں رسولی دار تکی، زنجیر بہتر ہے 1 بقدر مصلحت و لیسگی، تہذیب بہتر ہے  
 خوشا! خود بینی، و تہذیب غفلت نقد اندیش 2 بدین بحر اگر بدنامی تقدیر بہتر ہے  
 کمال حسن اگر موقوف انداز تغافل ہو 3 تکلف بر طرف تھو سے تری تصویر بہتر ہے  
 دل آگاہ تسکین صبر بیدری نہو، یارب! 4 نفس، آئینہ دار آو بے تاثیر بہتر ہے

- خدا یا، چشم تاول درد ہے، السون آگاہی! 5 نگہ حیرت سواد خواب ہے تعمیر بہتر ہے  
دردن جھیر آئینہ، جوں برگ تہا، خوں ہے 6 تاس، نقش خود آرائی، حیا تحریر بہتر ہے  
تنہا ہے، اسد، قتل رقیب اور شکر کا سجدہ 7 دعائے دل، بحراب غم شمشیر بہتر ہے

(321)

[1821]

- کیا غم ہے اس کو، جس کا قتل سا امام ہو 1 اتنا بھی، اے لک زور، کیوں بچواس ہے؟

(322)

[1816]

- بسکہ حیرت سے ز پا القادۃ زہار ہے 1 ناخن انگشت، سمخال لب بیمار ہے  
زلف سے شب دھریاں، دلوں نہیں ممکن، دلچا 2 درد، صد محشر برہن جلوہ رخسار ہے  
در خیال آباد سودائے سر مڑگان دوست 3 صدر گہاں، جاوہ آسا، دلقب نشر زار ہے  
بسکہ ویرانی سے کفر دیں ہوئے زیر و زبر 4 گرد صحرائے حرم تا کوچہ زکار ہے  
اے سر شوریدہ، ذوق عشق و پاس آہرد 5 جوش سودا کب حجب صنف دستار ہے؟  
وصل میں دل انتظار طرفہ رکھتا ہے، مگر 6 نقد، تاراج تنہا کے لئے درکار ہے  
خانہاں، پایمال شوئی، دھوی، اسد 7 سایہ دیوار، سیلاب در و دیوار ہے

(323)

[1816]

- حیرت، حیدن ہا خوں بہائے دین ہا 1 رنگ گل کے پردے میں آئینہ پافشاں ہے  
عشق کے تھافل سے، ہرزہ گرد ہے عالم 2 لائے شش جہت آفاق ریشہ چشم زہاں

دشت انجمن ہے گل، دیکھ لالے کا عالم 3 مٹی روزِ عمر کے، داغ ہال انکس ہے  
اے کرم، نہو غافل، درد ہے آسہ بیدل 4 بے گھر صدف کو یا ربوح چشم نیساں ہے

(324)

[1816]

ہے صبرِ خام، ریز شہائے استقبال، ناز 1 نامہ خود پیغام کو ہال و پر پرواز ہے  
سرِ لہجہ اضطرابِ انجمنی الفت پند چہ 2 نالِ خام، غارِ غارِ خاطر آغاز ہے  
لفظ ہے کانوں میں اُس کے نلہ مرغِ اسیر 3 روضہ پا، یاں نوا سامانِ بندہ ساز ہے  
شرم ہے طرزِ تلاشِ انتخابِ یک نگاہ 4 اضطرابِ چشم بر پاِ دوست، غماز ہے  
شوقِ اکلہارِ غیر از دشتِ بختوں نہیں 5 لہجی معنی، آسہ، محملِ نصیبِ راز ہے

(325)

[1816]

خوابِ غفلت پہ کہیں گاؤ نظر پنہاں ہے 1 شام، سائے میں بتا ساجِ سحر پنہاں ہے  
دو جہاں، گردِ شای یک سُختِ آسرا نیاز 2 عقدِ صد دل مگر بیانِ سحر پنہاں ہے  
خلوتِ دل میں نگرِ دُش، بجز سجدۂ شوق 3 آستانِ میں، صلیبِ آئینہ، در پنہاں ہے  
فکرِ پروازِ جنوں ہے، سببِ ضلہ پند چہ 4 اشکِ چلِ بیضِ مژدے سے در پنہاں ہے  
ہوش، اے نرزدہ در، تہمتِ بیدردی چند؟ 5 نال، در گردِ قنائے اثر پنہاں ہے  
دہمِ غفلت، مگر، احرامِ اسرارِ داند سے 6 دلفِ ہر رنگ کے باطن میں شر پنہاں ہے  
دشتِ دل ہے، آسہ، عالمِ نیرنگِ نشاط 7 خندِ گل، لبِ دہمِ جگر پنہاں ہے

(326)

[1816]

- اثر سوزِ محبت کا، قیامت بے نچا پا ہے 1 کہ گدگ سے سنگ میں غم شرور کا ریشہ پیدا ہے  
 نہاں ہے گوہرِ مقصود جیبِ خود شناسی میں 2 کہ پاںِ مٹواں ہے تیشال اور آئینہٴ مدیا ہے  
 عزیز و ذکرِ وصلِ غیر سے مجھ کو نہ بہلاؤ 3 کہ یاں افسانِ خوابِ افسانہٴ طوالبِ لہجہ ہے  
 تصور، بجزِ تسکینِ تہید نہائے طفلِ دل 4 بیاخ رکھائے رفتہ، گلچنِ تماشا ہے  
 ہستیِ غیر ہے، قطعِ لباسِ خانہٴ ویرانی 5 کہ تارِ جاوہِ رو، رشتہٴ دامانِ محرا ہے  
 مجھے شبہائے تاریکِ فراقِ شعلہٴ دیاں میں 6 چراغِ خانہٴ دل، سوزشِ داغِ تنہا ہے  
 ترے نوکر ترے در پر آمد کو ذبح کرتے ہیں 7 شکر، ناخدا ترس، آشائش، ماجرا کیا ہے؟

(327)

[1816]

- کلفت، طلسمِ جلوۂ کلیتِ دگر 1 زنگارِ خوردہٴ آئین، یک برگِ تاک ہے  
 ہے عرضِ جوہرِ خط و خالِ ہزارِ تحس 2 لیکن ہنوز دامنِ آئینہٴ پاک ہے  
 ہوں، خلوتِ فسادِ کی انتظار میں 3 وہ بیدارِ باغ جس کو ہوس بھی تپاک ہے

(328)

[1816]

- بزمِ نئے پرستی، حسرتِ تکلیفِ بجا ہے 1 کہ جامِ ہاں، کفِ بربِ تہربِ تقاضا ہے  
 نشاطِ دیدہٴ بیٹا ہے، کو خواب؟ وچہٴ بیداری؟ 2 کیم آوردہٴ مژگاں، روئے بروئے تماشا ہے  
 تک، معمارِ حسرتِ جا، چہٴ آبادی؟ چہٴ ویرانی؟ 3 کہ مژگاں جس طرف، ہاں بکفِ طلیحِ محرا ہے  
 نہ سوئے آبلوں میں، گر سرِ تکیہٴ دیدہٴ غم سے 4 بھولاں گا و تو میدی، نگاہِ عاجزاں، پا ہے  
 ہتھیائے قہرِ زندگیِ مظلومِ آزادی 5 شررِ بھی صیدِ دامِ رشتہٴ رگہائے خارا ہے  
 اسد، یاسِ تنہا ہے، نہ کہ امیدِ آزادی 6 گدازِ ہر تنہا آہِ صمدِ تنہا ہے

(329)

[1816]

- فرست، آئینہ صد رنگ خود آرائی ہے 1 روز و شب، یک کپ افسوس تماشا کی ہے  
 وحش زخم وفا دیکھ کہ سر تا سر دل 2 بنی، جوں جوہر تیغ، آئینہ گیرائی ہے  
 شمع آسا، چہ سر دعویٰ؟ دکو پائے ثبات؟ 3 گل صد شعلہ، یک جہبہ فکیرائی ہے  
 نالہ غنیمت ورق، و دل گل مضمون شفق 4 چمن آرائے نفس، وحش تنہائی ہے  
 بوئے گل فتنہ بیدار، و چمن چلے خواب 5 وصل ہر رنگ جنوں کسوٹ رسوائی ہے  
 شرم، طوقان غزاں رنگ طربکاہ بہار 6 ماہتابی کعبہ چشم تماشا کی ہے  
 باغ خاموشی دل سے سخن عشق، اسد 7 نفس سوختہ رہو چمن ایمائی ہے

(330)

[1861]

- حالت ترے عاشق کی یہ اب آن بنی ہے 1 اعضا فتنی ہو چکی، اب جاں فتنی ہے

(331)

[1812]

- زخم دل تم نے دکھایا ہے کہ جی جانے ہے 1 ایسے چنے کوڑا لایا ہے کہ جی جانے ہے

(332)

[1816]

- مجر دینہا ہزار، و تازہ رفتن ہا چشم 1 جادو سحرائے آگاہی، شعاع جلوہ ہے  
 اختلاف رنگ و بو، طرح بہار بخودی 2 صلح گل، گرداب گاہ غزاع جلوہ ہے  
 حسن خواباں، بسکہ عقدہ رتماشا ہے، اسد 3 آئینہ، یک دست رد اقتناع جلوہ ہے

(333)

[1816]

- بکھرے سوئے خیال زلفِ وحشت تاک ہے 1 تادلِ شب، آنہوی شانہ آسا، چاک ہے  
 یاں ملّاخن باز، کس کا تالہ پیاک، ہے؟ 2 جاوہ، تاکہ سارہ مومے چوٹی الماک ہے  
 ہے دو عالم صیدِ اندازِ حرّ و دلّ سوار 3 یاں، خطّ پر کارِ هستی، حلقہٴ فتراک ہے  
 خلوتِ بالِ دیرِ قمری میں واکرِ راہِ شوق 4 جاوہ، گلشن، برنگِ ریشہ، زیرِ خاک ہے  
 پیشِ گرمِ اضطراب، وائلِ غفلتِ سردِ صبر 5 دورِ ساغر، یکِ گستاں برگرِ چو تاک ہے  
 ہے عرضِ وحشت پر ہے، تازہ تاقوینہائے دل 6 قطعہٴ بے پردہ، دامنِ خاشاک ہے  
 ہے، کعبہٴ سوچِ گلِ فتراک بے تابی، آسد 7 رنگ، یاں بو سے، سوارِ تو سن چالاک ہے

(334)

[1816]

- بسکہ زیرِ خاک با آبِ طرولتِ راہ ہے 1 ریشہ سے، ہر تخم کا دلو، اندرِ دلِ چاہ ہے  
 نفسِ گھمائے سن سے چشمہٴ ہائے باغ میں 2 فلسِ مایِ آئینہ پر دانہٴ داغِ ماہ ہے  
 واں سے ہے تکلیفِ عرض، بیدِ مہیائے دل 3 یاں صبرِ خام، مجھ کو تالہ جاناہ ہے  
 حسنِ درختائی میں دہمِ صدِ سرگردان ہے فرق 4 سرو کے قامتِ پگل، یکِ دامنِ کوتاہ ہے  
 رشک ہے آسائشِ اربابِ غفلت پر، آسد 5 بیچِ و تابِ دل، نصیبِ خاطرِ آگاہ ہے

(335)

[1816]

- سوزِ گل کی خاک میں ریشہٴ بخشِ داغ ہے 1 آئینہٴ نشانِ حالِ منگی گلِ چراغ ہے  
 لعلِ خمار نے کو ہے درِ دلِ ہمدگر اثر 2 چہرہٴ حیوےٴ شراب، کفِ بلبِ لیاغ ہے

- مطلب صفائے طبع ہے، جلو ناز سخن 3 داغ دل سیدلاں، مردم چشم زارغ ہے  
 زنجش پار صراں، پیش و طرب کا ہے نکش 4 دل سے اٹھے ہے جو غبارِ گروہاں ہارغ ہے  
 شعر کی فکر کو، اسد، چاہے ہے دل و دماغ 5 دانے اک ہے سرودِ دل، بیدل و بیدل ہارغ ہے

(336)

[1816]

- کہا نے؟ کو مرق؟ سہی مردیج نشہ رنگیں تر 1 خط رخسار ساقی، تانیط ساغر چراغاں ہے  
 رہا بھدر دل، وہ پردہ جوشِ ظہور آخر 2 گل و زمیں، آئینہ و آئینہ کوہاں ہے  
 تکلف سازِ رسولی ہے، غافل، شرمِ روحانی 3 دل خوں گشتہ در سببِ حنا آلودہ صریاں ہے  
 تماشا، سرخوشِ غفلت ہے با دمبِ حضور دل 4 بنور آئینہ، غلو نگاہ ناز ربطِ مڑکاں ہے  
 تکلف بر طرف، ذوقِ رنگِ جمع کر، در نہ 5 پریشاں خوابِ آفرشی «دارع» پستھاں ہے  
 اسد جمعیتِ دل در کنارِ بیخودی خوشتر 6 «عالم آگہی» سلمانی یک خوابِ پریشاں ہے

(337)

[1816]

- ہوا ہے مانعِ عاشقِ نوازی، ناز خود بینی 1 تکلف بر طرف، آئینہ قیصرِ حاکل ہے  
 ب سبیلِ ایک لکھِ دل ہے مانِ گیر مڑکاں کا 2 غریبِ بحر، جو بوائے شس و خاشاکِ ساحل ہے  
 بہا ہے یاں تک شکلوں میں، غبارِ تکلفِ خاطر 3 کہ چشمِ ترش، ہر یک پاؤںِ دل پائے دھگ ہے  
 تفتی ہے تیش میں بسملوں کی، برق کی شوشی 4 فرض اب تک خیالِ گرمی رفتارِ قاتل ہے

(338)

[1866]

- سجد کے زیرِ سایہ، اک گمراہ پایا ہے 1 بندہ کینہِ مسایہ خدا ہے



(339)

[1816]

- خود فرد شہنائے ہستی بلکہ جائے خندہ ہے 1 ہر شکست قیمت دل میں صدائے خندہ ہے  
 نقشِ مہرِت در نظر، یا نمودِ عشرت در بساط 2 دو جہاں وسعت، بقدر یک لفظائے خندہ ہے  
 جائے استہزا ہے، عشرت کوئی ہستی، آسہ 3 صبح و شبنم، فرصت نشوونمائے خندہ ہے

(340)

[1816]

- دیکھتا ہوں وحشِ شوقِ غرضِ آمادہ ہے 1 قال رسوائی، سرکش سر بھرا دادہ سے  
 دام گر بنزے میں پہاں کیجئے، طاووس ہو 2 جوشِ نیرنگ بہارِ عرضِ صبرا دادہ سے  
 خیمہ لیلیٰ سیاہ، و خانہ مجنوںِ خراب 3 جوشِ ویرانی ہے عشقِ داغِ جیروں دادہ سے  
 بزمِ ہستی وہ تماشا ہے کہ جس کو ہم، آسہ 4 دیکھتے ہیں چشمِ از خوابِ عدم نکشادہ سے

(341)

[1816]

- دیکھ تری خوئے گرم، دل پہ تپشِ رام ہے 1 ظاہرِ سیماپ کو، شعلہ رنگِ دام ہے  
 شوشی ہضمِ جیب، فتنہ ایام ہے 2 قسمتِ خنجرِ رقیب، گردشِ صد جام ہے  
 جلوۂ پیشِ پناہ، بخشے ہے ذوقِ نگاہ 3 کعبہ پوششِ سیاہِ مردکِ احرام ہے  
 کوئس؟ و چہ غبار؟ جرأتِ بجزِ آفتار 4 در تپشِ آہِ شوق، سرمہ، صد نام ہے  
 غلبۂ انردگی، جستِ جھکین نہ ہو 5 اے ہمہ خوابِ گراں، حوصلہ بد نام ہے  
 بزمِ وداغِ نظر، یاسِ طربِ نامہ ہر 6 فرصتِ رقصِ شر، بوسہ پہ پیغام ہے  
 گرے طوفاںِ رکاب، تازہ عشرتِ ملاں 7 بے سرد اماں آسہ، فتنہ سرِ نہجام ہے

(342)

[1816]

- بہر پردوں سراسر لطف مستر، سایہ ہے 1 بچہ، مڑکاں، بھٹل اٹک دست دایہ ہے  
 فصل گل میں، دیدہ غونیس نکاہان جنوں 2 دلیب نکار، گل سے شفق سرمایہ ہے  
 شعلہ باطن سے یاس تک مجھ کو غفلت ہے کہ آوا 3 شیون دل، یک سرود خانہ مسایہ ہے  
 کیوں نہ تنگی یار کو مفاخرہ الفت کہوں؟ 4 زخم، مشک گل، سراپا کا مرے حیرانہ ہے  
 اے اسد، آباد ہے مجھ سے جہان شاعری 5 خامہ میرا خنجر سلطانِ سخن کا پایہ ہے

(343)

[1816]

- اُس قامتِ رعنا کی جہاں جلوہ گری ہے 1 تسلیم فردشی، روشِ کبک دری ہے  
 شرمندہ الفت ہوں دادا طلبی سے 2 ہر قطرہ شربت مجھے اٹک شکاری ہے  
 سرمایہ دشت ہے، دلا، سایہ نگزار 3 ہر سبزہ نو خاستہ یاں بالِ پری ہے  
 روشن ہوئی یہ بات دمِ نزع کہ آخر 4 فانوس، کفنِ بہر چراغِ سحری ہے  
 ہم آئے ہیں، غالب روِ اقلیمِ عدم سے 5 یہ تیرگی حال لباسِ ستری ہے

(344)

[1816]

- ہو کر شہیدِ عشق میں، پائے ہزار جسم 1 ہر سوچِ گردِ راو، مرے سر کو دوش ہے

(345)

[?]

- سر دشتِ چٹائی دل، در گردِ محو 1 پردازِ بخوں خفتہ و فریادِ رسا ہے

(346)

[1816]

- زلف سیہ، اُٹلی نظر بد قلمی ہے 1 ہر چند خط سبز و دُورِ رقی ہے  
 ہے عشقِ وفا، جانتے ہیں، لغزشِ پاک 2 اے شمع، تجھے دھوی، عادتِ قدی ہے  
 ہے عرضِ کسوت، آئینہ جراتِ عاشق 3 جز آہ کہ سرِ لعلِ وحشتِ علی ہے  
 دامادِ ذوقِ طرب و صل نہیں ہوں 4 اے حسرتِ بسیار، تنہا کی کمی ہے  
 وہ پردہ نشیں، اور اسد آئینہ اظہار 5 شہرتِ جمنِ فتنہ و عفتا اری ہے

(347)

[1816]

- آنکھوں میں انتکار سے جاں بُدِ شباب ہے 1 آتا ہے آ، دگر نہ یہ پاؤں رکاب ہے  
 حیراں ہوں، دامنِ مژدہ کیوں چھڑاتا نہیں 2 خطِ صلحِ چادر پہ گردِ کتاب ہے  
 چوں نکل با تم، ابر سے مطلب نہیں مجھے 3 رنگِ سیاہِ نخل، غبارِ سحاب ہے  
 ممکن نہیں کہ ہو دلِ خواہاں میں کارگر 4 تاغیرِ بخششِ اٹک سے نقشِ برِ آب ہے  
 دیکھ، اے اسد، بدیدہ ہاٹن کہ ظاہر 5 ہر ایک آوازِ غیرتِ صد آفتاب ہے

(348)

[1821]

- ذوقِ خودداری، خراب و حجبِ تفسیر ہے 1 آئینہ خانہ، مری قشال کہ، زنجیر ہے  
 ڈھبے بھٹوں کے کس کس دلع کو پہنا عرض؟ 2 ہر بیاباں، یک بیاباں حسرتِ قہیر ہے  
 میکشِ مضمون کو حسنِ ربط خط کیا چاہئے؟ 3 لغزشِ رفتارِ غاب، مستی، تحریر ہے  
 خانمانِ بھیر بانِ غافل از معنیِ خراب! 4 جب ہوئے ہم یکدہ، رحمت کی کیا تعمیر ہے؟  
 چاہے گر جب جز آدم وارثِ آدم نہیں 5 شوقِ ایمانِ زائد، سُستیِ تدبیر ہے  
 شبِ دراز و آفتابِ دل تیز، یعنی، منکِ شمع 6 مہ، ز سر تا ناخن پا، رزقِ یکِ ہیکر ہے

آب ہو جاتے ہیں رنگِ صبحِ باطل سے مرد 7 انگ پیدا کر، اسد گر آہ بے تاثیر ہے

(349)

[1816]

بھقسِ ظاہری، رنگِ کمالِ طبع، پنہاں ہے 1 کہ بہرِ دعائے دل، زبانِ لال، زلفاں ہے  
غوشی، خانہ زادِ چشم بے پردا نگاہاں ہے 2 غبارِ سرمہ، یاں گردِ سوادِ زنگستاں ہے  
صفائے انگ میں دارغِ جگر جلوه دکھاتے ہیں 3 برِ طاووس، گویا، برقی لہرِ چشمِ گریباں ہے  
ہوئے زلفِ مشکیں یہ، دارغِ آہستہ زم ہیں 4 کہ شادخِ آہواں، دودِ چراغِ آسا پریشاں ہے

(350)

[1816]

کاشانہ ہستی کہ برآمدِ نغنی ہے 1 یاں سو نغنی، اور وہاں ساقنی ہے  
ہے قطرِ معصیرِ قہ، حوصلہ پر دار 2 اے دارغِ تمنا، پر اندِ نغنی ہے  
جز خاکِ بمرِ گردنِ بظاہرِ حاصل؟ 3 ہر چند بیدانِ ہوسِ نغنی ہے  
اے بے شراں، حاصلِ تکلیفِ دمیدن 4 گردن، بتائے گل، افرا نغنی ہے  
ہے سادگیِ ذہن، تمنائے تماشا 5 جائے کہ اسد، رنگِ چمنِ با نغنی ہے

(351)

[1812]

دیکھو وہ برقی جسم، بس کہ دلِ چناب ہے 1 دیدہ گریباں مرا، فوارۂ سیما ہے  
کھول کر دروازۂ بھانہ، بولا میزدش 2 اب شکستِ تو پہ بخواند دل کو فتحِ المہاب ہے

(352)

[1816]

- بندار یار، نظر بند چشم گریاں ہے 1 عجب کہ پر تو خور، شمع شمعناں ہے  
 ہجوم ضبطِ نقاں سے مری زبانِ غموٹی 2 بزدلی، بزدلی، بزدلی، بزدلی ہے  
 قباے جلوہ فزا ہے، لباسِ عربی 3 بظریغ، بظریغ، بظریغ، بظریغ ہے  
 لب گزیدہ معشوق ہے، دل انگار 4 کہ بچہ جلوہ آثارِ زخمِ دنداں ہے  
 کشورِ غنچہ خاطرِ عجب ترکہ، غافل 5 صبا غراہیِ خوباں، بہارِ ساماں ہے  
 نقاں! کہ بھرِ شفاے حصولِ ناشدنی 6 دماغ، تازگی، منتِ طہیاں ہے  
 طلسمِ بستی یک خلق سے رہائی دی 7 جہاں جہاں مرے قاتل کا مجھ پالساں ہے  
 جنوں نے مجھ کو بنایا ہے مدنی میرا 8 ہمیشہ ہاتھ میں میرے مرا گریاں ہے  
 اسد کو زیست تھی مشکل، اگر نہ سن لیتا 9 کہ قتلِ عاشقِ دلدادہ تجھ کو آساں ہے

(353)

[1816]

- جو زلف کی تقریر چچ تاپِ خاموشی 1 ہند میں آسداں، تالہ در صفاں ہے

(354)

[1816]

- آئینہ نفس سے بھی ہوتا ہے کدورت کش 1 عاشق کو، غبارِ دل، اک وجہِ صفائی ہے  
 ہنگامِ تصور ہوں در پوزہ گرِ بوسہ 2 یہ کاسے زانو بھی اک جامِ گدائی ہے  
 وہ دیکھ کے حسن اپنا، مغرور ہوا، غالب 3 صد جلوہ آئینہ، یک صبحِ جدائی ہے

(355)

[1816]

- حسامِ اجزائے عالم صیدِ دامِ چشمِ گریاں ہے 1 طلسمِ شش بہت، یک جملہ گداہِ طوقاں ہے

- نہیں ہے مردان صاحبلاں، جز کب نصیب 2 سویا میں نس، مینہ خط نقطے میں، پنہاں ہے  
غبارِ وحشت، سرمہ ساز انتظار آیا 3 کہ چشمِ آبلہ میں طولِ سبیل راہِ مڑگاں ہے  
ز بس دوشِ رم آہو پہ ہے محلِ تمنا کا 4 جنوں قیس سے بھی شوئی لگی لٹپٹاں ہے  
نقابِ یار ہے، غفلتِ نگاہی اہلِ تینش کی 5 مڑہ پشیدہ نیا، پردہِ تصویرِ عریاں ہے  
اسد ہند تھائے یار ہے فردوس کا غنچہ 6 اگر داہو، تو دکھلا دوں کہ یک عالمِ گلستاں ہے

(356)

[1816]

- گری، سرشارِ شوق بہ بہاں زودہ ہے 1 قطرہٗ خونِ جگر، چمک طوقاں زودہ ہے  
گریہ بے لذت کاوشِ کمرے جراتِ شوق 2 قطرہٗ افک، دل بر صدفِ مڑگاں زودہ ہے  
بے قاشا نہیں نصیبِ چشمِ بھل 3 مڑہ فالِ دو جہاں خواب پریشاں زودہ ہے  
فرست آئینہ، و پردانِ عدم تا ہستی 4 یک شررِ ہالِ دل، دودیدہ چراغاں زودہ ہے  
دوبِ نیرنگ ہے کس سوچِ نگہ کا، یارب؟ 5 غنچہ، صد آئینہ زانوئے گلستاں زودہ ہے  
سازِ وحشت رہیسا کہ ہاتھارِ اسد 6 دشتِ وریک، آئینہ صفحہٗ افشاں زودہ ہے

(357)

[1816]

- دلِ بیمار از خود رفتہ، تصویرِ بہالی ہے 1 کہ مڑگاں، ریشہ دارِ نیستانِ شیرِ قالی ہے  
سردہٗ نظرِ گردش، اگر، کیفیتِ افزا ہو 2 نہاں ہر، گردِ باو دشت میں جامِ سفالی ہے  
مردِ بختِ نئے ہے سر تا قدمِ قدِ چمنِ رویاں 3 نبھائے خود، و گردِ سرو بھی مینائے خالی ہے  
ہوا، آئینہٗ جامِ بادہٗ عکسِ روئے گلگوں ہے 4 نشانِ خالی رخ، داغِ شرابِ پر شکالی ہے  
چپائے خلدِ سو، طے رہِ وصفِ کمرِ کیچے 5 کہ تارِ بادہٗ سرِ منزلِ نازکِ خیالی ہے  
اسد، المنا قیامت قاصدوں کا وقتِ آرایش 6 لباسِ لہم میں بالیدنِ مضمونِ عالی ہے

(358)

[1816]

اسد، بہار کشائے گلستانِ حیات 1 وصالِ لالہ بھادرانیِ مردِ قیامت ہے

(359)

[1812]

طرزِ بیدل میں رہتے کہتا 1 اسد اللہ خاں قیامت ہے

(360)

[1816]

ظاہر ہے، طرزِ قید سے، صیاد کی غرض 1 جو داندہ دام میں ہے، سوا ایک کباب ہے  
بے چشمِ دل، نگر ہوئی سیرِ لالہ دار 2 یعنی یہ ہر درق، درقِ انتخاب ہے

(361)

[1816]

نقزے بے چمن، دور چراغ کشتہ ہے 1 جام، دارغِ شعلہ اندوز چراغ کشتہ ہے  
دارغِ ربط ہم ہیں اہلِ باغ، گر گل ہوشیہ 2 لالہ، چشمِ حسرتِ آلود چراغ کشتہ ہے  
شود ہے کس بزم کی غرضِ جراتِ خانہ کا؟ 3 صبح، یکِ دھم تک سود چراغ کشتہ ہے  
نامراد جلوہ، ہر عالم میں حسرتِ گل کرے 4 لالہ، دارغِ شعلہ فرسود چراغ کشتہ ہے  
ہو جہاں، تیرا دارغِ ناز، مسجدِ بیخودی 5 خوابِ نازِ نگر خاں، دور چراغ کشتہ ہے  
ہے دلِ افسردہ، دارغِ شوخیِ مطلب، اسد 6 شعلہٴ آخرِ قالِ مقصود چراغ کشتہ ہے

(362)

[1816]

- 1 یک قلم، شاخ گل نرگس، مصاعے گور ہے  
 2 بزمِ خواہاں، بسک جوشِ جلوہ سے نہ نور ہے  
 3 حیرتِ آغوشِ خواہاں، ساغرِ بنور ہے  
 4 سبزہ، جوں انگشتِ حیرتِ دردِ بان گور ہے  
 5 لوح، گویا خانہ زادِ جلالہ رنجور ہے  
 6 دزدِ گر ہو جاگی، تو پاسباںِ معذور ہے  
 7 بے سخن، غنائِ لب، دانتِ انکور ہے  
 8 اُس جگہ تجھ سلیمان، نقشِ پائے سحر ہے  
 9 یاں صبرِ خامہ مجھ کو جلالہ رنجور ہے

(363)

[..?..]

- 1 وہ خود کہے کہ بتا: حیرتی آرزو کیا ہے؟

(364)

[1858]

یہ خط نہیں تو اور کیا ہے؟

(365)

[1858]

- 1 کئے تو شب کہیں، کانٹے، تو ساپ کہلاوے  
 2 کھٹا کرے کوئی احکامِ طالعِ مولود  
 3 نہ حشر و نشر کا قاتل، نہ کنیش و ملت کا  
 1 کوئی بتا کہ وہ زلفِ خمِ ظلم کیا ہے؟  
 2 کسے خبر ہے کہ داں تجھیں قلم کیا ہے؟  
 3 خدا کے واسطے ایسے کی بھرم کیا ہے؟



وہ داد و دید گرانمایہ شرط ہے، ہدم 4 و گرت، نمر سلیمانو جام جم کیا ہے؟

(366)

[1816]

- 1 تماشاے جہاں صلیب نظر ہے کہ ہے گلزار باغ رہ گزر ہے
- 2 جہاں شمع غموشی جلوہ گر ہے پر پروانگاں بال شمر ہے
- 3 عجیب انعکب چشم سرمہ آلود مسی مالیدہ دندان گہر ہے
- 4 شفق ساں سوچہ غوں ہے، رگ خواب کہ مژگانا کشودہ نیستہ ہے
- 5 کرے ہے روئے روشن آفتابی غبار خط زرخ، گردہ سحر ہے
- 6 ہوئی یک عمر صرب مشق نالہ اثر موقوف بر عمر دگر ہے
- 7 اسد، ہوں میں پرافشان رمیدان سواد شعر وہ گرد سفر ہے

(367)

[1816]

نقش رکھتی سی قلم مانی ہے 1 بکر داسی صدرنگ نگستاں زدہ ہے

(368)

[1816]

- 1 دلا، صہٹ ہے قمنائے خاطر افروزی کہ بوسلپ شیریں ہے اور نگوسوی
- 2 جسم آئینہ، زانوئے فکر ہے، غافل ہنوز حسن کو ہے، سی جلوہ اندوزی
- 3 ہوئی ہے سوزش دل، بسک دایہ بے اثری اکی ہے درد جگر سے شب سیر روزی
- 4 یہ پریشانی پرداتہ چراغ حزارا کہ بعد مرگ بھی ہے لذت جگر سوزی
- 5 تپش تو کیا، نہ ہوئی مشق پریشانی بھی رہا میں ضعف سے شرمندہ نو آسوزی

اسد، ہمیشہ بچے کفٹش پائے سیم تاں 6 شعاع مہر سے کرتا ہے چرخ درودری

(369)

[1816]

- |                                    |   |                                     |
|------------------------------------|---|-------------------------------------|
| چیتائی یار دوست، ہر یک تسلی ہے     | 1 | عاطل تہش بھٹوں، محل کش لیتی ہے      |
| کلفت کشی ہستی، بدنام دورگی ہے      | 2 | یاں تیرگی اختر، خال رہن زگی ہے      |
| دیدن ہمہ بالیدن، کردن ہمہ افسردن   | 3 | خوشتر دگل و غنی، چشم و دل ساقی ہے   |
| دہم طرب ہستی، ایجاد یہ سستی        | 4 | تسکین دوصد محفل، یک ساغر خالی ہے    |
| زندانی قفل میں مہمانی تغافل ہیں    | 5 | مفاکدہ یاروں کو فرق غم و شادی ہے    |
| ہودے نہ غبار دل تسلیم زمیں گیراں   | 6 | مغرور نہو، ناداں، سرتا سر گیتی ہے   |
| رکھ فکر غن میں تو معذور مجھے، غالب | 7 | یاں زور قی خود داری، طوفانی معنی ہے |

(370)

[1821]

پہلو حبی کر غم و اندوہ سے، اسد 1 دل وقف درود رکھ کہ فقیروں کا مال ہے

(371)

[1816]

- |  |   |                                      |
|--|---|--------------------------------------|
| بدست آدردن دل گہر دریائے شای ہے          | 1 | دگر نہ خاتم دسب سلیمیاں فلس مای ہے   |
| خن تار یک طہوں کا، ہے اظہار کثافت ہا     | 2 | کہ رنگِ خلدِ نولاد، مانائے سیاہی ہے  |
| خیدن نغزے میں، ہے شرم زشت اعمالی         | 3 | دماغ زہد میں آخر مرور بے گناہی ہے    |
| نہیں ہے خالی آرائش سے بے سالی عاشق       | 4 | خکسب حال، انداز آفرین کج کلاہی ہے    |
| اسد خواہاں بھی در چرخ سے رنجیدہ خاطر ہیں | 5 | گریباں چاک کی گلیا نشان داد خواہی ہے |

(372)

[1816]

- بہارِ قنوت آبادِ عشق، ماتم، ہے 1 کہ تلخ یار، ہلالِ مہِ محرم ہے  
 برہمنِ خطبہ ہے، آئینہ بدلی گوہر 2 دگر نہ بحر میں ہر قطرہ چشمِ بدغم ہے  
 جہن میں کون ہے طرزِ آفرینِ شیوہِ عشق؟ 3 کہ گل ہے بلبلِ رنگین و بیضہ شبنم ہے  
 اگر نہوے دگ خوابِ صرفِ شیرازہ 4 تمام دفترِ ربطِ مزاج، درہم ہے  
 اسد، بخاکِ طبعِ آرزوِ انصاف! 5 کہ ایک دہم ضعیف و طمِ دو عالم ہے

(373)

[1816]

- مفت کشی میں حوصلہ بے اختیار ہے 1 دامانِ صد کفن، تو سبکِ هزار ہے  
 عبرتِ طلب ہے، حلِ محتائے آگہی 2 شبنم، گدازِ آئینہِ اعتبار ہے  
 غفلتِ کشِ وفا کو شکایت نہ چاہیے 3 اے مدھی، طلسمِ مرقِ بے غبار ہے  
 کلیجہِ بھومِ قننا رسا، اسد 4 غمِ یازہ، ساغرِ نئے رنجِ غبار ہے

(374)

[1816]

- نچو چہ کچھ سرورِ سامان و کاروبارِ اسد 1 جنوں معاملہ بیدل، فقیر مسکین ہے

(375)

[1816]

- چار سوائے عشق میں صاحبِ کفائی مفت ہے 1 نقد ہے داغِ دل، اور آتشِ زبانی مفت ہے  
 زخمِ دل پر باندھے طوائفِ مغرِ استخوان 2 تندرستی فائدہ، اور ناتوانی مفت ہے

- نقدِ انجم تانگے از کیسہ بیروں رہنمختن؟ 3 یعنی، اے میرے چر فلک، شامِ جوانی مفت ہے  
 گر نہیں پاتا درونِ خانہ، ہر بیگناہ، جا 4 بر دور کھودا دل، پاسہائی مفت ہے  
 چونکہ بالائے ہوس پر ہر قہا کوتاہ ہے 5 بر ہوسہائے جہاں، دامنِ فشانِ مفت ہے  
 یک نفس، ہر یک نفس، جاتا ہے قسطِ عمر میں 6 حیف ہے کہ کو جو بھیجیں زندگانی مفت ہے  
 مال و جاہ و دست و پا بے زر خریدہ ہیں، آمد 7 پس بد لہائے و گر راحتِ رسائی مفت ہے

(376)

[1816]

- حکمِ چٹائی نہیں، اور آرمیدن منع ہے 1 باوجودِ عشقِ دشمن، آرمیدن منع ہے  
 شرم، آئینہ تراشِ جبے طوفاں ہے 2 آبِ گردیدن روا، لیکن چکیدن منع ہے  
 بخودی، فرماں روا کے حیرت آہا و جنوں 3 زخمِ دوزی جرم، و بچہ امانِ دزدین منع ہے  
 مژدہ دیدار سے رسوائی اظہارِ دور 4 آج کی شب، چشمِ کوکب تک پریدن منع ہے  
 ہم طبعِ نازکِ خواہاں سے، وقتِ سیرِ باغ 5 ربوے دیرِ زمیں کو بھی دزدین منع ہے  
 یارِ معذورِ قنائل ہے، عزیزِ اہلِ شفقیت! 6 بلبلِ بگوشِ گلِ شنیدن منع ہے  
 مانعِ بادِ کشی نادان ہے، لیکن آمد 7 بے دلائے ساتی کوثرِ کشیدن منع ہے

(377)

[1816]

- گلستاں، بے تکلفِ بخشِ پائندہ مضمون ہے 1 جو تو پائندہ سے کب پا پر حنا، آئینہ موزوں ہے  
 بہارِ گل، دماغِ نوازِ ایجادِ بھنوں ہے 2 بھومِ ہنق سے چرخِ دھن، یک قطرہ غول ہے  
 بھومِ گریہ سوئے دل، خوشا! سرمایہ طوقاں 3 برانکوشِ حسابِ ملک، باطنِ فعلِ دھنوں ہے  
 عدمِ وحشتِ سراغ، و ہستیِ آئینِ جو رنگینی 4 دماغِ وہاں پر، مثلِ گل، یک شب غول ہے  
 تماشا ہے طالعِ بیدارِ مہیا ئے دل، غافل 5 سویدا مردمِ چشمِ پری، نظارہ انسوں ہے

نہا، کرتی ہے راکھ سرنوفت کلفبت ہستی 6 سحر بلا ہر شست دشوئے دارغ، صابوں ہے  
اسد، ہے آج مڑگان تماشا کی حنا بندی 7 چہ اغان لگاؤ، دشوئی انگب بگر کوں ہے

(378)

[?]

دلی کے رہنے والو، اسد کو ستاؤ مت 1 بیچارو، چند روز کا یاں سہمان ہے

(379)

[1816]

تفاصل مشربلی سے، نامحاشی بسکہ پیدا ہے 1 لگاؤ ناز، چشم یار میں ڈنکار مینا ہے  
تصرف دشوئیں میں ہے قصوبائے بھٹوں کا 2 سواد چشم آہو، عکس خال روئے لیلی ہے  
محبت، طرز عیند نہال دوستی جانے 3 دلیوں دریشہ سلسلہ منسوب رگ خواب زلف ہے  
کیا یکسر گداؤ دل نیاز جو شش حسرت 4 سویدا، نسو تہ بندی دارغ حنا ہے  
ہجوم دریش غلوں کے سبب رنگ اڑھیں سکتا 5 حنائے مجو، میان، مرغ رشتہ برپا ہے  
اسد، مگر نام دلائے قلی تعویذ بازو ہو 6 غریبی عمر خوں، حشال در آئینہ رہتا ہے

(380)

[1821]

جان شوق کا دل سخت ہوگا کس قدر، یارب! 1 مری فریاد کو، کہسار، ساز بجز نالی ہے  
نظان، بقرار شوق، جز مڑگاں، نہیں باقی 2 کئی کانٹے ہیں، اور بھی مہین شکل نہالی ہے  
جنوں کر، اے جان تحریر دریں شکل تہائی 3 لگاؤ شوق کو، صحرا بھی دیوان غزالی ہے  
یہ مستی ہے اہل خاک کو اور بہاری سے 4 زمیں، جھٹکی طرب سے، جام لہریو سقلی ہے  
اسد، مت رکھ تعجب خرد ماغیہائے منعم کا 5 کہ یہ نامرد بھی شیر انگن میدان قالی ہے

(381)

[1816]

- دل سراپا دقوب سودائے نکاو تیز ہے 1 یہ زمیں، مثل میسماں، سخت نالوک فیز ہے  
 ہو سکے کیا خاک دست وہاں دئے قہار سے؟ 2 بیستوں، خواب گراں خسرو پرویز ہے  
 ان ستم کیٹوں کے کھائے ہیں زبیں، تیز نگاہ 3 پردہ بادام یک فریاں حسرت ہر ہے  
 خوں چکاں ہے جادو، مانند رگ سودائیاں 4 سبزہ صحرائے الفت، نشتر خوں ریز ہے  
 ہے، بہار تیز زو، گلگون کھت پر سوار 5 یک فلک رب گن، صد جوش بہیز ہے

(382)

[1816]

- ضبط سے، چوں مرگ، اپنا کاست گیر ہے 1 مگر بزم فردن، دیدہ نظیر ہے  
 آشیاں بہ بہار بخش ہوں ہنگام قتل 2 پاں پر پرواز رگ رفت، بال تیز ہے  
 ہے جہاں کھر کشیدہ کھائے نقش روئے یار 3 ماہتاب ہلہ چرا، گردہ قصور ہے  
 قہر حسن افروزی نہت طرزاں، جانے گل 4 ہر نہال شمع میں اک غنچہ کلکیر ہے  
 گرے سے بزمیت میں ہوئی نام آوری 5 لخت لعل، دل، تلمیں غاتہ زنجیر ہے  
 ریزش خون وفا ہے، جرمہ نوشیہائے یار 6 پاں گونے ہیوئے، قہر شمشیر ہے  
 جو بھٹم غم چراغ خلوت دل تھا، اسد 7 رمل میں وہ سوز صبح مجلس تقر ہے

(383)

[1816]

- نظر پہ نقیص گدایاں، کمال بے ادبی ہے 1 کہ خار خشک کو بھی دھوی چمن نیسی ہے  
 ہوا وصال سے شوق دل حریص زیادہ 2 لب قدح پہ کھب باد، جوش تشہلی ہے  
 خوش! وہ دل کہ سراپا عیش بخبری ہو 3 جنون یاس و الم، رزق مدعا طلبی ہے  
 چمن میں کس کی، یہ بزم ہوئی ہے بزم تماشا؟ 4 کہ برگ برگ سن، شیشہ ریزہ طلبی ہے

اہام ظاہر و باطن، اسید صورت و معنی 5 نقل، ولی اسد اللہ جانشین نبی ہے

(384)

[1816]

- شوخی معترپ جولاں، آجگار نغمہ ہے 1 برگزیدہ ناخن مطرب، بہار نغمہ ہے  
 کس سے ملے غفلت، تجھے تعمیر آگاہی ملے؟ 2 گوشہا سیمائی، و دل مقرر نغمہ ہے  
 ساز بھیش بیدلی ہے، خانہ ویرانی، مجھے 3 سیل، یاں کوکب سدائے آبشار نغمہ ہے  
 سنبللی خواں ہے، بذوق تار گیسوئے وراں 4 بلا زنجیر مجنوں، رشتہ دار نغمہ ہے  
 شوخی فریاد سے ہے پردہ زہور، گل 5 کسوت ایجاد بلبل، خار خار نغمہ ہے  
 غفلت استمداد ذوق، و دعا غافل اسد 6 ہبہ گوش حریفان، پود و تار نغمہ ہے

(385)

[1816]

بہار شوش، و جان نکل، و رنگ گل دلچسپ 1 نسیم، باغ سے پا در حلقہ نغمہ ہے

(386)

[1816]

- معلقہ خم گیسو ہے راتنی آموز 1 وہاں مار سے گویا صبا نغمہ ہے  
 برنگہ شیشہ ہوں یک گوشہ دل خالی 2 کبھی پری مری خلوت میں آنکلتی ہے  
 اسد کو حسرت عرض نیاز خمی دم نقل 3 جنوں، یک سخن ہے صدا نغمہ ہے

(387)

[1816]

- شفیق، بدعمری عاشق گواہ رنگیں ہے 1 کہ ماہ، دزد و حنائے کعب نگاریں ہے  
 عیاں ہے پائے حنائی برنگ پر تو خور 2 رکاب، روزن دیوار خائے زریں ہے  
 چمن سجِ اسید فسانہ گویاں ہے 3 درازی رگ خواب ہماں، خطِ ہمیں ہے  
 ہوا، نشانِ سوار دیار حسن، عیاں 4 کہ خط، غبارِ زمیں شیخِ زلفِ مشکیں ہے

(388)

[1826]

- انجامِ شاعرِ غم نہ پوچھو 1 یہ صرف تا کیے نہیں ہے  
 جس دل میں کہ تا کیے، سا جائے 2 داں عزتِ خوب کے نہیں ہے

(389)

[1821]

- گر یاس سر نہ کہیں، تنگی جب لغا ہے 1 وسعتِ کبرِ تمنا، یک بام و صد ہوا ہے  
 برہمنِ دو عالم، تکلیفِ یک صدا ہے 2 بینا شکستگان کو کہسارِ خوں بہا ہے  
 فکرِ سخنِ یک انشا زعمانی غموشی 3 دردِ چراغ، گویا، زنجیرِ بے صدا ہے  
 موزوں دو عالم، قربانِ سازِ یک درد 4 مصراعِ نالہ نے، سکتے ہزار جا ہے  
 درجِ غرامِ تانے غیارِ روانی؟ 5 اس موج نے کو، غافل، بیتا نہ نقشِ پا ہے  
 گردش میں لا، تھکی، صد سافرِ تسلی 6 چشمِ مختصرِ آغوش، مخمور ہر ادا ہے  
 یک برگِ بے لوائی، صد دعوتِ نیستاں 7 طوقانِ نالہ دل، تا موجِ بدیا ہے  
 اے غنچہ تمنا، یعنی کعب نگاریں 8 دل دے تو ہم بتادیں، مٹی میں تیرا کیا ہے  
 ہر نالہ اسد ہے مضمونِ دادِ خواہی 9 یعنی، سخن کو کافدِ احرام دعا ہے

(390)

[1859]



روز اس شہر میں اک گم نیا ہوتا ہے 1 کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ کیا ہوتا ہے

(391)

[1821]

- زنجیر یاد پڑتی ہے، جادے کو دیکھ کر 1 اس چشم سے ہنوز تک یادگار ہے  
 سوداگی خیال ہے، طوفان رنگ دیو 2 یاں ہے کہ داغ لال، داغ بہار ہے  
 بھونچال میں کرا تھا یہ آئینہ طاق سے 3 حیرت، شہید جہش ابروئے یار ہے  
 حیراں ہوں شوقی رگ یاقوت دیکھ کر 4 یاں ہے کہ صبح خس آتش برار ہے

☆☆☆

## مخمس

مٹتے مٹتے، پانو میں زنجیر آدمی رہ گئی  
 مر گئے پر، قبر کی تعمیر آدمی رہ گئی  
 سب ہی پڑھتا، کاش! کیوں تکبیر آدمی رہ گئی؟  
 کھینچ کے، قاتل، جب تری ششیر آدمی رہ گئی  
 غم ہے، جاننا عاشقِ دلگیر، آدمی رہ گئی  
 بند رہتا، لے کے جسمِ پرہم، اُس کے روہد  
 کیوں کہا تو نے کہ: ”مہمہ دل کا غم اُس کے روہد؟“  
 بات کرنے میں لگا ہے دم، اُس کے روہد  
 گمہ کے ساری حقیقت نہ ہم، اُس کے روہد  
 ہم نکلیں، آدمی ہوئی تقریر، آدمی رہ گئی  
 تو نے دیکھا؟ مجھ پہ کیسی بن گئی، اے رازدار  
 خواب و بیداری پہ، کب ہے، آدمی کو اختیار؟  
 مثلِ رُہم، آنکھوں کو سی دیتا، جو ہوتا ہوشیار  
 کھینچتا تھا، رات کو میں خواب میں، تصویرِ بار  
 جاگ اٹھا، جو کھینچنی تصویرِ آدمی رہ گئی  
 غم نے جب گھبرا، تو چاہا ہم نے یوں، اے دلہنوار

مستی چشم سے ہے، چل کے، ہوئیں چارہ ساز  
 تو صدائے پا سے جاگا، تھا جو بحرِ خواب باز  
 دیکھتے ہی، اے شکر، حیرتی چشم نیم باز  
 کی تھی پہری ہم نے جو تھیرا آدمی رہ گئی

اس نہج مفرد کو کیا ہو کسی پر التفات؟  
 جس کے حسین روز افزوں کی یہ اک ادنیٰ ہے بات  
 ماو نو نکلے پہ، گزری ہوں گی راتیں پان سات  
 اس زہن روشن کے آگے ماو یک ہفتہ کی رات  
 تابشِ گرہید پہ تنویرِ آدمی رہ گئی

تا مجھے پہچانے کاہل، عجب بد ہے گھات میں  
 ہاں، فردانی اگر کچھ ہے، تو ہے آفات میں  
 جز غم و رنج و الم، گھاٹ ہے ہر یک بات میں  
 کم نصیبی اس کو کہتے ہیں کہ میرے بات میں  
 آتے ہی، خاصیتِ اکسیرِ آدمی رہ گئی

سب سے، یہ گوشہ کنارے ہے، گلے لگ جا مرے  
 آدمی کو کیوں پکارے ہے؟ گلے لگ جا مرے  
 سر سے کر چادر اتارے ہے، گلے لگ جا مرے  
 مانگ کیا بیضا ستارے ہے؟ گلے لگ جا مرے  
 دھل کی شب، اے نہت بے چہرہ، آدمی رہ گئی  
 میں یہ کیا جانوں کہ وہ کس واسطے ہوں پھر گئے؟

پر نصیب اپنا، انہیں جاتا سنا جوں، پھر مجھے  
 دیکھنا قسمت! وہ آئے اور پھر یوں پھر مجھے  
 آکے آگئی دور، میرے گھر سے وہ کیوں پھر مجھے؟  
 کیا کشش میں دل کی اب تاثیر آگئی رہ گئی؟

ناگہاں یاد آگئی ہے مجھ کو، یارب، کب کی بات؟  
 کچھ نہیں کہنا کسی سے، سن رہا ہوں سب کی بات  
 کس لیے تجھ سے چھاؤں، ہاں، وہ پرسوں شب کی بات؟  
 نامہ بر، جلدی میں تیری وہ جو تھی مطلب کی بات  
 خط میں آگئی ہوئی تیرا، آگئی رہ گئی

ہر جھلکی برق کی صورت میں، ہے یہ بھی غضب  
 ہاں، چھ کھینے کی تو ہوتی، فرصتِ عیش و طرب  
 شام سے آتے، تو کیا اچھی گزرتی رات سب!  
 پاس میرے وہ جو آئے بھی، تو بعد از نصیب شب  
 نکلی آگئی حسرتِ تقریر، آگئی رہ گئی

تم جو فرماتے ہو: ”دیکھ، اے غالبِ آشفقہ سر  
 ہم نہ تجھ کو منع کرتے تھے؟ کیا کیوں اُس کے گھر؟  
 جان کی پاؤں اماں! باتیں یہ سب سچ ہیں، مگر  
 دل نے کی ساری خرابی، لے گیا مجھ کو، غفر  
 واں کے جانے میں مری تو قیر آگئی رہ گئی

## رباعیات

(1)

ہرچند کہ دوستی میں کامل ہونا  
ممكن نہیں یک زبان و یک دل ہونا  
میں تجھ سے، اور مجھ سے تو پوشیدہ  
ہے مفت، نگاہ کا مقابل ہونا

(2)

سامان ہزار جستجو، یعنی، دل  
پشت و رخ آئینہ ہے، دین و دنیا  
سافر کش خون آلود، یعنی دل  
منظور ہے دو جہاں سے تو، یعنی دل

(3)

اے کاش اماں کا خیر سینہ شکاف  
اک تہہ لگا رہا کہ تا روزے چند  
پہلوئے حیات سے گزر جاتا صاف  
رہے نہ متعجب گدائی سے معاف

(4)

اے کھڑت فہم بیخار اندیشہ  
یک قطرۂ خون، و دولت صد نشتر  
ہے اصل خود سے شرمسار اندیشہ  
یک وہم و عبادت ہزار اندیشہ

(5)

دل، سوز جنوں سے جلوہ منظر ہے آج  
نیرنگِ زمانہ، فتنہ پرور ہے  
یک تار نفس میں، جوں طابِ مباح  
ہر پارہٴ دل، برنگِ دیگر ہے

(6)

مگر جوہرِ اختیار ہوتا ہم میں  
رسوا کرتے نہ آپ کو عالم میں  
ہیں نام و نکلیں، کہیں کہ لقبِ شعور  
یہ چہر پڑا ہے خانہٴ خاتم میں

(7)

جن لوگوں کو ہے مجھ سے صداقت گہری  
کہتے ہیں وہ مجھ کو رافضی اور دہری  
دہری کیونکر ہو، جو کہ ہووے صوفی؟  
شبی کیونکر ہو، ماوراءِ انہری؟

(8)

اصحاب کو جو کہ نامزا کہتے ہیں  
کبھی تو ذرا دل میں کہ کیا کہتے ہیں  
سمجھا تھا ہی نے ان کو اپنا ہم  
ہے، ہے! نہ کہو، کسے برا کہتے ہیں!

(9)

یارانِ رسول، یعنی اصحابِ کبار  
ہیں مگر چہ بہت، غلیظہٴ آن میں ہیں چار  
ان چار میں ایک سے ہو جس کو انکار  
غالب، وہ مسلمان نہیں ہے زہار

(10)

یارانِ حق میں تھی لڑائی کس میں؟      الفت کی نہ تھی جلوہ نہائی کس میں؟  
وہ صدق، وہ عدل، وہ حیا (اور) وہ      بتلاؤ کوئی کہ تھی برائی کس میں؟  
علم

(11)

یارانِ نبیؐ سے رکھ قلا، ہاشم!      ہر یک ہے کمالِ دین میں یکتا ہاشم!  
وہ دوست نبیؐ کے اور تم ان کے دشمن      لا حول ولا قوۃ الا ہاشم!

(12)

رفقے کا جواب کیوں نہ سمجھا تم نے؟      غائب، حرکت یہ کی ہے بچا تم نے  
حاجی کلو کو دے کے بے وجہ جواب      غالب کا پکا دیا کلیجا تم نے

(13)

اے روشنی وید، شہاب الدین خاں      کتنا ہے، تباؤ، کس طرح سے رمضان؟  
ہوتی ہے تراویح سے فرصت کب تک؟      سننے ہو تراویح میں کتنا قرآن؟

(14)

اے منشیٰ خیرہ سرا، سخن ساز شہر      شعور ہے تو، مقابلہ باز نہو  
آواز تری نکلی اور آواز کے ساتھ      لاجی وہ گلی کہ جس میں آواز نہو

(15)

(.....)

(.....)

کھانا نہ انہیں کہ یہ پرانے ہیں آم

(.....)

(16)

در بزم وفا خجل نشینی ہے مجھے

بے گرہ کمال تر جینی ہے مجھے

ابریشم ساز، موئے چینی ہے مجھے

محروم صدا رہا بغیر از یک بار

(17)

یعنی حب عشق شعلہ پردہ ہے آج

گلخن، شرر اہتمام بستر ہے آج

قادر وہ مرا خون کھتر ہے آج

ہوں دردِ ہلاک نامہ بر سے بچار

☆☆☆



## ضمیمہ (۲)

اشاریہ غزلیات بہ اعتبار سنین، ردیف وار،

بہ الفبائی ترتیب

+ 1820

ردیف ”ے“

کچے،

282

ہوس نہرہ جائے کوئی باقی، گناہ کچے، تو خوب کچے

ہے،

359

اسد اللہ خاں قیامت ہے

1812

ردیف ”ر“

بہتر،

102

جو ہو چاہے نثار برق، معشوق خار و خس، بہتر

ردیف ”ط“

غلط،

126

کی تصویر نے سحر اے ہوس راہ، غلط

ردیف ”ک“

اشک،

132

لایا ہے لعل پیش بہا، کاروان اشک

ردیف ”ن“

کہوں،

163

ایسا مٹاں گئیے آیا کیا کہوں

ہوں،

182

شع ساں، سہ دامان مہا جاتا ہوں

ردیف ”و“

کو،

201

آج بیداری میں ہے خواب دیکھا مجھ کو

ہو

207

وہ خط سبز ہے کہ پر رخسار سادہ ہو

ردیف ”ے“

جائے،

362

کہ روئے غنچہ گل سوئے آشیاں پھر جائے

چلے،

265 رکھتے ہیں عشق میں یہ اثر، ہم جگر جلے  
مجھے،

287 یہ رنگِ زرد، ہے عجب زعفران مجھے

ہے،

..... آتا،

306 تو یوسفؑ ساجیں، بکے سر بازار آتا ہے  
..... جانے،

331 ایسے جتنے کوز لایا ہے کہ جی جانے ہے  
..... سیما،

357 دیدہ نگریاں مرا انوارِ سیما ہے

- 1816

رودیف ”ے“

توڑے،

258 جو چاہے کرے، پہ دل نہ توڑے

- 1816

رودیف ”الف“

آیا،

..... پسند،

2

خرام ناز ہے پردائی کا قل پسند آیا

..... تاخیر،



تھا،

..... ہانڑو،

20 کہ موسم، آئینہ کشمال کو تعویذ ہانڑو تھا

..... پروانہ

22 رنگِ روئے شمع، برقی فرسمن پروانہ تھا

..... خواب،

26 شوخی وحشت سے انسانہ لہون خواب تھا

..... دیوانہ،

27 چاکِ سوخِ سیل، تاجِ رہن دیوانہ تھا

..... سیلاب،

28 آسمانِ سطر، جس میں یک کعبِ سیلاب تھا

..... شب،

29 نالہٴ دل، بہ کردامن قلعِ شب تھا

..... ناقوس،

31 ہر صریرِ خام میں، یک نالہٴ ناقوس تھا

..... "یارب"

32 یادِ روزے کہ نفسِ درگاہ "یارب" تھا

چڑھا،

33 ماہِ پر، بالِ صفت، حلقہٴ فقر اک چڑھا

رہا،

..... چنڈ،

- 35 پدم چند گرفتار غم چند رہا  
..... نام،
- 36 ہمارا کام ہوا، اور تمہارا نام رہا  
..... نہیں،
- 37 یاں عرصہ تجھ دن بھل نہیں رہا  
.....
- 39 آغوش نقشب پا میں کیجئے نشانِ صحرا  
..... آزر دگاں،
- 40 تصور ہوں بے موجب آزر دگاں کا  
..... آواروں،
- 41 خضر، مشتاق ہے اس دشت کے آواروں کا  
..... اس،
- 42 نگین میں، چوں شرارِ سنگ، تابیا ہے نام اُس کا  
..... نقاب،
- 43 قبا ہے چہرہ مینا سے ساقی نے نقاب اُس کا  
..... باغ،
- 44 ہے ہاں چنبرہ روزن و ہاں باغ کا  
..... ہالیں،
- 45 نظر آتا ہے سوائے شیشہ، رشتہ طبع ہالیں کا

.....بہاری،

46 جنوں برق، نشتر ہے دگ ابر بہاری کا  
.....تسخیر،

47 دام، سترے میں ہے، پرواز چمن تسخیر کا  
.....جلوہ گاہ،

48 یارب، نفس، غبار ہے کس جلوہ گاہ کا

....دل رہائی،

49 یہ جیب آرزو پنہاں ہے، حاصل دل رہائی کا  
.....درہ لہائی،

50 یہ جیب ہر نگہ پنہاں ہے، حاصل رہ لہائی کا  
.....سافر،

51 در پٹا! گردش آموز ملک ہے دور سافر کا  
....فکستن،

52 کہ شایخ مکمل کاظم، اعداد ہے بالیں فکستن کا  
.....طوطی،

54 حباب چشم آئینہ ہوئے، بیضہ طوطی کا  
.....قاسم،

55 چرا یا زخم ہائے دل نے پانی مٹی قاسم کا  
کیا،

56 رہو چاک جیب دریدہ، صرف قماش دام کیا  
میا،

- 58 بس کہ ذوقِ آتشِ گل سے سراپا جل گیا  
میرا۔
- 62 خوں ہے بولِ جھگی وحشت سے بیاباں میرا  
چینا۔
- 64 رگِ بالیدہ گردن ہے موجِ پارہ دینا  
ہا۔  
..... نصفتن۔
- 67 شرارِ سنگ، اندازِ از جسمِ نصفتن ہا  
..... ساحل۔
- 68 غبارِ کوچہ ہائے موج ہے، خاشاکِ ساحل ہا  
..... کوکب۔
- 69 سرِ تارِ نظر، ہے رشتہٴ تسبیحِ کوکب ہا  
ہوا۔  
..... انگور۔
- 70 خانہٴ خاتم میں، یا قوسِ نگین، انگور ہوا  
..... منزل۔
- 72 رشتہٴ تسبیح، تارِ چادہٴ منزل ہوا  
ہوتا۔
- 74 حباب سے، بھدِ بالیدہٴ ساغر نہیں ہوتا  
ہو جائے گا۔
- 75 خارِ گل، بھرِ دہانِ گل، زباں ہو جائے گا  
ہو گیا۔



.....پہ

76

صلو نامہ، غلاف بالمش پر ہو گیا

.....مہ

77

بال دوو شعلہ جوالہ مد ہو گیا

ردیف ”ب“

شراب،

78

نکس چشم آہوئے رم خوردہ ہے، دارغ شراب

عندلیب،

79

رنکب محل آتش کدہ ہے زیر بال عندلیب

ردیف ”ت“

انگشت،

83

یک دست جہاں مجھ سے پکرا ہے، مگر انگشت

دوست،

84

آئینہ ہے قالب شہد درد و پکار دوست

ردیف ”ث“

مہٹ،

.....سہلستانی،

86

یک شہ آفتہ ناز سہلستانی مہٹ

.....مینائی،

87

رنکب ہے رنگ محک، دھوائے مینائی مہٹ

## ردیف ”ج“

- آج،  
 88 چشم کشودہ، حلقہ ہیرولہا در ہے آج  
 احتیاج،  
 89 غرقِ ہستی نکالا ہے برنگِ احتیاج  
 علاج،  
 90 جب شہنم سے مبارکِ صبح کرتی ہے علاج

## ردیف ”چ“

- کھینچ،  
 91 چوں بے غم، یک نفس آرمیدہ کھینچ  
 چچ،  
 93 رفتارِ نہیں بیشتر از غشِ پا، چچ

## ردیف ”ح“

- مح،  
 94 ہیں رقیبانہ کم دست و گریباں گلِ مح

## ردیف ”ڈ“

- بلند،  
 96 اے طفلِ خودِ معاملہ، قد سے مصا بلند  
 ناچند،

- 97 رگ گردن، خطِ جات، بے مثل تاجِ چہ؟  
فریاد،
- 98 ہوئی ہے، لغزشِ پالکبِ زباں، فریاد  
گردباد،
- 99 ہے غلافِ دلِ پُرخشید، ہر یک گردباد

### رویف ”ر“

- آخر،
- .....چنگ،
- 100 لیا آئینے نے حریفِ طوطی پہ چنگ، آخر  
.....طیب
- 101 ہوا، سکتے سے، میں آئینے دسپِ طیب، آخر  
پ،
- .....آئینے،
- .....آفتاب،
- 103 ہے نفس، تارِ شعاعِ آفتاب، آئینے پر  
.....خواب،
- 104 مفت دامنِ رونی ہے، لغزشِ خواب، آئینے پر  
.....غرمں،
- 106 کہد عیدِ برق، جوں پروانہ، ہالِ افشاں ہے، غرمں پر  
تر،
- 107 دل، دور گدازِ نال، نگہ آئینہ رتر

کر،

108

ہر دانت اشک کو گہر کر

مور،

109

عرق از خط چکیدہ، روغنِ مور

ردیف ”ز“

بجز،

111

آبلے پا کے، ہیں، یاں رفتار کو وندانی بجز

ہنوز،

..... دو نغم،

113

زخمِ جگر ہے تھکے لب دو نغمِ ہنوز

..... طلبِ گار،

114

خلوتِ سنگ میں ہے نالہ طالبِ گارِ ہنوز

..... کو بکین،

115

وہ ہنرہ سنگ پر نہا گا، کو بکین، ہنوز

گل،

..... آئینہ،

116

ہے کعبِ مشاطہ میں آئینہ گلِ ہنوز

..... حوصلہ،

117

خمنے میں دل تنگ ہے، حوصلہ گل، ہنوز

..... مذکور،

118

تب سے ہے، یاں دامنِ یار کا مذکور، ہنوز

## ردیف ”س“

- افسوس،  
 رنگ و نظر رفتہ، حنائے کتب افسوس  
 119 بس،  
 بیچ تاب چادر، ہے خطِ کتب افسوس و بس  
 121 فقس،  
 وقتِ عرض مقدمہ ہائے تحصیل تار فقس  
 123

## ردیف ”ش“

- آتش،  
 ..... چنار،  
 بانداڑ حنا، ہے رونقِ سب چنار آتش  
 124 ..... ہزار،  
 کہ ہے، دورِ چراغاں سے، بولائے ہزار، آتش  
 125

## ردیف ”غ“

- سناغ،  
 شعلہ آوازِ خوباں پر، پہ ہنگامہ سناغ  
 127

## ردیف ”غ“

- باغ،  
 ہے زبانِ پاسباں، خارِ سرِ دیوارِ باغ  
 128 داغ،  
 دیتا ہے لون، جوں گل و شبنم، بہارِ داغ  
 129

## روئیف ”ف“

- حیف،  
 130 رکھتے ہو مجھ سے اتنی کدورت، ہزار حیف  
 طرف،  
 131 درد آفریں ہے طبع الم خیز، یک طرف

## روئیف ”گ“

- بانگ،  
 137 جزیرہ دست و پا زوئے قاتل دعائے بانگ

## روئیف ”ل“

- دل،  
 ..... رنگ،  
 139 ہے جس سرمایہ بالیدین صدر رنگ، دل  
 ..... نکلت،  
 140 جوں زلفِ یار، ہوں میں سراپا فلکِ دل  
 غزال،  
 141 اک سفیدی مارتی ہے دور سے چشمِ غزال  
 کمال،  
 142 غافلاں، نقصان سے پیدا کیا ہے کمال  
 گل،  
 144 ظاہر ہے اس چمن میں لال مادرِ زاہل

## روئیف ”م“

- تمام،  
 146 پیاؤں ز میں رہو عمر بس تمام  
 گرم،  
 147 حسرت کدۂ عشق کی ہے آب و ہوا گرم  
 معلوم،  
 148 غبارِ نالہ، کہیں گا و مدعا معلوم  
 ہم،  
 .....، پیاؤں،  
 150 موئے شیشہ کو بجھتے ہیں غط پیاؤں ہم  
 .....، ہیں،  
 151 رقیب تنائے دیدار ہیں ہم

### رویف ”ن“

- آوردن،  
 152 گرہ ہے حسرت آج بے روئے کار آوردن  
 آہیں،  
 153 خواہید بہ حیرت کدۂ داغ ہیں آہیں  
 افکارِ دگان،  
 155 جوں صدف بُرِ دُر ہیں، دنداں و درجہ انفرادگان  
 چمن،  
 156 چاشمین جو ہر آئینہ ہے، خارِ چمن

دنگھریں،

157 مرق رچو تپش ہیں، سوج کے مانند دنگھریں  
فہیدیں،

159 نفرو چنگ، ہیں جوں حیر و کماں، فہیدیں  
کروں،

160 جوں گرد راہ، جامہ ہستی قبا کروں  
مد ہوشاں،

165 وگرتہ منزل حیرت سے کیا واقف ہیں مد ہوشاں؟  
میں،

..... آستانے،

167 رہے یاں شوقی رفتار سے، پا آستانے میں

..... دشمن،

168 ہوئے ہیں، بنیہ ہائے دُغم، جو ہر تیغ دشمن میں،  
..... فکر،

169 قضا پر سگ سے، قطع کفن کی فکر میں  
..... ہوں،

170 یک طرف جلتا ہے دل، اور یک طرف جلتا ہوں میں  
نہیں،

..... پیلیہ،

174 بادو، غالب، مرق بید نہیں



- .....، پاؤں  
 175 درد کیا حسرت کش دامن یہ نقش پا نہیں  
 .....، ترہ
- 176 دامنِ تھال، آپ آئینہ سے تر نہیں  
 .....، خانماں
- 178 دیوانگیاں کو واں ہوں خانماں نہیں  
 .....، رسوائی
- 179 درد کیا سوچِ نفس، زنجیرِ رسوائی نہیں  
 ہوں،
- .....، پریدہ
- 181 خود آشیانِ خاطرِ رنگ پریدہ ہوں  
 .....، دمیدہ
- 183 شامِ خیالِ زلف سے صبحِ دمیدہ ہوں  
 ہیں،
- .....، رکھتے
- .....، اوقاتِ دور
- 188 دلِ زکار جہاں اوقاتِ دور رکھتے ہیں  
 .....، تار
- 189 سراغِ غلوت شبِ ہائے تار رکھتے ہیں  
 .....، کشادہ
- 190 زبانِ بستہ و چشمِ کشادہ رکھتے ہیں

.....یاد،

- 191 ہر رنگ چادر، سر کوئے یاد رکھتے ہیں  
.....دیکھتے،

.....رم،

- 192 کرا آہو کو پلنڈرم دیکھتے ہیں

.....م،

- 193 اسد کو گرا زخم کم دیکھتے ہیں  
.....ملنے،

- 195 چراغان تماشا بزم صدنا سورتے ہیں  
یاں،

- 197 ایک بزم دام ہے، ہر داتہ سیا دیاں

### روایف ”و“

سیو،

- 199 کاسے در یوزہ ہے، پیانے دست سیو  
کو،

- 202 تاگل زجر زخم میں ہے راہ نفس کو  
ہو،

.....اختر،

- 206 ہلال، ناکب دینہ ہائے اختر ہو



209 مگر طوفان سے میں تجھیں سوچ سبام ہو  
..... مینا

210 کہتا رہا وہ بھی کہسار کو نکال دینا ہو

211 جوں شمع، غوطہ داغ میں کھا، مگر دھو نہ ہو

روزلف

آئینہ،  
سیاہ دانش، و کمر دل ہے آئینہ  
آئینہ خانہ،

214      **لہاں دوزخ ہال آئینہ خانہ**  
**بانجھ،**

215 اے آجے، محل ہے صحرائے عدم باعد  
پوچھ،  
.....

..... کیا ہاں،  
آئینہ عرض کر، خط و خال کیا ہاں نہ بچ چھ  
..... بے ساحل،

217      نظر سے سے غامدہ دہائے بے ساحل نہ پوچھ  
رمیدہ

219 ہر طرح کیوں میں از خود رسد

دزدیدہ،

220

نقطہ پناہ سے، ہے نفس دزدیدہ  
سنبیدہ،

223

درد کا نئے میں تلے ہے سخن سنجیدہ  
گرداگرد،

224

درد، ہے چرخِ دُشمن، یک ورق گرداگرد

### رویف "ی"

پیشانی،

226

کہ سونِ آب ہے، ہر ایک ہم پیشانی  
..... حیرت،

227

رقیبِ آئینہ ہے، حیرتِ حاشائی  
..... مڑگان،

228

پر ہاش ہے دقتِ دید، مڑگانِ حاشائی  
تری،

..... پارامی،

229

پاں نگہ آلودہ ہے دستارِ پارامی تری  
..... خای،

230

پتلی ہائے کبابِ دل ہوئی خای تری  
چکیدگی،

231

بھوں کو ہر اٹک کو ہے فراموش چکیدگی  
خالی،

- 232 کہیں گاہ بلا ہے، ہو گیا شیشہ جہاں خالی  
داٹائی،
- 233 جنوں ساختہ، حرز قسوں داٹائی  
مریائی،
- 236 ایجاد کریاں ہا، در پردہ مریائی  
فولادی،
- 237 ہوا ہے مسجد ریک رواں شمشیر فولادی  
کی،  
..... و اشارت،
- 240 دیا اہرہ کو چھیڑا، در اس نے فتنے کو اشارت کی  
..... پریشاں،
- 242 زبان شانہ سے تعبیر صمد خواب پریشاں کی  
..... جو ہر،
- 243 اگر پیدا نہ کرتا آئینہ زنجیر جو ہر کی  
..... و حیل،
- 245 ہم کو جلدی ہے، مگر تو نے قیامت و حیل کی  
..... فروزاں،
- 247 کہ شمع خائے دل، آتش سے فروزاں کی  
..... گوہر،
- 248 زہر یا دگاری ہا، گرہ دیتا ہے گوہر کی  
..... مائی،
- 249 پریشاں تر ہے سائے خامہ سے تدبیر مائی کی

ہو گئی،

251

مڑھکان بازار ماندہ، رگ خواب ہو گئی

رولیف ”ے“

آوے،

.....خبر،

252

قاصد قش نالہ ہے، یارب، خبر آوے

.....، شمشیر،

253

یارب، آئینہ بھاق خم شمشیر آوے

اٹھائے،

255

کس کو وفا کا سلسلہ جہناں اٹھائے

تھے،

257

ہاں کس گرمی سے سکھلاتا تھا سنبل کے تلے؟

جانے،

.....تو،

260

وہ جلوہ کر کہ نہ میں جانوں اور نہ تو جانے

.....، چیدی،

261

پر لبلیں کے اشرار کو دامن چیدی جانے

جسے،

.....کہیں،

- .....و.....خارا،
- 263 مڑ گاں کو کین، رگ خارا کیں جسے
- .....و.....سوچا،
- 264 گلہ سوا لگا، سوچا، کیں جسے
- چاہئے،
- 267 فانوس شمع کو پر دانہ چاہئے
- سے،
- .....تجھ،
- 271 کہ خامشی کو ہے چراغے پیاں تجھ سے
- .....عالی نبوں،
- 272 خواری کو بھی اک مار ہے، عالی نبوں سے
- .....مجھ،
- 273 رگ بہتر کو ملی شوخی مڑ گاں مجھ سے
- کا لے،
- 274 خیم گیسو ہو شمشیر سیاہ اور شب کا لے
- کرے،
- .....پرائی،
- 276 کرک شب تاب آسمان، پر افطانی کرے
- .....شکر خوابی،
- 277 چشم میں توڑے رنگ داں، تا شکر خوابی کرے
- .....وینا،

- 278 تار و پود فرشتہ محفل پہنچا کرے  
کے،
- 279 پانی سے کس پو کوئی جیسے وار کے  
کھینچے  
..... جانا نہ،
- 280 جوں شمع، دل پہ غلوٹ جانا نہ کھینچے  
..... نہ،
- 281 اے مدی، تجاوت ہے جانا نہ کھینچے  
مانگے،
- 283 آئینہ، رخصت انداز روانی مانگے  
مجھے،  
..... آہو،
- 284 کر دیا ہے پا بہ زنجیرم آہو مجھے  
..... پیشانی،
- 285 موج گرداب حیا ہے، سخن پیشانی مجھے  
..... زانو،
- 286 مردک، ہے طوطی آئینہ زانو مجھے  
..... شب،
- 288 توڑنا ہوتا ہے رنگ یک نفس، ہر شب مجھے  
..... نارسا،



- 289 تجلت گداری نفس ہار ساجھے  
..... ہے
- ..... چھپایا،
- 291 ہوں وہ گل دام کہ بڑے میں چھپایا ہے مجھے  
..... دکھاتا،
- 292 چاہوں گر سیر جن، آنکھ دکھاتا ہے مجھے  
..... سلاتا،
- 293 عمر بھر ایک ہی پہلو سلاتا ہے مجھے  
..... ناز،
- 294 بالِ سمندر، آئینہ، ناز ہے مجھے  
..... واٹروں،
- 295 ناخن انگلیتِ خواہاں، فعلِ واٹروں ہے مجھے  
ہو چاوے،  
..... مضرب،
- 299 پر پرداتِ تارِ شمع پر مضرب ہو چاوے  
..... مہتاب،
- 300 سوارِ دیدِ آہوشِ مہتاب ہو چاوے  
.....
- 301 عجم، برگِ گل کو بلیہ دامن نہ ہو چاوے  
ہو جائے،  
..... حنا،
- 302 آشیانِ طائرِ رنگِ حنا ہو جائے

.....دعا

303 اے ہرے دعا، ایک دعا ہو جائے  
ہے،

.....آتا

305 کہ بعد از صاف سے، ساغر میں ڈر داتا ہے  
.....آلودہ

309 قطرہ جو آنکھوں سے نکلا، سو گاہ آلودہ ہے  
.....آئینہ

310 دعائے دعا کم کردگاں، لہریں آئینہ ہے  
.....آہو

311 کہ منقلب ناز و شمال سوار چشم آہو ہے  
.....امید

314 اٹک ریزی، عرض، ہال افشانی امید ہے  
.....انجام

315 غاللاں آغا زکار، آئینہ انجام ہے  
.....انداز

316 حسن کا خط پر نہاں، خندہ فی انداز ہے  
.....ہاتی

317 ہوا وہ شعلہ داغ، اور شعلہ خاشاک ہاتی ہے  
.....برہم زدنی

318 صد چشم دل، یک مژہ برہم زدنی ہے  
.....بستر

- 319 معاف سچ تاب نکش، ہر تار ہتر ہے  
.....، ہتر،
- 320 ہتر، مصلحت، لہنگی، تدر، ہتر ہے  
.....، ہتر،
- 322 ناعن، انگشت، تب، خال، اب، ہتر، ہے  
.....، پر، انشاں،
- 323 رنگ، گل، کے، پردے، میں، آئینہ، پر، انشاں، ہے  
.....، پرداز،
- 324 نام، خود، پیغام، کو، بال، دیو، پرداز، ہے  
.....، پنہاں،
- 325 شام، سائے، میں، بہ، تاراج، مگر، پنہاں، ہے  
.....، پیدا،
- 326 کہ، رنگ، سے، رنگ، میں، تجم، شر، کار،یشہ، پیدا، ہے  
.....، تاک،
- 327 زنگار، خورد، آئینہ، یک، رنگ، تاک، ہے  
.....، تھا، ضا،
- 328 کہ، جام، باد، کف، برب، پہ، تقریب، تھا، ضا، ہے  
.....، تما، شائی،
- 329 روز، و شب، یک، کتب، انسوس، تما، شائی، ہے  
.....، جلوہ،
- 332 جاوہ، صحرائے، آگاہی، شعاع، جلوہ، ہے  
.....، چاک،

- 333 تاول شب، آنہوی شانہ آسا، چاک ہے  
..... چاؤ،
- 334 ریشے سے، ہر قلم کا دلو اندرون چاہ ہے  
..... چراغ،
- 335 آئینہ نظاں حال مثل گل چراغ ہے  
..... چراغاں،
- 336 خط رخسار ساقی، تانہ ساغر چراغاں، ہے  
..... حاک،
- 337 تکلف بر طرف، آئینہ تمیز حاک ہے  
..... خندہ،
- 339 ہر شکستہ قصبہ دل میں صوائے خندہ ہے  
..... دادہ،
- 340 قالہ رسوائی، سرخک سر سحر دادہ ہے  
..... دام،
- 341 ظاہر سیماب کو شعلہ، رگہ دام ہے  
..... دایہ،
- 342 ہنچے مڑ گاں، پہ طللایں انگ دسب دایہ ہے  
..... دری،
- 343 تسلیم فروشی، روش تکب دری ہے  
..... جی،
- 346 ہر چند غلط و سبز و زمر دری ہے  
..... رکاب،

- 347 آتا ہے، آ، وگر نہ یہ پاؤں رکاب ہے  
..... زخماں،
- 349 کہ بھر دے عائنے دل، زبان لال، زخماں ہے  
..... سوختی،
- 350 یاں سوختی، اور وہاں سناختی ہے  
..... غمستاں،
- 352 عجب کہ پر تو خور، شمع غمستاں ہے  
..... صفایاں،
- 353 ہند میں اسد نالاں، نالہ در صفایاں ہے  
..... صفائی،
- 354 عاشق کو، بہار دل، اک وچہ صفائی  
..... طوقاں،
- 355 طلسم شش بہت، یک حلقہ گرداب طوقاں ہے  
..... طوقاں زدہ،
- 356 قطرہ خون جگر، ہنسک طوقاں زدہ ہے  
..... قالی،
- 357 کہ مڑکھاں، ریشہ دار نیتان شیر قالی ہے  
..... قامت،
- 358 وصال لالہ غداران سرو قامت ہے  
..... کہاں،
- 360 جودا نہ دام میں ہے، سوا شک کہاں ہے  
..... کشیدہ،

- 361 جام، دارغ شعلہ اندود چراغ کشتہ ہے  
.....، کورہ
- 362 یک قلم، شایخ گل ز کس، مصائے کورہ ہے  
.....، مکزہ
- 366 کہ یہ گلزار ہارغ رہ گزر ہے  
.....، گلستاں زدہ،
- 367 پہ کمر دامن صدر تک گلستاں زدہ ہے  
.....، گلوسوزی،
- 368 کہ بوسے لب شیریں ہے اور گلوسوزی ہے  
.....، لیلیٰ،
- 369 غافل، تجش بختوں مجمل کش لیلیٰ ہے  
.....، مائی،
- 371 دگر نہ، خاتم دست سلیمان، فلس مائی ہے  
.....، محرم،
- 372 کہ تنگی یار، ہلال مدحرم ہے  
.....، حزار،
- 373 دامان صد کفن، دستک حزار ہے  
.....، مسکین،
- 374 جنوں معاملہ، بے دل، فقیر مسکین ہے  
.....، مفت،
- 375 نقد ہے دارغ دل، اور آتش زبانی مفت ہے

.....صبح،

376 باوجود عشق و محبت، ہار میدانِ صبح ہے

.....موزوں،

377 جو تو باغِ مے کب پا پر حنا، آئینہ موزوں ہے

.....دینا،

379 نگاہِ باز، چشمِ یار میں ڈکار دینا ہے

.....ناوکِ خیر،

381 یہ زمیں، مثلِ نیساں، سخت ناوکِ خیر ہے

.....خچر،

382 خیرِ بزمِ فردن، سودا، خچر ہے

.....نیسی،

383 کہ خارِ تنگ کو دعویٰ جنِ نیسی ہے

.....نقد،

384 برگِ ریزِ باغِ منظر، بہارِ نقد ہے

.....ٹٹتی،

.....دستا،

385 نسیم، بارغ سے پاؤں حنا ٹٹتی ہے

.....صبا،

386 وہاں مارے، گویا صبا ٹٹتی ہے

.....نگاریں،

1821

## روئیف ”الف“

آشنا،

1

بے کسی میری شریک، آئینہ حیرا آشنا

ہامدحا،

8

رنگ نے آئینہ آنکھوں کے مقابل ہامدحا

پایا،

.....پا،

11

ہم نے دھبہ اسکاں کو ایک نقش پایا

.....صدا،

13

عضو، عضو، جوں زنجیر، یک دل صدا پایا

تھا،

.....بے قرار،

21

ہر رنگ گل کے پردے میں دل بے قرار تھا

.....پود،

23

جوں صبح، چاک جیب، مجھے تار و پود تھا

.....تازہ،

24

داغ گرم کو شش ایجاہ داغ تازہ تھا

.....حسود،

25

میرا سطر، بطلع، چشم حسود تھا

.....ضرور،



- 30 اک، مگر میں مختصر ساجیا ہاں ضرور تھا  
..... سمجھا۔
- 38 فعلے عشق کو اپنا سر و سامان سمجھا  
کا۔
- 53 عدم کو لے گئے دل میں غبار صحرا کا  
میرا۔
- 63 زمیں کو سلی استاد ہے، نقش قدم میرا  
نکلا۔
- ..... مریاں۔
- 65 لاکھ پردے میں چھپا، پردہ مریاں نکلا  
..... مریاں۔
- 66 میری قسمت کا نہ ایک آدھ مریاں نکلا  
ہوا۔
- 73 ہو صفحہ آئینہ، جولاں کہ طوٹا نہ ہوا  
ردیف ”ج“
- ..... سمجھ۔
- 92 اگر کی رن تھو ہے، مگر سمجھ

ردیف ”د“

- 95 بے خطر جیتے ہیں اور باب رہا میرے بعد  
روایف ”ر“
- 105 الہی یک قیامت خاور آٹو لے بدعشاں پر  
روایف ”ز“
- 111 سارہ،  
نکا، نکس فروش، و خیال آئینہ ساز  
روایف ”س“
- 122 پاس،  
تو نے بود بچے، سر خانے کی دیوار کے پاس  
روایف ”ک“
- 134 تک،  
سات دن ہم پہ بھی بھاری ہیں، سکر ہونے تک  
تک،
- 136 زور نسبت سے سے رکھتا ہے، نصارا کا تک  
روایف ”م“
- 149 ہم،  
شعلہ بانڈر سمندر، بلک آتش خانہ ہم

## ردیف ”ن“

- نکالوں،  
..... رنگ،
- 172 میں خار ہوں، آتش میں جہوں، رنگ نکالوں  
..... نیرنگ،
- 173 یک فرد نسب نامہ نیرنگ نکالوں  
نہیں،
- 177 کہ پری زانو نظر، قابل تغیر نہیں  
ہیں،
- ..... ہاندختے،
- 187 میرے ہاتھوں کو جدا ہاندختے ہیں  
..... نمایاں،
- 196 وگرنہ کیجئے جو ذرا عریاں، ہم نمایاں ہیں

## ردیف ”و“

- گرو،  
تھاکس قدر شکستہ کہ ہے جاہ جاگرو
- 204

## ردیف ”ہ“

- بجھ،  
..... چلا،
- 221 خانا آگئی خراب، دل نہ سمجھا، چا بجھ  
..... پا،

222 شوق کرے جو سرگراں، مجمل خواب پا سمجھ

ردیف ”می“

بھی،

225 کہیں ہو جائے جلد اے گردن گردن دوں، وہ بھی  
کوئی،

..... دے کرے،

..... دیکھا،

238 آئینہ خیال کو دیکھا کرے کوئی؟  
.....، عتقا،

239 ہستی کو لفظ معنی عتقا کرے کوئی  
نامی،

250 سر پہنچے ہیں اپنا، ہم اور نیک نامی

ردیف ”ئے“

چاہئے،

268 صاحب کے ہم نشین کو کرامات چاہئے  
ہے،

270 ہمیں حاصل نہیں ہے حاصلی سے  
ہے،

..... آشنا،

308 اعلیٰ کو سرور چشم، آواز آشنا ہے  
..... بے حواس،

321 اتنا بھی، اے تھک زدہ، کیوں بے حواس ہے

..... زنجیر،

348 آئینہ خان، مری حشال کو، زنجیر ہے  
..... مال،

370 دل وقف درد رکھ کہ فقیروں کا مال ہے  
..... نالی،

380 مری فریاد کو، کہسار، ساز بجز نالی ہے  
..... ہوا،

389 وسعت گہ ترنا، یک بام و صد ہوا ہے  
..... یادگار،

391 اس چشم سے ہنوز نگہ یادگار ہے

1810+

رویف ”ت“

سلامت،

85 دل و دسپ ار باب امت، سلامت

رویف ”ل“

گل،

143 ہے شاع گل میں، ”نچہ خوباں، بھائے گل،

رویف ”ن“

کہاں،

161 اس ختم کر کو اتصال کہاں؟

کہوں؟

164

ہے حیا مانعِ اظہار، کہوں، یا نہ کہوں؟

رویف ”ے“

چاہئے،

266

کہو تو اسبابِ تمنا چاہئے

دے،

269

کبھی زمانہ، مراو دل خراب تو دے

مجھے،

290

تو بخشتا غضب، اس ساغرِ خالی نے مجھے

ہائے،

298

میری دلی میں ہوئی تھی یہ خواری ہائے ہائے

1824

رویف ”ک“

ایک،

133

وضع میں گو ہوئی دوسر، تیغ ہے ذوالفقار ایک

1826

رویف ”ی“

کی،

246

بلیہ جسے کہتے ہو؟ نکالت ہے رنو کی

# رویف "ے"

ہو گئے،

304

جوں شمع، آپ اپنی وہ خود راک ہو گئے

ہے،

388

یہ معرک تاہ کے نہیں ہے

1826+

# رویف "ن"

نہیں،

180

مخونست ہیں، کلف ہمیں منظور نہیں

# رویف "و"

کو،

203

برق ہستی ہے کہ فرمت کوئی دم ہے ہم کو

# رویف "ے"

ہے،

344

ہر موبج گر دراء، مرے سر کو دوش ہے

1833

# رویف "ن"

سکوں،

158

ستم اتنا تو نہ کیجئے کہ اٹھا بھی نہ سکوں

1835

رویف ”ے“

تھے،

259

نفا اک شعر میں اعجاز رسا رکھتے تھے

1838

رویف ”و“

پانو،

198

کبھے میں، کیوں دبا نہیں زخم برہمن کے پانو

1847

رویف ”ن“

ہیں،

194

کپڑوں میں جوڑیں بننے کے ناگوں سے سوا ہیں

1851

رویف ”ن“

کہاں،

162

خیل کے گھونسلے میں ماس کہاں؟

1853

رویف ”ے“

ٹکے،

297

جودہ ٹکے، تول ٹکے، جودل ٹکے، تول ٹکے



1854

رولیف ”و“

ہیں

208

ہیوٹی صورت کا یوں پھر خواب گراں کیوں ہو

1854-57

رولیف ”ب“

عاب

80

نظام الدین کو خسرو، سراج الدین کو عاب

1855

رولیف ”و“

کو

200

ایراہی دے کے ہم نے بچایا ہے کشت کو

1857

رولیف ”الف“

دیکھا

34

کہ مژدوں کو نہ بدلتے ہوئے کفن دیکھا

رولیف ”ن“

افزوں

154

دولت و عز و جاہ، روز افزوں

1857 +

ردیف ”الف“

کیا،

59

روزن کی طرح، دیکھا آزاد رو گیا

ردیف ”ی“

سکی،

235

یہ بھی، یا حضرت ایوب، لگا ہے تو سہی

1858

ردیف ”الف“

پہنچا

14

واو! کیا خوب پر محل پہنچا

ردیف ”ے“

ہے،

..... کیا،

..... اور،

364

یہ خط نہیں تو اور کیا ہے؟

..... خم،

365

کوئی جتا؟ کردہ زلف خم پہ خم کیا ہے

1859

# ردیف ”ے“

ہے،

..... آتا،

307

دیکھئے، کیا جواب آتا ہے؟

..... ہوتا،

390

کچھ بچہ میں نہیں آتا ہے کہ کیا ہوتا ہے

1860-

# ردیف ”ی“

کی،

244

نہ ہونے پر ہیں یہ باتیں ذہن کی

1860

# ردیف ”ر“

میر،

110

فردغ میرزا ماحم علی، میر

# ردیف ”ل“

حال،

138

میں نے جتنا کا کچھ نہ لکھا حال

1860?

# ردیف ”پ“

عالم،

80

خوشنودی احباب کا طالب، طالب

1861

رونیف ”الف“

آیا،

5

میں جنت میں سقر یاد آیا

رونیف ”ن“

ہیں،

186

مرے سرے کالی بلا ہاندھتے ہیں

رونیف ”ے“

نکالے،

290

ناحق کی جھٹیاں، میری جان، نکالے

ہے،

330

اعضا ٹھنی ہو چکی، اب جاں ٹھنی ہے

1861

رونیف ”م“

اکرام،

145

بھی ہے مذہب حق، والسلام والا کرام

1862

رونیف ”الف“

نکلتے۔

61

کوئی اس کا جواب کیا نکلتے؟

رونیف ”ن“

مکان۔

166

کروں کیا؟ کہ یاں گر رہے ہیں مکان

رونیف ”و“

لوں۔

205

جو پائے حالِ دہلی والوں رسلا م لو

1863

رونیف ”الف“

ہا جا۔

7

معلوم ہوا، خیر کہ شیعہ کا جا

رونیف ”ک“

مبارک،

135

عطا یا تہ الہی ہو مبارک

1864

رونیف ”الف“

س کیا،

60

روٹھا جو بے گناہ، تو بے طہر من گیا

رونیف ”ب“

- صاحب،  
82 سانگلوں کا ثواب لو، صاحب
- 1865  
رویف ”الف“
- کیا،  
57 ہماری زندگی کیا، اور ہم کیا
- 1865  
رویف ”الف“
- تاریخ،  
19 ان کی تاریخ، میرا تاریخ
- رویف ”ن“
- ہوں،  
185 بند خدا کا، اور علی کا خلام ہوں
- رویف ”و“
- یا ہو،  
212 دودھ میں پکے تھے خانم، تاکا یا ہو
- رویف ”ی“
- سکی،  
234 تم ہو پیداو سے خوش، اس سے سوا اور سکی
- رویف ”ے“

آئے۔

254 جان جائے، تو بلا سے، پہ کہیں دل آئے

1866

رولیف ”ن“

میں،

171 شائستہ گدائی ہر درخیش ہوں میں

رولیف ”ے“

بتلاؤ گے،

258 یا اللہ رستا ہمیں بتلاؤ گے؟

ہے،

338 یہ بندہ گنیز، ہمارے خدا ہے

1867

رولیف ”س“

برس،

120 بہت نبیوں، تو نبیوں اور تین چار برس

رولیف ”ن“

ہوں،

184 میں دھج غم میں، آہوئے صبا و پیر ہوں

رولیف ”و“

تکلیف،

218

ہوا ہے سوچ آرام جان و تن، بکریے

1867+

رویف ”الف“

ہے،

313

عزیزو، اب اللہ ہی اللہ ہے

ب ت

رویف ”الف“

ہوا،

71

جادو ہر دشت، تار و پھن کا گل ہوا

رویف ”ی“

کی،

241

تاریخ اس کی، آج نوں ہے است کی

رویف ”ے“

کاٹے،

275

کہ سوچ آرزو سے یک قدم پائے طلب کاٹے

ہے،

.....، اللہ،

312

صاحب دل با، وکیل حضرت اللہ ہے

.....، رسا،

345

پردانہ غول مختلف و فریاد رسا ہے



..... آرزو،

363

وہ خود کہے کہ ”بتا، تیری آرزو کیا ہے؟“

..... مہمان،

378

بے چارہ، پندرہ روز کا مہمان ہے

☆☆☆

## ضمیمہ (۳)

### حواشی و توضیحات

غ: ۸: ش: ۲

آتی نہیں غنڈہ اے شب، تار  
الساہ زلف یار، سر کر

دیکھئے:

غ: ۳۶: ش: ۲

گھست رنگ لائی صحر، ہب سنبل  
یہ زلف یار کا لسانہ ناتمام رہا

غ: ۱۵: ش: ۲

مفا و شوخی اعجاز حسن پا بہ رکاب  
خط سیاہ سے گرد کارواں پیدا

دیکھئے:

آمد خط سے ہوا ہے سرد جو بازار دوست  
دودھ صبح کشتہ تھا، شاید، خط و خوار دوست

غ: ۱۸: ش: ۲

زمیں کو سفر، گلشن بنایا خوں چکانی نے  
جہنم بالیدن ہا، از رم تجھ ہے بچا

دیکھئے:

لکشتہ ایم ہر سر خارے بخون دل  
قانون باطنی سحر نوشہ ایم

غ ۲۲: ش ۳

شب کو باندھا، خواب میں، آنے کا قائل نے جناح  
وہ فسوں وعدہ میرے واسطے افسانہ تھا

دیکھیے:

تھا خواب میں خیال کو تھ سے معاملہ  
جب آنکھ کھل گئی، نہ زیاں تھا نہ سود تھا

غ ۲۲: ش ۴

رود کو آج اس کے ماتم میں سیہ پوش ہوئی  
وہ دل سوزاں کہ کل تک صبح ماتم خانہ تھا

دیکھیے:

صبح بھتی ہے تو اس میں دھواں اٹتا ہے  
فعلۂ عشق سیہ پوش ہوا، میرے بعد

غ ۲۳: ش ۱

ضعف جنوں کو وقت تیش در بھی دور تھا  
اک گھر میں، مختصر سا بیاباں ضرور تھا

دیکھیے:

کوئی دہرائی سے دہرائی ہے؟  
دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا

غ ۲۹: ش ۷

عشق میں ہم نے ہی اہرام سے پرہیز کیا  
ورنہ جو چاہیے، اسباب تناسب تھا

دیکھیے:

شوق سامانِ فضولی ہے، ورنہ غالب  
ہم میں سرمایہٴ ایسا کتنا کب تھا

غ: ۳۰: ۲

اے وائے غفلت کجہ شوق، ورنہ یاں  
ہر پارہٴ سنگ، لکچہٴ دل کوہ طور تھا

دیکھیے:

کچھ نہ کی اپنی جنوں نارسا نے، ورنہ یاں  
ڈوڑ، ڈوڑ، روکشِ غریبِ عالم تاب تھا

غ: ۵۰: ۲

اسد کا قصہ طولانی ہے، لیکن مختصر یہ ہے  
کہ حسرت کش رہا عرض، ستم ہائے جدائی کا

دیکھیے:

نہ دے تھے کو اتنا طول، غالب مختصر لکھ دے  
کہ ”حسرت سچ ہوں ستمہائے جدائی کا“

غ: ۱۰۰: ۲

ہے کسوٹِ مردِجِ تغافل، کمالِ حسن  
ہشتم سے برگ، سو گوار تر

دیکھیے:

بہت دنوں میں تغافل نے حیرے پیدا کی  
وہ اک نگہ، جو بظاہر نگاہ سے کم ہے

غ: ۱۰۸: ۵

میں آپ سے ہا چکا ہوں، اب بھی  
اے بے خبری! اے خبر کر

دیکھیے:

ہم وہاں ہیں ، جہاں سے ہم کو بھی  
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

غ ۱۱۶: ش ۳

سادہ و پرکار تر، غافل و ہشیار تر  
مانگے ہے شمشاد سے شاد سنبل ہنوز

دیکھیے:

سادہ و پرکاری، بے خودی و ہشیاری  
حسن کو تغافل میں جرأت آزما پایا

غ ۱۳۳: ش ۱

دیوانگاں کا چارہ، فردخ بہار ہے  
ہے شارب گل میں، ہنوز غواں بجائے گل

دیکھیے:

غ ۱۵۰: ش ۶

جانتے ہیں، جو عشق سوزائے زلف یار میں  
سنبل بالیدہ کو موسے سر دیوانہ ہم

نیز

غ ۲۹۲: ش ۱

بارغ تھہ بن گل زمیں سے ڈراتا ہے مجھے  
چاہوں کہ، سیر چمن، آنکھ دکھاتا ہے مجھے

نیز

باغ پا کر، نخلانی، یہ ڈراتا ہے مجھے  
سایہ شاخ گل، اٹھ نظر آتا ہے مجھے

غ ۱۵۳: ش

جوں مردمک چشم میں ہوں جمع، نکاہیں  
خوابیدہ بہ حیرت کدہ داغ ہیں، آہیں

دیکھیے:

مت مردمک دیدہ میں سمجھو، یہ نکاہیں  
ہیں جمع، سویدائے دل چشم میں، آہیں

غ ۱۵۴: ش ۲

شیع ہوں، لیکن پا در رفتہ خار جستو  
مدعا گم کردہ، ہر سو، ہر طرف جہا ہوں

دیکھیے:

چلتا ہوں تھوڑی دور، ہر اک تیز رو کے ساتھ  
پچھاتا نہیں ہوں، ابھی راہ پر کو میں

غ ۱۵۵: ش ۱

فداگی میں، قدم استوار رکھتے ہیں  
برمک چادہ، سر کوئے پار رکھتے ہیں

دیکھیے:

واں پہنچ کر، جو فرش آتا ہے ہم ہے، ہم کو  
صد رہ آہنگ زین یوں قدم ہے، ہم کو

نیز

بر سر کوئے تو بے خود مستم از ضعف نیست  
کشتہ رستم نیارم دید خود را نیز، ہے

غ ۱۹۹:ش

بہر جاں پروردن یعقوب، ہالِ خاک سے  
دام لیتے ہیں، پر پرواز، چیراہن کی بو سے

دیکھیے:

نسیم مصر کو کیا چیر کھٹاں کی ہوا خواہی؟  
اسے، یوسف کے بوئے چیراہن کی آزمائش ہے

غ ۲۱۰:ش ۳

بجائے دانہ خرمن، یک بیاباں بیضہ قمری  
مرا حاصل وہ نسخہ ہے کہ جس سے خاک پیدا ہو

دیکھیے:

مری تعمیر میں مضر ہے اک صورت خرابی کی  
یہی برقی خرمن کا ہے، خون گرم دہقاں کا

نیز

غ ۲۵۳:ش

وہ گرفتار خرابی ہوں کہ فوارہ نط

سبل، سیاد کہیں خانہ فقیر آدے

غ ۲۱۳: ش ۵

کرے کیا دعویٰ آزادی عشق

مگر فراقِ الم ہائے زمانہ

دیکھیے:

غم اگر چہ جاں گسل ہے، چہ کہاں بھیجیں؟ کہ دل ہے

غم عشق گر نہ ہوتا، غم روزگار ہوتا

غ ۲۲۹: ش ۱

تھہ کو اے غفلت لب پردائے مشاقاں کہاں

یاں نگہ آلودہ ہے، دستارِ ہدای تری

”تفسیر غالب“ (مکیان چندہین) (ص ۵۵۲) لکھا ہے: ”..... ہدای کے یہاں کوئی خاص

معنی نہیں۔ محض قافیہ کی وجہ سے [غالب] لائے ہیں۔“ چونکہ یہ تفسیر قابلِ معلوم نہیں ہوئی، لہذا اراقم

نے قبلاً حاجاتِ جنابِ شمس الرحمن فاروقی صاحب سے رجوع کیا۔ موصوف کا جواب من و عن نقل

ہے: ”ہدای، یعنی ہدای رنگ، یا جس پر ہدای جیسے نقش و نگار ہوں۔“ نگہ آلودہ یعنی کئی کئی نگاہیں اس

پر پڑی ہیں، اور اپنے نشان چھوڑ گئی ہیں۔“ نگاہ اور ”آکٹھ“ ہم معنی ہیں۔ لہذا یہاں ”نگہ“ سے مراد ”آکٹھ“

ہے۔ شعر میں قافیہ کی کوئی تعلق نہیں، یہ درست ہے۔..... شعر معمولی سا ہے، مگر قافیہ کی جھلکی کی وجہ سے

نہیں۔ [یہاں] یہ شعر اکیلا ہے [لیکن] اس زمین میں ایک غزل [غ ۲۳۰] نثر حید یہ میں موجود

ہے۔ یہ شعر نثر حید یہ میں نہیں۔ نثر احمد میں ہے.....“

غ ۲۵۳: ش ۶

دیکھیے:

غ ۲۱۰: ش ۳



غ ۲۷۲ ش ۲

کو تم کو رضا جوئی اظہار ہے، لیکن  
جاتی ہے ملاقات کب ایسے سہوں سے

دیکھیے:

تم جانو، تم کو طیر سے جو رسم و راء ہو  
مجھ کو بھی پوچھتے رہو، تو کیا گناہ ہو؟

غ ۲۹۲ ش ۱

دیکھیے:

غ ۱۳۳ ش ۱ بالا

غ ۳۲۲ ش ۱

اختلاف رنگ و بو، طرح بہار ہے خودی  
صلح کل، گرد ادب گاہ نزاع جلوہ ہے

دیکھیے:

ہے رنگ لالہ و گل و لہریں جدا  
ہر رنگ میں بہار کا اثبات چاہیے

غ ۳۳۲ ش ۲

دلی سے ہے تکلیف عرض ہے دماغی ہائے دل

یاں صبرِ خام، مجھ کو بلے جاں کاہ ہے

نورِ عرشی (ص ۹۹-۱۰۰، غ ۲۱۹) میں اس شعر کو "صحت نامہ" (ص ۵۷۶) میں اس بنا پر قصور

کرو یا گیا ہے "یہ شعر قافیے کی جدہ جلی کے ساتھ بصورتہ منقطع آگلی غزل" (غ ۶۲ ش ۹: "داں سے ہے

تکلیف عرضی ہے دماغی ہائے، اور آمد" اور یاں صبرِ خام، مجھ کو بلے" و نحوہ ہے "آ"۔ راقم کی ناقص

دائے میں شعر کو قلم زد کرنے کا یہ کوئی مستحل جواز نہیں۔ اول، تو دونوں اشعار کی زبان میں چین فرق

ہے۔ دوسرے، متداول دیوان میں ایک ہی مصرعے ”بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل“ کو دو الگ الگ اشعار۔۔۔ ”بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل: کہتے ہیں جس کو عشق، خلل ہے دماغ کا“ اور ”ہے کس قدر ہلاک فریب وقائے گل: بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل“۔۔۔ میں باقاعدہ صاف ہے۔ یہ دونوں اشعار متداول دیوان ”نوائے سروش“ میں برقرار رکھے گئے ہیں۔ چنانچہ شعر زیر بحث کو قلمزدکرا منتقل کے خلاف ہے۔ لہذا یہاں یہ شعر قائم رکھا گیا ہے۔ ضمنی طور پر عرض ہے کالی داس گیتا (دیوان کامل) میں بھی شعر برقرار رکھا گیا ہے۔

غ ۳۳۸: ش ۵

چاہے گر جنت، جز آدم وارث آدم نہیں  
شوئی ایمان زلہ، سستی تندر ہے  
دیکھیے:

غولہ فردوس بہ میراث تمنا دار  
دائے، گر در روئی نسل پہ آدم نرسد

غ ۳۶۵: ش ۴

وہ داد و دیہ گراں مایہ شرط ہے، ہم دم  
وگرت، میر سلیمان و جام جم کیا ہے  
دیکھیے:

ک ۳۷۱: ش ۱

بدست آوردن دل گوہر دریائے شای ہے  
وگرت، خاتم سب سلیمان، فلس مای ہے

# Ghair Mutadavil Kalam-e-Ghalib

*By*

**J.A. Wajid**



**GHALIB ACADEMY**

Basti Hazrat Nizamuddin, New Delhi-3

